فتاویٰ عالمگیری

مکمل مدلل اردو (محشّی)

حضرت اورنگ زیب عالمگیر کا عظیم اسلامی شاہکار

ناشر: وسیم بک ڈپو - دیوبند (سہارنپور) یو۔پی

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا

اور ہم نے تم میں سے ہر ملت کو قانون عمل دی!

فتاویٰ عالمگیری

جز نمبر ۲۳

حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کا عظیم الشان اسلامی شاہکار فقہ حنفی کیلئے
مستند دستاویز اسلامی دستور کا مکمل انسائیکلوپیڈیا جدید حواشی اور فٹ نوٹس سے

مزین اغلاط سے پاک سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ

(مترجم و محشی)

مولوی مفتی کفیل الرحمٰن نشاط صاحب عثمانی، فاضل دیوبند

(ناشر)

وسیم بکڈپو دیوبند یوپی

(سول ایجنٹ)

مکتبہ فیض القرآن دیوبند

قیمت ...

فتاویٰ عالمگیری اُردو جزء ۲۳

طبع اوّل ———— ایک ہزار

کتبہ ———— نیاز الدین اصلاحی

مطبوعہ ———— آزاد پریس دیوبند

قیمت ———— چار روپے

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل دوم ان اشیاء کا بیان جنہیں زمین اور انگور کے باغ کی بیع کے ساتھ داخلِ بیع ہونیکا حکم ہوتا ہے

کوئی شخص زمین یا انگور کا باغ بیچے اور وہ حقوق و مرافق نیز قلیل و کثیر کے بارے میں کوئی ذکر بوقت بیع نہ ہوا ہو تو اس بیع کے تحت ان ساری اشیاء کے داخل ہونے کا حکم ہوگا۔ جو دائمی طور پر اور ہمیشہ باقی رکھنے کیلئے اس کے اندر رکھی ہوں، مثلاً، درخت، عمارتیں اور پودے وغیرہ (ذخیرہ)

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین کی بیع کے اندر درخت بوقتِ بیع ذکر و بیان کے بغیر بھی داخل و شامل قرار دئے جائیں گے۔ مگر امام نے پھلدار درختوں اور بغیر پھل والے نیز بڑے چھوٹے کی کوئی تفصیل نہیں کی۔ درست قول کے مطابق یہ تمام ذکر کے بغیر بھی داخل و شامل قرار دئے جائیں گے۔ (فتاویٰ صغریٰ)

چاہے یہ درخت ایندھن اور جلانے کی خاطر ہوں یا اور کسی غرض و فائدہ کیلئے ہوں۔ اسی قول کو درست و صحیح قرار دیا گیا ہے (خلاصہ) سوکھے ہوئے درختوں کو بیع میں شامل قرار نہیں دیں گے۔ کیونکہ وہ درخت کے کاٹے جانے کی حالت میں اور اس لائق ہیں کہ انھیں کاٹ لیا جائے۔ لہٰذا ان کا حکم زمین پر رکھے ہوئے ایندھن کا سا ہوگا۔ (فتح القدیر) فتاویٰ صغریٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں کہ جس درخت کے لگانے کا یہ مقصد ہو کہ وہ ایندھن یا اسی طرح کی کسی اور غرض کیلئے کاٹا جائے گا۔ اسے کھیتی کے حکم میں قرار دے کر بیع میں داخل و شامل قرار نہ دیں گے۔ استحساناً پھل اور کھیتی دونوں کو بیع میں داخل قرار نہیں دیا جاتا۔ البتہ اگر خریدار نے ان کے داخل ہونے کی شرط کر لی ہو تو داخل قرار دینے کا حکم کیا جائے گا (ذخیرہ)

کوئی شخص زمین اس کے لوازمات (اور ممکنہ سہولتوں) کے ساتھ فروخت کرے تو اس صورت میں روایت کے ظاہر کے مطابق پھل اور کھیتی بیع میں داخل و شامل قرار نہ دیں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں) کوئی شخص کہے کہ میں یہ زمین ہر قلیل و کثیر (نفع) جو اس زمین میں ہو یا زمین کے حقوق اور لوازمات سے ہو فروخت کرے تو اس صورت میں بھی پھل اور کھیتی دونوں کے بیع میں داخل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اور حقوق و لوازمات کا ذکر کرنے کی

صورت میں ان مذکورہ بالا چیزوں کے بیع میں داخل ہونے کا حکم کیا جا دے گا (سراج الوہاج)
منتقی کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں زمین کو ہر اس قلیل وکثیر کے ساتھ جو زمین میں ہے بیچتا ہوں تو اس صورت میں زمین کے پھول، ترکاری، کھیتی وغیرہ تمام کے داخل وشامل ہونے کا حکم ہوگا (ذخیرہ) زمین کی بیع کے اندر وہ اشیاء داخل نہیں ہوں گی جو اس میں رکھ دی گئی ہوں۔ مثلاً خام اینٹیں، ایندھن، قطع شدہ کھیتی اور ٹوٹے ہوئے پھل البتہ اگر صراحتاً بوقتِ بیع ان کی بھی شرط کرلی جائے تو داخل قرار دیں گے۔ (سراج الوہاج)
کوئی شخص ایسی زمین بیچے جس کے اندر قبریں ہوں تو جتنے حصہ میں قبریں ہوں اسے چھوڑ کر باقی زمین کی بیع کو درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ وہ مقام جہاں کھیتی کاٹنے کے بعد ڈال دیتے ہوں۔ اسے زمین کے لوازمات میں سے قرار نہیں دیں گے۔ اس لئے اگرچہ بوقت بیع لوازمات کا ذکر ہوا ہو مگر پھر بھی یہ اس بیع میں شامل شمار نہ ہوگی۔ (کبرالرائق) کوئی شخص انگور کا باغ یا زمین فروخت کرتے ہوئے کہے کہ میں سارے حقوق یا سارے مرافق ولوازمات کے ساتھ فروخت کرتا ہوں تو اس صورت میں وہ اشیاء تو حقوق ولوازمات کے عدم ذکر کی وجہ سے شامل نہیں تھیں اب ذکر وبیان کرنے کے بعد ان کے داخل ہوجانے کا حکم ہوگا۔ اور اسے باغ مخصوص راستہ اور پانی کی نالی کو استعمال کرنے اور پانی کے ذریعہ سیراب کرنیکا حق حاصل ہوگا۔ (ینابیع)
کوئی شخص کھجور کا درخت اسکے راستہ کے ساتھ خریدے اور اسکا راستہ خاص طور پر متعین نہ کیا ہو اور اس درخت تک پہونچنے کے لئے کوئی مخصوص راستہ کسی جانب کا معروف بھی نہ ہو تو اس صورت میں امام ابو یوسف رحمہ فرماتے ہیں کہ بیع کے درست ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اس درخت کے راستہ کو جس جانب سے مرضی ہو مقرر ومتعین کرلے کیونکہ اسکے راستہ میں کوئی تفاوت وفرق نہیں ہوا کرتا اور تفاوت ہونے کی صورت میں بیع کے درست وجائز ہونے کا حکم نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)
گلاب اور زعفران کی پتیوں .... اور شہتوت وآس کی پتیوں کا حکم پھلوں کا سا ہوگا اور ان کے درختوں کا حکم کھجور کے درخت کا سا ہوگا (تبیین) کوئی شخص کپاس والی زمین فروخت کرے تو کیونکہ کپاس پھل کے حکم میں ہے اس لئے تاوقتیکہ بوقتِ بیع اسکا ذکر نہ ہو اسے بیع میں داخل قرار نہ دیں گے روئی کی جڑ کے متعلق فقہاء فرماتے ہیں کہ اسے بھی (بلا ذکر کے) بیع میں داخل قرار نہ دیں گے۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ تاوقتیکہ بوقتِ بیع بیگن کے درختوں کا ذکر نہ ہو انھیں بھی زمین کی بیع میں داخل قرار نہ دیں گے۔ حاکم احمد سمرقندی یہی بیان فرماتے ہیں۔ (ظہیریہ)
جھاؤ اور بید کے درختوں کے بیع میں داخل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اسی طرح ساق والے اور جنگلی درختوں کا حکم کیا جائے گا۔ امام فضلی رح فرماتے ہیں کہ بید کے درختوں کی پیڑی کا حکم پھلوں کا سا ہوگا۔ چاہے وہ اس قابل ہوں کہ انھیں کاٹا جائے یا نہ کاٹا جائے۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے (خلاصہ) کوئی شخص شہتوت کے درختوں کو خریدے تو تاوقتیکہ بوقتِ بیع شرط نہ کرے شہتوت

گے بچوں کو درختوں کی بیع میں داخل وشامل قرار نہ دیں گے (فتاویٰ صغریٰ) کسی شخص کی زمین میں گذرنا ہو اور وہ گذرنے کا ذکر کئے بغیر وہ زمین بیچ دے تو وہ گذرنا جو زمین کے بالائی حصہ اور اسکی سطح پر ہو وہ اس قسم کی بیع میں شامل نہیں ہوگا۔ اور وہ گذرنا جو اندرون زمین چھپا ہوا ہو تو کیونکہ وہ سالہا سال باقی رہتا ہے اس لئے وہ درختوں کے حکم میں ہوگا اور درست قول کے مطابق بیع میں داخل قرار دیں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

رطبہ اور کٹ یعنی اسپات جو زمین کی سطح پر ہو اسے ذکر کے بغیر بیع کے اندر داخل وشامل قرار نہ دیں گے جسطرح کہ پھل اور کھیتی زمین کی بیع میں داخل وشامل نہیں ہوتے رہی ان اشیاء کی جڑیں جو اندرون زمین چھپی ہوئی ہوں اس کے بارے میں بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ بیع میں داخل نہ ہونے کا حکم ہوگا کیونکہ لوگوں کو ان کے پورے ہونے کی مدت کا علم ہے تو ان کا حکم کھیتی کا سا ہوگا۔ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ ان کے پورے ہونے کی مدت ہر جگہ مساوی ویکساں نہ رہنے اور باعتبار زمین بڑے فرق کی صحیح یہ ہے بیع میں داخل وشامل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اس کا حکم درختوں کا سا ہوگا۔ ضابطہ یہ ہے کہ جس شے کے قطع ہونے کی مدت اور انتہا کا علم ہو وہ شے پھلوں کے حکم میں ہوگی۔ لہٰذا بیع کے اندر ذکر کے بغیر داخل قرار نہ دینے کا حکم کیا جائے گا۔ اور جس کے قطع ہونے کی مدت کا علم نہ ہو اس کا حکم درختوں کا سا ہوگا۔ پس اسے ذکر کے بغیر بھی زمین کی بیع کے اندر داخل وشامل قرار دیں گے۔ زعفران اور زعفران کی جڑ کو ذکر کے بغیر زمین کی بیع میں داخل شمار نہ کریں گے۔ (محیط)

جو اشیاء دائمی طور پر باقی رکھنے کے لئے نہ ہوں وہ خواہ زمین سے متصل ہی کیوں نہ ہوں، مثلاً گھاس اور جلانے کے کام میں آنے والی لکڑی اور در زمین میں رکھا ہوا مالِ غنیمت جو تقسیم کی خاطر رکھا ہوا ہو انھیں بیع میں داخل شمار نہ کرنے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی)

ایسا ساق دار درخت جس کی جڑ ختم نہ ہوتی ہو اور وہ دوبارہ اُگ آتا ہو تو ایسے درخت کو زمین کی بیع کے اندر ذکر کے بغیر بھی داخل وشامل قرار دیں گے۔ اور جو درخت اس قسم کا نہ ہوں وہ ذکر و صراحت کے بغیر داخل نہ ہوگا اور اس کا حکم پھل کا سا ہوگا (محیط)

کوئی شخص اپنی زمین کے اندر بیج بوئے اور اگنے سے قبل زمین بیچ دے تو بیج بیع کے اندر داخل شمار نہ ہوں گے کیونکہ بیج اگنے سے قبل زمین کے تابع قرار نہ دیں گے۔ اور اگر ابھی محض اتنی مقدار اُگی ہو کہ اسکی کوئی (قابل لحاظ) قیمت نہ ہو تو اس صورت میں بھی فقیہ ابو اللیث رح بیع میں داخل نہ ہونیکا حکم فرماتے ہیں۔ اور درست قول کے مطابق داخل ہونے کا حکم ہوگا۔ (ظہیریہ) اسی قول کو درست و صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (محیط سرخسی)

حاشیہ فتاویٰ فضیلی کے اندر ہے کہ اگر کوئی شخص زمین فروخت کرے کہ جسکے اندر کھیتی کی گئی (یعنی تخم ریزی کیگئی) ہو لیکن ابھی جمی اور اگی نہ ہو۔ لہٰذا اگر بیج زمین ہی میں گل جائیں اور اگنے کی نوبت نہ آئے تو اس صورت میں کھیتی خریدار کی ہوگی۔ ورنہ فروخت کنندہ کی قرار دیجائے گی۔ اگر خریدار اس زمین کو پانی دے اور پانی کے باعث کھیتی ہو جائے (اور بیج اگ آئیں) درآنحالیکہ بوقتِ بیع بیج گلے نہ ہوں تو اس شکل میں کھیتی فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگی اور خریدار اس کام کے باعث فروخت کنندہ پر محض احسان کرنے والا

قرار دیا جائے گا (نہایہ)

کوئی شخص زمین فروخت کرے تو اس کے اندر کھجور وغیرہ کے موجودہ درخت بھی ذکر کے بغیر بیع میں داخل قرار دئے جائیں گے۔ اگر بوقت بیع درخت پھلدار ہوں اور یہ شرط کی جائے کہ پھل خریدار کے ہوں گے تو اس صورت کے اندر وہ پھلوں میں سے اپنا حصہ وصول کرلے گا۔ لہذا اگر زمین کی قیمت پانچ سو دراہم ہو اور درختوں کی قیمت بھی اتنی ہی ہو۔ اور پھلوں کی بھی اس کے مساوی ہو تو متفقہ طور پر ثمن کے تین حصے قرار دئے جائیں گے لہذا اگر قابض ہونے سے قبل کسی آسمانی آفت کے باعث پھل ضائع ہوگئے ہوں یا فروخت کرنیوالا انھیں کھالے تو خریدار کے ذمہ سے ایک تہائی ثمن کے ساقط ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو دو تہائی ثمن کے اندر درخت اور زمین لے لے اور نہ لینا چاہے تو نہ لے۔ سب ائمہ یہی فرماتے ہیں (سراج الوہاج) پھلوں کی وہی قیمت ثمن کی تقسیم کے اندر قابل اعتبار ہوگی۔ جو فروخت کنندہ کے پھلوں کو کھانے کے وقت ہو (مبسوط)

اگر بوقت خریداری پھل موجود نہیں تھے اور اس کے بعد قابض ہونے سے قبل درخت پھلدار ہوجائیں تو اس صورت میں پھل خریدنے والے کے ہوں گے۔ امام ابوحنیفہ رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ پھلوں کا اضافہ درختوں اور زمین دونوں کے اوپر شمار ہوگا۔ ع اسکی تفصیل اس طریقہ سے ہے کہ اگر یہ فرض کرلیں کہ پھلوں، درختوں اور زمین میں سے ہر ایک پانچ سو دراہم کا ہے۔ اور پھر فروخت کرنے والا خریدار کے قابض ہونے سے قبل پھل کھالے تو امام ابوحنیفہ رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ ایک تہائی ثمن خریدار کے ذمہ سے ساقط ہونے کا حکم ہوگا۔

امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ باقی دو تہائی ثمن کے اندر خریدار کے اوپر درختوں اور زمین کا لینا واجب اور لازم ہے۔ اور خریدار کو نہ لینے (اور لوٹانے) کا حق نہیں ہوگا۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے نہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔ امام ابویوسف رح فرماتے ہیں کہ خریدار سے چوتھائی ثمن کے ساقط وختم ہونے کا حکم کیا جائیگا اور باقی تین چوتھائی ثمن کے اندر اگر اسکی مرضی ہو تو درختوں اور زمین کو خریدے اور مرضی نہ ہو تو نہ خریدے۔ (سراج الوہاج)

ایسی شکل میں اگر درخت دو مرتبہ پھلدار ہو تو خریدار درخت اور زمین آدھی قیمت میں لے گا۔ امام ابویوسف رح فرماتے ہیں کہ خریدار درخت اور زمین دو ثلث ثمن میں لیلے گا۔ اگر درخت تین مرتبہ پھلدار ہو تو خریدار ثمن کے دو پانچویں حصہ میں سے درخت اور زمین پر قابض ہوجائے گا۔ اور تین پانچویں حصوں کو پھلوں کے مقابلہ میں ساقط وختم ہونیکا حکم کریں گے،

امام ابویوسف رح فرماتے ہیں کہ خریدار درخت اور زمین پر پانچ آٹھویں حصہ کے عوض قابض ہوگا۔ اگر درخت چار مرتبہ پھلدار ہو تو خریدار درخت اور زمین پر ایک تہائی ثمن کے عوض قابض شدہ قرار دیں گے۔ امام ابویوسف رح فرماتے ہیں کہ دونوں کے اوپر خریدار ثمن کے تین پانچویں حصوں کے بدلہ قابض شمار ہوگا۔ اور اگر درخت پانچ مرتبہ پھلدار ہو تو خریدار دونوں کو ثمن کے دو ساتویں حصہ میں لیلے گا۔ امام ابویوسف رح فرماتے ہیں کہ دونوں پر ثمن کے سات بارہویں حصہ میں قابض ہوجائے۔ مبسوط کے اندر اسی طریقہ سے لکھا ہے اگر پھل کسی آسمانی آفت کے باعث ضائع و برباد ہوجائیں تو ثمن کے کسی حصہ کے ساقط وختم ہونیکا حکم نہ ہوگا اور

ع امام ابویوسف رح فرماتے ہیں کہ اضافہ محض درختوں پر شمار ہوگا۔

تمام کے نزدیک متفقہ طور پر خریدار کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ نہ لے - اگر زمین اور درخت، ایک کی قیمت پانچ سو دراہم ذکر کردی ہو تو اس شکل میں تمام ائمہ فرماتے ہیں کہ پھلوں کا اضافہ خاص طور پر درخت سے متعلق ہوگا اور زمین کی قیمت سے اس اضافہ کا کوئی تعلق نہ ہوگا) لہذا اگر فروخت کنندہ یہ پھل کھالے تو خریدار کے ذمہ سے چوتھائی قیمت کے ساقط وختم ہونیکا حکم کیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ خریدار کو اس صورت میں یہ حق نہ ہوگا کہ وہ نہ لے، امام ابو یوسف رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے نہ لینے کا بھی حق حاصل ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ) کوئی شخص ایک پودا خریدنے کے بعد فروخت کنندہ کی اجازت سے اسے وہیں چھوڑے رکھے - یہاں تک کہ وہ پودا بڑھ کر بڑے درخت کی شکل اختیار کرلے تو فروخت کرنے والے کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ یہ حکم دے کہ اسے جڑ سے نکال لیا جائے اور درخت کی جڑ سمیت سارا خریدار کا ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ کی اجازت کے بغیر پودے کو چھوڑدے حتی کہ وہ پھلدار ہوجائے تو اس صورت میں خریدنے والا پھلوں کو صدقہ کردے گا۔ (فتاوی قاضی خاں) کوئی شخص درخت اور زمین خریدلے اور ان کے سیراب کرنے کے لئے پانی نہ ہو اور خریدار اس بات سے آگاہ نہ ہو تو اس شکل میں اسے نہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔ منتقی کے اندر اسی طریقہ سے ذکر کیا گیا ہے (محیط) کوئی شخص زمین اسکو سیراب کرنے والے پانی سمیت خریدے اور فروخت کنندہ جس کوئیں لہ کے ذریعہ اسے سیراب کرتا ہو اس میں اس سے زیادہ پانی ہو جتنا کہ اسے سیراب کرنے کیلئے مطلوب ہو تو نوادر کے اندر اسکا حکم اس طریقہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ پانی کی جتنی مقدار اس زمین کیلئے کافی ہو اتنی مقدار کا حکم قاضی خریدار کیلئے کرے گا اور زمین کو پانی کے ساتھ خریدنے کا مطلب یہی ہے۔ (فتاوی قاضی خاں)

کوئی شخص ایک زمین خریدے جس کی ایک جانب افدق علہ ہو۔ اور زمین وافدق کے بیچ میں بند آب ہو اور بند کے اوپر درخت ہوں اور زمین کے حدار بعہ میں سے ایک حد کو افدق قرار دیدیا جائے تو اس صورت میں بند آب کو اشجار سمیت بیع میں داخل وشامل قرار دینے کا حکم ہوگا۔ یہ حکم ظاہر و واضح ہے۔ (ظہیریہ) کوئی شخص کھجوریا اور اسی طرح کا کوئی پھلدار درخت فروخت کرے تو پھلوں کا حقدار فروخت کنندہ ہوگا۔ البتہ اگر خریدار شرط کرتے ہوئے اسی طرح کہے کہ میں نے اس درخت کو پھلوں سمیت خریدا تو پھلوں کا حقدار خریدار ہوگا چاہے وہ پھل باقی رہنے والے ہوں یا باقی نہ رہنے والے ہوں (سراج الوہاج)

اگر خریدار نے شرط نہ کی ہو تو تبیین کے اندر ہے کہ درست قول کے مطابق اسکے اندر کوئی فرق نہیں کہ پھل قیمت والے ہوں یا نہ ہوں اور دونوں صورتوں میں ان کا حقدار فروخت کرنے والا ہوگا۔ کوئی شخص اس شرط کے ساتھ کہ ایک درخت خریدے کہ جڑ سمیت درخت کھود دوں گا تو اس بیع کے درست وجائز ہونے کے متعلق فقہاء نے کلام کیا ہے۔ اور (اختلاف کا اظہار) کیا ہے۔ درست قول کے مطابق اسے جائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کو اسے جڑ سے کھود لینے کا حق حاصل ہوگا۔

لہ

علہ

اگر کوئی اس شرط کے ساتھ خریدے کہ وہ درخت کاٹ لے گا تو بعض فقہاء کے نزدیک اگر اس نے یہ وضاحت کردی ہو کہ درخت کس مقام سے قطع کیا جائے گا۔ یا جس جگہ سے درخت کاٹا جائے گا وہ لوگوں میں عموماً مروج و معروف ہو تو بیع کے درست و جائز ہونے ورنہ ناجائز ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ بعض فقہاء کے نزدیک بیع بہرصورت جائز و درست ہوگی۔ اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ زمین کے اوپر سے یہ درخت کاٹ لے۔ اگر خریدار شرط نہ کرے تو شرط کے بغیر وہ زمین میں پھیلی ہوئی جڑ کا حقدار نہ ہوگا۔ (فتاوی قاضی خان)

یہ بات واضح ہے کہ درخت کی خریداری تین حال سے خالی نہیں۔ (۱) محض درخت جڑ سمیت کھود لینا مقصود ہو۔ زمین سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ اس شکل میں خریدنے والے کو اسے جڑ سے کھود لینے کا حکم کریں گے اور خریدنے والے کو درخت مع جڑ ریشوں کے کھود لینے کا اختیار ہوگا۔ اور اس کی جڑ کی بیع میں داخل و شامل ہونے کا حکم کیا جائے گا لیکن خریدار کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ زمین وہاں تک کھود دے جہاں تک کہ جڑ کے ریشے پھیل چکے ہوں مگر عرف اور عادت و رواج کی رو سے کھودنے کا حق و اختیار حاصل ہوگا۔ اور خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اس درخت کو زمین کے اوپر سے کاٹ لے اور شرط کے بغیر خریدار کو زمین میں پھیلی ہوئی چیز نہ ملنے کا حکم ہوگا۔ (فتاوی قاضی خان)

یہ بات واضح رہے کہ درخت کا کاٹنا تین حال سے خالی نہ ہوگا۔ (۱) زمین سے جڑ کھودنے کی شرط کے...... بغیر زمین محض درخت خرید لے اس شکل میں خریدار کو یہ حکم کریں گے کہ وہ درخت کو جڑ سے کھود لے اور خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ جڑ ریشوں سمیت کھود لے اور اس کی جڑ کے بیع میں داخل و شامل ہو جانے کا حکم ہوگا۔ خریدار کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ زمین وہاں تک کھود ڈالے جہاں تک جڑ کے ریشے پہنچتے ہوں۔ مگر عموماً جہاں تک کھودنا معروف و مروج ہو وہاں تک کھودنے کا اختیار ہوگا۔ البتہ اگر فروخت کنندہ نے درخت زمین کے اوپر سے کاٹ لینے کی شرط کی ہو یا کھودنے میں فروخت کرنے والے کو کچھ نقصان پہونچتا ہو مثلاً درخت دیوار سے متصل ہو تو خریدار کو جڑ سے کھودنے کا حق نہ ہوگا۔ بلکہ اسے درخت زمین کے اوپر سے کاٹ لینے کا حکم کریں گے۔ لہٰذا اگر...... خریدار وہ درخت کاٹ لے یا اگر کھود سکے تو جڑ سمیت کھود لے پھر اسکی جڑ یا ریشوں کے ذریعہ اور درخت اگ آئے تو وہ درخت فروخت کرنے والے کا ہوگا۔ اور اونچائی سے درخت کاٹنے کی صورت میں جو کچھ اُگے گا۔ اس کا حقدار خریدنے والا ہوگا۔ دوسری شکل یہ ہے کہ درخت زمین کی اتنی مقدار سمیت جس میں کہ وہ جم رہا ہو خریدے تو خریدنے والے کو یہ حکم نہ کریں گے کہ وہ جڑ سے کھود لے۔ اور اس کے جڑ سے کھود لینے کی صورت میں اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اس درخت کی جگہ کوئی اور درخت لگا دے۔ تیسری شکل یہ ہے کہ خریدنے والا کسی شرط کے بغیر خریدے تو امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ اسکی زمین کو مبیع میں داخل قرار نہ دیں گے۔

امام محمد رح فرماتے ہیں کہ داخل قرار دینے کا حکم ہوگا اور درخت اس جگہ سمیت جہاں وہ لگا ہوا ہے خریدار کا ہوگا۔ صدر الشہید کہتے ہیں فتویٰ اسی قول پر ہے کہ زمین کے داخل ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط) اس قول کو راجح و پسندیدہ قرار دیا گیا ہے (بحر الرائق) اس شکل میں فقہاء اس پر متفق ہیں کہ اگر کاٹ لینے کی خاطر خریدے تو اس کی نیچے کی زمین کو مبیع میں داخل قرار نہ دیں گے (نہر الرائق) اور اگر اس نیت سے خریدے کہ انہیں کاٹے گا نہیں بلکہ برقرار رکھے گا۔ تو اس صورت میں متفقہ طور پر اسکے نیچے کی زمین کے بیع داخل و شامل ہونے کا

حکم ہوگا (بحرالرائق)، درخت کی نیچے کی زمین کو جن شکلوں میں داخل قرار دیا جاتا ہے تو خریدار کے قابض ہونے کے وقت درخت کی جتنی موٹائی ہو محض زمین کی اتنی ہی مقدار کے بیع میں داخل ہونیکا حکم ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر بیع کے بعد درخت کی موٹائی بڑھ جائے تو مالک زمین کو اسکے چھانٹ (دکاٹ) دینے کا حق حاصل ہوگا جڑ کے ریشے اور درخت کی شاخوں کے پھیلنے کی جگہ (زمین)، کو بیع میں داخل قرار نہ دیں گے۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے (محیط)

کوئی شخص ایک درخت اس کی جڑ کے ریشوں سمیت خریدے اور پھر اس درخت کے ہی ریشوں سے دوسرے درخت اُگ آئیں تو اگر یہ اُگے ہوئے درخت اس قسم کے ہوں کہ اصل درخت کو اگر کاٹ ڈالیں تو یہ سوکھ جائیں اس صورت میں ان درختوں کو بھی بیع میں شامل قرار دینے ورنہ شامل قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ کیونکہ ان کا اصل درخت کے کاٹنے کے باعث سوکھنا اسکی علامت ہے کہ یہ اصل درخت سے ہی اُگے لہٰذا خرید کردہ شے میں ان کو بھی شمار کرنیکا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک انگور کا باغ خریدے تو میخوں سے بندھی ہوئی رسیوں اور زمین میں گڑی ہوئی میخوں کے بیع میں داخل و شامل ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ اسی طریقہ سے زمین میں تھوڑے تھوڑے گڑے ہوئے لکڑی کے ستون جن کے اوپر انگور کے درخت (شاخیں) لٹکتے ہوں۔ انھیں ذکر کے بغیر بیع میں داخل قرار دیں گے۔

کسی شخص کی محض زمین ہو اور دوسرے شخص کے اس زمین میں درخت ہوں اس کے بعد زمین کا مالک دوسرے شخص کی اجازت سے ہزار دراہم میں زمین بیچ دے یعنی ہزار دراہم قیمت طے پائی ہو اور ان میں سے ہر ایک کی قیمت پانچ سو دراہم ہو تو ثمن کے دونوں میں نصف نصف تقسیم ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ اگر قابض ہونے سے قبل درخت کسی آسمانی مصیبت و آفت سے ہلاک و برباد ہو گئے ہوں تو خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ چاہے بیع چھوڑ دے یا زمین پوری قیمت میں خرید لے کیونکہ خریدار وصف و تبعیت کے لحاظ سے درختوں کا مالک بنا تھا۔ یعنی وصف باقی نہ رہے تو خریدار کو لینے یا نہ لینے کا حق حاصل ہوگا لیکن وصف کے فوت ہونے کے مقابلہ میں اسے اختیار ہوگا۔ یہ نہیں کہ قیمت میں کچھ کمی ہو جائے اور ساری قیمت زمین کے مالک کو ملنے کا حکم ہوگا۔ کیونکہ درخت کی بیع باقی نہ رہی اور خریدار کو بجز زمین کے کوئی شے حوالہ نہیں کیگئی اور قیمت خریدار کو سپرد و حوالہ کردہ شے کے مقابلہ میں طے ہوئی تھی۔ ہلاک و برباد شدہ کے مقابلہ میں طے نہیں ہوئی تھی۔

اگر نصف درخت ضائع ہو گئے ہوں تو درختوں کے مالک کو چوتھائی قیمت کے ملنے کا حکم ہوگا۔ اور چوتھائی قیمت زمین کے مالک کو ملے گی۔ اگر درخت اتنی مقدار میں پھلدار ہوں جن کی قیمت پانچ سو دراہم ہو تو اس صورت میں دو تہائی قیمت درخت کے مالک کو ملنے کا حکم ہوگا۔ اور ایک تہائی قیمت زمین کے مالک ملے گی امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ نصف قیمت زمین کے مالک کو ملنے کا حکم ہوگا۔ اگر درخت اور زمین دونوں بیچے ہوں اور ہر ایک الگ قیمت مقرر کی ہو اور زمین و درخت دونوں کا مالک ایک ہی ہو یا الگ دو ہوں، اسکے بعد درخت تلف ہو جائیں تو نصف ثمن کے ساقط و ختم ہونیکا حکم کیا جائیگا کیونکہ ایک اعتبار سے

درخت وصف اور ایک نوع سے اصل ہوں گے۔ اگر ان کے مقابلہ قیمت کا ذکر نہ ہوا ہو تو درختوں کو وصف قرار دیں گے۔ اور قیمت کے ذکر ہو جانے پر اصل قرار دیں گے۔ اور ان کا تلف ہونا اپنے حصۂ ثمن کے مقابلہ میں قرار دیں گے۔ اگر درخت ضائع نہ ہوئے ہوں بلکہ قابض ہونے سے قبل یہ اتنے پھلدار ہو جائیں جو پانچ سو دراہم کی قیمت کے ہوں تو اس صورت میں تمام ائمہ فرماتے ہیں کہ زمین کی قیمت پانچ سو دراہم اور پھلوں و درختوں کی قیمت پانچ سو دراہم ہو گی۔ (کافی)

اگر کچھ درخت زمین کے اوپر سے کاٹنے کی خاطر خریدے اور کاٹنے میں زمین اور درختوں کی جڑوں کو نقصان پہونچتا ہو تو اس صورت میں خریدار کو کاٹنے کا حق حاصل نہ ہو گا۔ کیونکہ اس کے اندر مالک زمین کا نقصان ہے۔ لہذا مالک کو یہ حق حاصل ہے کہ نقصان اپنے ہٹائے اور دور کرے۔ اور بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم کیا جائے گا۔ اسی قول کو راجح و پسندیدہ کہا گیا ہے وجہ یہ ہے کہ وہ حقیقتاً گویا فروخت کنندہ کے حوالہ کرنے سے عاجز و محتاج رہا۔ (محیط سرخسی)

فتاوی ابو اللیث کے اندر لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کچھ درخت زمین کے اوپر سے کاٹ لینے کی خاطر خریدے اس کے بعد وہ نہ کاٹے حتیٰ کہ ایک عرصہ گذر جائے اور گرمیوں کے ایام آجائیں اور خریدار کاٹنے کا قصد کرے۔ اس صورت میں اگر بظاہر کاٹنے میں درخت یا زمین کی جڑوں کو کوئی نقصان نہ پہونچے تو خریدار کو کاٹنے کا حق ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی ملکیت کے اندر تصرف کر رہا ہے اگر کوئی نقصان ہو تو درختوں اور زمین کی جڑوں کے مالک سے نقصان دور کرنے کی خاطر اسے کاٹنے کا حق حاصل نہ ہو گا۔ خریدار کو کیونکہ اس شکل میں کاٹنے کا حق حاصل نہیں ہوا۔ اسلئے مشائخ (فقہاء) کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ بعض فرماتے ہیں کہ زمین کے مالک کو درختوں کی قیمت خریدار کے حوالہ کر دینی چاہیئے اور پھر درختوں کا مالک وہ ہو جائے گا۔

پھر اس کے متعلق بھی آپس میں اختلاف رائے ہے کہ قیمت کٹے ہوئے درختوں کے حساب سے دی جائے گی یا کھڑے ہوئے درختوں کے اعتبار سے مشائخ (فقہاء) میں سے اکثر کی رائے کے مطابق کھڑے ہوئے درختوں کے اعتبار سے قیمت کی ادائیگی ہو گی۔ اسی کو درست قرار دیا گیا ہے۔ بعض مشائخ کے نزدیک درختوں کی بیع کے فسخ و ختم ہو جانے کا حکم ہو گا۔ اور زمین کے مالک کو خریدار کا ادا کردہ ثمن لوٹانا ہو گا۔ فقیہ ابو جعفر رح اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا کرتے تھے۔

صدر الشہید رح نے اپنے "واقعات" کے اندر اس قول کو اختیار و پسندیدہ کیا ہے (مضمرات) کوئی شخص دوسرے سے یہ چاہے کہ وہ درخت جو اس کی زمین میں ہیں ایندھن اور جلانے کی خاطر مجھے بیچ دے۔ اس کے بعد دونوں اس پر متفق و رضامند ہو جائیں کہ وہ کچھ لوگ جن کی اس معاملہ میں اچھی نگاہ ہو اندازہ لگا کر یہ بتائیں کہ ان درختوں سے کتنے گٹھے لکڑی نکل سکتی ہے وہ سب متفقہ طور بتلائیں کہ لکڑی پچیس ۲۵ گٹھے ہے اس کے بعد خریدار کسی مقررہ قیمت میں ان درختوں کو خرید لے۔ اس کے بعد ان درختوں کو کاٹے تو لکڑی پچیس ۲۵ بڑھی ہوئی نکلے۔ اور فروخت کرنے والا ارادہ کرے کہ خریدار کو

پچیس سے زیادہ لکڑی لینے ممانعت کرے تو اس صورت میں فروخت کرنے والیکو اس کا حق حاصل نہ ہو گا، (ظہیریہ) فتاویٰ ابواللیث میں لکھا ہے کہ کوئی شخص ایک انگور کا باغ فروخت کرے اور اس کے ساتھ ساتھ پانی جاری ہونے کا راستہ کو بھی بیچ دے اور بوقت بیع کہے کہ باغ کو پانی کے راستہ اور ہر اس حق کے ساتھ جو اس سے ثابت ہو بیچتا ہوں۔ درآنحالیکہ پانی کا راستہ ایک ایسے کوچہ میں سے ہو جسمیں سے آمد و رفت نہ رہتی ہو اور وہ دو آدمیوں میں مشترک ہو اور کچھ درخت نہر کے کنارے پر ہوں۔ لہذا اگر نہر کے رقبہ کا فروخت کنندہ مالک ہو تو درختوں کا مالک خریدار ہو جائیگا۔ اور اگر فروخت کرنے والا مالک نہ ہو بلکہ محض پانی جاری رکھنے کا حق حاصل ہو تو ان درختوں کا مالک فروخت کرنے والا ہو گا مگر شرط یہ ہے کہ ان درختوں کو فروخت کرنے والے نے لگایا ہو۔ یا یہ معلوم نہ ہو کہ کون آدمی ہے۔ اور اگر فروخت کرنے والے کے علاوہ کوئی دوسرا شخص ہو تو درخت اس کے قرار دے جائیں گے (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص حدود بیان کئے بغیر گاؤں بیچے تو اس بیع کا اطلاق محض گاؤں کے مکانات اور عمارتوں کے اوپر ہو گا۔ کھیت اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ (محیط سرخسی) کوئی شخص زمین سمیت ایک گاؤں بیچ دے اور اس گاؤں سے متصل فروخت کرنے والے کا ایک اور گاؤں بھی ہو، لہذا فروخت کنندہ کہے کہ میں یہ گاؤں تجھے بیچتا ہوں اور چاروں حدودؔ[1] میں سے کسی حد کو اپنا گاؤں قرار دے تو اس گاؤں کی غیر فروخت کردہ زمین دوسرے متصل گاؤں کی زمین کی جتنی مقدار فروخت کی ہو۔ اسے اس گاؤں کی بیع میں داخل و شامل قرار دینے کا حکم ہو گا۔ اور اگر حدود اربعہ میں سے کسی حد کو اپنے گاؤں کی زمین قرار دے تو اس گاؤں کی زمین دوسرے فروخت کردہ گاؤں میں داخل و شامل نہ ہونیکا حکم ہو گا۔ (محیط)

فصل سوم اُن اشیاء کا بیان جو منتقلی کے قابل اشیاء کی بیع میں داخل و شامل ہوتی ہیں

کوئی شخص کسی غلام یا باندی کو فروخت کرے تو فروخت کنندہ پر اتنا کپڑا لازم و واجب ہو گا جس سے اس کا ستر چھپ جائے (فتاویٰ قاضی خاں) کسی شرط کے بغیر غلام اور باندی کے کپڑوں کے بیع میں داخل ہو جانیکا حکم ہو گا۔ کیونکہ رواج یہی ہے۔ البتہ اگر عمدہ کپڑے زیب تن کروا کر بازار میں پیش کرنیکی خاطر لایا ہو تو شرط کے بغیر ان کپڑوں کے بیع میں داخل ہونیکا حکم نہ ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ ایسے کپڑوں کا

---

[1] یعنی شمال، جنوب، مغرب، مشرق۔

دیدینا مروج نہیں کیونکہ ناقص اور کم قیمت والے کپڑوں کا رواج دینا ہے۔ اسکے بعد فروخت کنندہ کو یہ حق ہے کہ اگر مرضی ہو تو وہی کپڑے عطا کردے جو کہ غلام کے جسم کے اوپر ہوں اور اگر مرضی ہو تو ان کے علاوہ اور کپڑے دیدے۔ کیونکہ رواج کی بنا پر لباس کی اتنی مقدار جو اس قسم کے غلام کو ملتی ہے۔ بیع میں داخل قرار دیجائے گی۔ اس میں کسی لباس کی تخصیص نہیں۔ اس لئے ثمن کے کسی حصّہ کو اس لباس کے مقابل قرار نہ دیں گے۔ حتیٰ کہ اگر کسی کپڑے کے اوپر کوئی شخص اپنے حق کا ثبوت بہم پہنچا کر لیلے تو خریدار کو فروخت کنندہ سے واپس لینے کا حق نہ ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر اس لباس کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو خریدار کو اس کے واپس کرنیکا حق نہ ہوگا۔ (تبیین)

اگر یہ کپڑے خریدار کے پاس سے ضائع ہوجائیں یا ان میں کوئی نقص واقع ہوجائے، اس کے بعد خریدار باندی کو کسی عیب کے سبب فروخت کنندہ کو لوٹا دے تو اس صورت میں اس سے اپنی پوری[1] قیمت وصول کرلے گا (بحرالرائق) اگر باندی کے اندر کوئی عیب نظر آئے تو اس صورت میں خریدار کو ان کپڑوں کے بغیر باندی کے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ (تبیین)

بحرالرائق میں ہے کہ باندی کو کپڑوں کے بغیر لوٹانے کا حکم کپڑوں کے تلف ہوجانے کی صورت میں ہے اور کپڑے موجود ہوں تو اگرچہ اس لباس کا حصول تبعاً ہوا تھا مگر لباس سمیت لوٹانا لازم ہوگا۔ بحوالہ ہشام امام ابو یوسف رح سے مروی ہے کہ کوئی شخص ایک باندی فروخت کرے اور اس باندی نے دو بالیاں اور چاندی کا ایک کنگن پہن رکھے ہوں اور زیور کے بارے میں دونوں کے درمیان کوئی شرط نہ ہو اور فروخت کرنے والا اسکے عطا کرنے سے منکر ہو تو امام رح فرماتے ہیں کہ زیور میں سے کچھ بھی بیع کے اندر داخل و شامل نہ ہوگا۔ اگر فروخت کنندہ زیور باندی کو عطا کردے تو باندی اس زیور کی مالکہ ہوگی۔ اور اگر وہ طلب نہ کرے بلکہ اسے دیکھتے ہوئے بھی خاموشی اختیار کرے تو اس کا حکم عطا کردینے کا سا ہوگا (ظہیریہ)

کوئی اسطرح کا غلام جسکے پاس مال موجود ہو اسے بیچے اور بیچتے ہوئے مال کا کوئی ذکر نہ کرے تو تو غلام کا مال مالک غلام قرار دیا جائیگا۔ جو کہ اسے فروخت کرچکا ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اسی کو درست صحیح قرار دیا گیا ہے (جواہر اخلاطی) اگر غلام کو اس کے مال سمیت بیچتے ہوئے کہے کہ میں اسے اسکے مال سمیت بیچتا ہوں اور مال کی تفصیل ذکر نہ کرے تو بیع کے فاسد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اسی طریقہ سے اگر مال کا ذکر تو کرے مگر وہ کل لوگوں کے اوپر قرض ہو یا اس کا کچھ حصّہ لوگوں کے اوپر قرض ہو تو اس صورت میں بھی بیع کے فاسد ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ اور مال نقد ہونے کی صورت میں بیع درست و جائز ہوگی مگر شرط یہ ہے کہ مال ثمن کی نوع سے نہ ہو۔ اگر ثمن کی نوع سے ہو اور غلام کا مال اور ثمن دونوں دراہم ہی ہوں۔ لہٰذا اگر ثمن غلام کے مال سے بڑھا ہوا ہو تو بیع کے درست و جائز ہونے اور اس کے مساوی یا اس سے کم ہونے کی شکل میں ناجائز ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ غلام کا مال اگر ثمن کی نوع سے نہ ہو مثلاً غلام کا مال تو دینار

---

[1] یعنی کپڑے کے باعث کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

اور اس کا ثمن دراہم ہوں یا اسکے برعکس ہو تو درست و جائز قرار دیں گے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس مجلس میں دونوں کے اوپر قبضہ ہو گیا ہو۔ اسی طریقہ سے اگر غلام کے مال پر قبضہ کرلے اور اس کے حصّہ ثمن کی ادائیگی کر دے تب بھی درست و جائز قرار دیں گے۔ اگر قابض ہونے سے قبل دونوں الگ ہو جائیں تو اس صورت میں غلام کے مال کی بیع کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

گھوڑے کی بیع میں وہ رسّی جس سے اسکو باندھتے ہیں بلا ذکر و بیان کے بھی داخل ہو جائیگی۔ اسی طریقہ سے اونٹ کی بیع کے اندر ذکر کے بغیر اس کی مہار داخل ہو گی۔ البتہ گدھے کی بیع کے اندر وہ رسی جس سے اسکو پکڑتے ہیں ذکر کے بغیر داخل نہ ہو گی۔ وجہ یہ ہے کہ اونٹ اور گھوڑا رسی کی گرفت کے بغیر قابو حاصل نہیں ہوتا۔ اور گدھے پر اس کے بغیر بھی قابو حاصل ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

گدھے کی گردن میں بندھی ہوئی رسی ذکر کے بغیر رواج کی وجہ سے داخل و شامل قرار دیجاتی ہے۔ اور عرف اس کے برعکس ہونے کی صورت میں داخل بیع نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی)

کوئی شخص ایسے گدھے کو فروخت کرے جس کے اوپر پالان پڑا ہوا ہو۔ تو پالان اور اسکے نیچے کپڑے کے بیع میں داخل ہونے کا حکم ہو گا۔ اور پالان پڑا ہوا نہ ہونے کی صورتیں بھی پالان کو داخل قرار دیں گے اسی قول کو راجح و پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ (خلاصہ)

ظہیریہ کے اندر بھی اسی طرح کا لکھا ہوا ہے۔ صدر الشہیدؒ کا اختیار کردہ قول بھی یہی ہے (محیط) فروخت کرنے والے کے ذمہ جو پالان ہے۔ وہ خواہ کوئی سا بھی ہو کسی مخصوص پالان کی تعیین نہیں جسطرح کہ غلام کے کپڑوں کے سلسلہ میں مخصوص کپڑوں کی تعیین و تخصیص نہیں ہے (نہر الفائق)

امام ابوبکر رح فرماتے ہیں کہ تا وقتیکہ شرط نہ کیجائے پالان داخل بیع نہ ہو گا۔ اور فروخت کرنے والے پر اس کا عطا کرنا لازم نہ ہو گا۔ امام ابوبکر رح نے اس کی کوئی تفصیل نہیں کی کہ بوقت بیع گدھے کے اوپر پالان پڑا ہوا ہو یا نہ پڑا ہوا ہو۔ اسی قول کو ظاہر قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ گدھے کو پالان سمیت فروخت کرنے کی صورت میں کہتے ہیں۔ "ادبا جامہ می فروشم" (یعنی پالان سمیت فروخت کرتا ہوں (فتاویٰ قاضی خاں)

بحر الرائق میں لکھا ہے کہ گدھے کے پالان کو گدھے کی بیع میں داخل و شامل شمار کریں گے۔ کوئی شخص ایسا گھوڑا فروخت کرے جس کے اوپر زین موجود ہو تو کسی بات کے اندر اس مسئلہ کے بارے میں کوئی روایت نہیں[۱] ملتی۔ مشائخ رح کہتے ہیں مناسب یہ ہے کہ صراحت و وضاحت کے بغیر زین کو داخل بیع قرار نہ دیا جائے البتہ اگر قیمت زیادہ ہو اور بیش قیمت گھوڑا اتنے داموں میں خریدنے رواج نہ ہو تو اور بات[۲] ہے۔ (عنایہ) وہ رسی جو بیل کی لگام اور بیل کے سینگ میں بندھی ہوئی ہو اور اسی طرح مجہول شرط کے بغیر داخل بیع نہ ہو گی۔ کیونکہ عرف کے لحاظ سے اسے نہیں دیتے۔ لیکن جس جگہ اس کا دینا مروّج و معروف ہو وہاں

---

[۱] جسکی بنا پر قطعی فیصلہ کیا جا سکے۔ [۲] یعنی اس صورت میں بلا صراحت کے بھی زین کو داخل بیع شمار کریں گے۔

اسے داخلِ بیع قرار دیں گے۔ (تبیین) اگر بکری، گائے، گدھی، دیسی گھوڑی، اونٹنی اور ان جانوروں کا بچہ ان کے ہمراہ بیع کرنے کی جگہ لائے تو ان بچوں کا اپنی ماں کے ساتھ ہونا ان کے فروخت ہونے کو بتاتا ہے لہٰذا داخلِ بیع ہونے کا حکم ہوگا۔ البتہ اگر رواج اس کے برعکس ہو تو داخل نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا (محیط سرخسی) احناف (ائمۂ ثلاثہ) فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ایک مچھلی خریدے اور اس کے شکم سے موتی نکلے۔ لہٰذا اگر وہ موتی سیپ میں ہو تو خریدار اس کا مالک ہوگا۔ اور سیپ میں نہ ہونے کی صورت میں تفصیل یہ ہے کہ اگر فروخت کنندہ نے مچھلی بذریعہ شکار پکڑی ہو تو خریدار فروخت کنندہ کو لوٹائے گا اور وہ موتی فروخت کرنے والے کے پاس بھی لقطہ (گری پڑی چیز) کے حکم میں ہوگا۔ یعنی سال بھر تک اس کا اعلان کرنے اور تعریف و توصیف کے بعد پھر صدقہ کرنے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

ہر وہ چیز جو مچھلی کی غذا شمار نہ ہو فروخت کرنے والے کی شمار ہوگی۔ اور وہ شئے مچھلی کی غذا ہو اسے خریدار کی قرار دیں گے۔ (ذخیرہ) کوئی شخص ایک مچھلی خریدے اور اس کے شکم میں ایک اور مچھلی ملے تو اس مچھلی کا مالک خریدنے والا ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

مچھلی کے شکم میں عنبر ہو۔ تو وہ خریدار کا قرار دیا جائیگا (ذخیرہ) کوئی شخص ایک مرغی خریدے اور اس کے شکم میں موتی نکلے تو اس موتی کا مالک فروخت کنندہ ہوگا۔ (محیط) تجرید کے اندر ذکر کیا گیا ہے چڑیوں کی پوٹوں میں ملنے والی چیز اگر اس نوع کی ہو جیسے چڑیاں کھایا کرتی ہیں تو اس کا مالک خریدار ہوگا۔ اور اگر اس نوع کی نہ ہو جیسے چڑیاں کھایا کرتی ہیں تو فروخت کرنے والا اس کا مالک ہوگا (تاتار خانیہ) اگر ایک مچھلی کے شکم سے دوسری مچھلی نکلے اور اس دوسری مچھلی کے شکم میں سے موتی نکلے تو موتی اس صورت میں فروخت کرنے والے کا ہوگا اور اس کے شکم میں سیپ ملے جو پر گوشت ہو اور اس گوشت کے اندر ایسا موتی ہو جیسا موتی سیپ کے اندر پایا جاتا ہے۔ تو اس موتی کا مالک خریدار ہوگا۔ اور اگر چند سیپیوں کو اس کے اندر موجود گوشت کھانے کی خاطر خریدے۔ پھر اسے کسی سیپی کے گوشت میں موتی ملے تو موتی کا مالک خریدار ہوگا (ذخیرہ)

واضح رہے کہ تابع ہو کر داخلِ بیع ہونے والی شئے کے مقابلہ قیمت کسی حصّہ کو قرار نہیں دیا جاسکتا اس وجہ سے قنیہ کے اندر لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک گھر خریدے اس کے بعد اس کی عمارت باقی نہ رہے[1] تو قیمت کے اندر کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ اور اگر عمارت میں کوئی شخص اپنے حق کو ثابت کردے تو اس صورت میں خریدنے والا گھر کو اپنی قیمت کے حصّہ سے وصول کرے گا۔ بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ دونوں کا حکم مساوی ہے۔ اس کے برعکس بکریوں کے ریشم کے مقابلہ تاوقتیکہ بوقت بیع ذکر نہ ہو ثمن کے کسی حصّہ کو قرار نہ دیں گے۔ (نہر الرائق)

---

[1] منہدم ہو جائے ۱۲۔

باب ششم

خیار شرط کا ذکر یہ سات فصلوں پر مشتمل ہے

خیار شرط کے صحیح اور غلط ہونے والی صورتوں کا ذکر

خیار شرط کے ساتھ بیع ہمارے احناف کے نزدیک درست و صحیح ہے، خواہ دونوں عقدِ بیع کرنے والوں میں سے ایک کے واسطے خیار کی شرط کی جائے یا دونوں کیلئے۔ اسی طریقہ سے کسی اجنبی شخص کے لئے خیار کی شرط ہمارے (احناف) کے نزدیک درست ہو گی (فتاوی قاضی خاں) ہمارے نزدیک خیارِ شرط رکھنے کا مقصد بیع کو فسخ کرنا ہے۔ اجازتِ بیع مقصود نہیں۔ لہذا اگر میعاد گذرنے کے باعث بیع فسخ کرنے کا (مقررہ) وقت بیت جائے تو بیع کے مکمل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (سراج الوہاج)

خیارِ شرط کی چند شکلیں ہیں (۱) متفقہ طور پر فاسد ہے۔ مثلاً اس طرح کہے کہ میں اس شرط کے ساتھ خریدتا ہوں کہ مجھے لینے نہ لینے کا حق حاصل ہو گا یا اس شرط کے ساتھ کہ مجھ کو کچھ دن اختیار حاصل ہو گا۔ یا اس شرط کے ساتھ کہ مجھے دائمی طور پر اختیار ہو گا۔ یہ تمام صورتیں فاسد قرار دی جائیں گی (۲) وہ صورت جو متفقہ طور پر جائز و درست ہے اسکی شکل یہ ہے کہ خریدار یہ کہے کہ مجھکو تین روز یا تین دن سے کم اختیار حاصل ہو گا۔ (۳) وہ صورت جس کے بارے میں فقہاء کی رائیں مختلف ہیں۔ مثلاً اس طرح کہے کہ مجھکو ایک ماہ یا دو ماہ اختیار ہو گا۔ تو امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اس صورت کو فاسد قرار دیں گے۔

امام ابو یوسف رح و امام محمد رح اسے درست و جائز قرار دیتے ہیں۔ (عنایہ) امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ تین روز سے زیادہ کیلئے خیارِ شرط درست و جائز نہیں۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اگر مقررہ مدت ہو تو درست (مختار) الفتاوی امام صاحب رح کے قول درست قرار دیا گیا ہے (جواہر اخلاطی)

اگر کوئی شخص تین روز سے زیادہ کیلئے خیار کی شرط کرے یا دائمی طور پر اختیار حاصل ہونے کی شرط کرے حتیٰ کہ اس کے باعث عقدِ بیع فاسد ہو جائے۔ لہذا اگر تین روز کے اندر اجازت دیدے تو ہمارے نزدیک عقد کے درست ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (کافی) اگر تین روز سے زیادہ کیلئے اختیار حاصل ہونے کی شرط کرے یا سرے سے وقت کا ذکر ہی نہ کرے یا غیر معین وقت ذکر کرے۔ اس کے بعد تین روز میں ہی اجازت دیدے

ے منہدم ہوجائے یا گر جائے۔

یا غلام یا خریدار کے موت کی آغوش میں سونے کے باعث اختیار ساقط و ختم ہو جائے یا خریدار غلام کو حلقۂ غلامی سے آزاد کردے یا اس کے اندر کوئی ایسی بات پیدا کردے کہ جس کے باعث عقدِ بیع لازم و واجب ہو جائے تو ان شکلوں میں عقد فاسد و جائز سے بدل جائے گا۔ (محیط سرخسی)

امام ابوحنیفہ رح کے قول کی بنیاد پر مشائخ (فقہاء) کی رائیں مختلف ہیں اور ابتدائی طور پر عقدِ بیع کا حکم کرتے ہوئے بعض نے اس عقد کو فاسد قرار دیا۔ پھر کہا کہ اگر چوتھے روز سے قبل عقدِ بیع میں فساد پیدا کرنے والی بات ختم کردی گئی تو عقدِ بیع کے صحیح ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ اہل عراق کا مسلک و مذہب یہی ہے۔ (نہایہ) نہر الرائق میں ہے بعض فرماتے ہیں کہ روایت کے ظاہر کے مطابق یہی حکم ہے۔ تو ی قول کے مطابق اس عقدِ بیع کو موقوف قرار دیں گے۔ لہٰذا اگر چوتھے روز کا کچھ حصہ بھی گذر گیا تو اسی وقت عقدِ بیع کے فاسد ہو جانے کا حکم کیا جائے گا اہل خراسان کا مذہب و مسلک یہی ہے۔ (نہایہ)، بحر الرائق کے اندر ظہیریہ اور ذخیرہ کے فوائد سے منقول ہے کہ امام سرخسی اور فخر الاسلام وغیرہ ماوراء النہر کے مشائخ کا اختیار کردہ مذہب و مسلک یہی ہے۔

اگر خیار کے کسی وقت کی تعیین نہ کی ہو اور جس کو اختیار حاصل ہو وہ تین روز کے بعد اپنے اختیار کو باطل و کالعدم کردے تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ عقدِ بیع کے ناجائز ہونے کا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ عقدِ فاسد کا فساد ختم ہو کر عقدِ بیع درست و جائز ہو جائے گا۔ (سراج الوہاج)

فتاویٰ کے اندر لکھا ہے کہ اگر خریدار رمضان کے مہینہ کے بعد دو روز کا خیار شرط کرے اور خریداری رمضان کے مہینہ کے آخری دن میں ہوئی ہو۔ تو اس خریداری کو درست و جائز قرار دیں گے اور خریدنے والے کو تین روز کا اختیار حاصل ہوگا۔ رمضان کے مہینہ کا ایک روز اور دو روز رمضان کے بعد کے اگر وہ یہ کہے کہ اسے ماہ رمضان میں اختیار حاصل نہ ہوگا تو اس صورت میں بیع کے فاسد ہونے کا حکم کریں گے۔ (محیط)

تاتار خانیہ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کے مہینہ میں کوئی شئے اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اسے ماہ رمضان کے بعد تین روز کا اختیار حاصل ہوگا۔ تو امام ابوحنیفہ رح کے قول کی رو سے اس عقدِ بیع کو فاسد قرار دیں گے۔ اسی طریقہ سے اگر اس شکل میں اس نوع سے فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہو تو اسے بھی فاسد شمار کریں گے۔ اگر خریدار فروخت کرنے والے سے یہ شرط کرے کہ تجھکو رمضان میں اختیار حاصل نہ ہوگا۔ اور رمضان کے بعد تین روز کا اختیار حاصل ہوگا۔ یا فروخت کنندہ خریدار سے اسطرح کہے تو سارے ائمہ کے نزدیک اس بیع کو فاسد قرار دیں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص کسی کے ہاتھ دس دراہم میں ایک کپڑا فروخت کرے اس کے بعد فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ میرا تیرے اوپر کپڑا ہے یا دس دراہم ہیں تو امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اس کلام کو ہمارے نزدیک اختیار میں شمار کیا جائے گا۔ (محیط) جس طریقہ سے خیار شرط درست و جائز بیع کے اندر ثابت ہوا کرتا ہے۔ اسی طریقہ سے بیع فاسد کے اندر ثابت ہونیکا حکم ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی غلام ہزار دراہم اور ایک رطل شراب اس شرط کے ساتھ بیچے کہ اس کو اختیار حاصل ہوگا۔ اس کے خریدنے والا فروخت کرنے والے کی اجازت سے غلام کے اوپر قابض ہو جائے اور اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کردے نہ فوری طور پر نافذ ہونے کے راستہ سے نہ موقوف ہونے کے اعتبار

ہے (فتاوی صغری) اگر اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ اگر تین روز تک ثمن کی ادائیگی نہ کرے تو میرے اور تیرے درمیان بیع نہ رہے گی۔ تو اس صورت میں بیع کو درست و جائز قرار دیں گے اور اسی طرح شرط بھی درست ہوگی۔ "اصل کے اندر امام محمد رح یہی فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کے سلسلہ میں چند شکلیں ہیں ایک تو یہ کہ سرے سے وقت ہی کا ذکر نہ کرے مثلاً اس طرح کہے کہ میں اس شرط کے ساتھ فروخت کرتا ہوں کہ اگر تو نے ثمن کی ادائیگی نہ کی تو میرے اور تیرے درمیان بیع باقی نہ رہے گی۔ یا غیر معین وقت ذکر کرے مثلاً اس طرح شرط کرے کہ اگر تو نے چند روز ثمن کی ادائیگی نہ کی تو پھر میرے اور تیرے درمیان بیع نہ رہے گی۔ تو ان دونوں صورتوں میں عقد بیع کو فاسد قرار دینے کا حکم ہوگا۔

اگر کوئی متعین بیان کرے۔ تو اگر وقت تین روز یا تین روز سے کم ہو تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عقد کے جائز ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر تین روز سے زیادہ بیان کرے، تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اس بیع کے فاسد ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ یہ بیع درست و جائز ہوگی۔ (محیط)

لہٰذا اگر خریدنے والا تین روز میں ثمن کی ادائیگی سے قبل اسے (غلام) ملک (غلامی) سے آزاد کردے تو آزادی کے نافذ ہونے اور غلام کے آزاد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ کیونکہ اس بیع کو خریدار کے شرط خیار کرنے کے مانند قرار دیں گے۔ اگر تین روز گذر جائیں اور اس نے ثمن کی ادائیگی نہ کی ہو تو درست قول کے مطابق بیع فسخ نہیں بلکہ فاسد قرار دیجائے گی۔ حتیٰ کہ اگر وہ تین روز کے بعد حلقۂ غلامی سے آزاد کردے تو اسکی آزادی کے نافذ ہونے کا حکم ہوگا۔ اس شرط کے ساتھ کہ غلام خریدار کے اوپر قابض ہو اور خریدار کے اوپر لازم ہوگا کہ اسکی قیمت کی ادائیگی کردے۔ اگر فروخت کرنے والا قابض ہو تو خریدار کے آزاد کرنے کو نافذ قرار نہ دیں گے[۱] (فتاوی قاضی خاں)

فصل شروط مفسدہ کے اندر ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی غلام فروخت کرے اور قیمت اس شرط کے ساتھ نقد لیلے کہ اگر فروخت کرنے والا قیمت لوٹائے گا۔ تو دونوں کے درمیان بیع باقی نہ رہے گی، تو اس شرط کو درست و جائز قرار دیں گے۔ اور اسے فروخت کرنے والے کیلئے شرط خیار کے درجہ و معنی میں قرار دیں گے (ذخیرہ) حتیٰ کہ اگر خریدار فروخت کردہ شے پر قابض ہو جائے تو وہ اس کے پاس بطور ضمان قیمت کے ہوگی اگر خریدار اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کردے تو اس کی آزادی کو نافذ قرار دیں گے۔ اور فروخت کرنے والا آزاد کردے تو اس کی آزادی کو نافذ قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (فتح القدیر)

خیار کی شرط جس طریقہ سے بوقت بیع درست و جائز ہے۔ اسی طریقہ سے بیع کے بعد بھی درست و جائز ہوگی۔ حتیٰ کہ اگر بیع مکمل ہونے کے بعد خریدار فروخت کنندہ سے کہے یا فروخت کنندہ خریدنے والے سے کہے کہ میں نے تجھکو تین روز تک کا اختیار عطا کیا یا اس کے ہم معنی کوئی اور لفظ کہے تو شرط کے مطابق اختیار حاصل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ خیار فاسد ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ عقد بیع کے بھی

---

[۱] اور غلام یا باندی کے آزاد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ ۱۲

فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسف رح وامام محمد رح عدمِ فساد کا حکم فرماتے ہیں۔ کوئی شخص دوسرے کے ہاتھ کوئی شے فروخت کرے اور خریدار فروخت شدہ شے (مبیع) پر قابض ہو جائے اور اسے کچھ روز بیت جائیں۔ پھر فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ تجھ کو میری جانب سے اختیار حاصل ہے۔ تو اسے مجلس میں حاضر رہنے تک اختیار حاصل رہے گا۔ کیونکہ اس کا یہ کہنا ایسا ہے جیسا وہ یہ کہتا ہے کہ "تجھے واپس کرنے کا حق حاصل ہے" اگر کہے کہ تجھ کو تین روز تک کا اختیار و حق حاصل ہے۔ تو اسکے کہنے کے مطابق خریدار کو تین روز تک کا اختیار ملے گا۔ (محیط)

اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ (فتاوی قاضی خان) فتاوی عتابیہ کے اندر لکھا ہے اگر کوئی شخص کہے کہ جو عقدِ بیع تو کرے اس کے اندر میں نے تجھکو اختیار عطا کیا ہے اسکے بعد بو قتِ خرید شرط کے بغیر خریدے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ پہلے قول کی رو سے اسے بیع کے اندر اختیار حاصل نہ ہوگا۔ اگر خریدار اختیار کی شرط اس طریقہ سے کرے کہ مجھے بیع یا ثمن کے اندر اختیار حاصل ہے تو اسکے کہنے کو "مجھے اختیار حاصل ہے" کہنے کے مانند قرار دیں گے (تاتارخانیہ) اگر یہ شرط کرے کہ رات تک یا تین روز تک یا ظہر کے وقت تک اختیار حاصل ہوگا تو اس صورت میں اسکو پوری شب، مکمل تین روز اور ظہر کے پورے وقت تک اختیار حاصل رہے گا۔

امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ مقرر کردہ انتہا تا وقتیکہ بیت نہ جائے اختیار کا بھی اختتام نہ ہوگا اور اسکی بھی انتہا نہ ہوگی۔ امام ابو یوسف رح وامام محمد رح فرماتے ہیں جس شے تک اختیار مقرر کی ہو اس شے کو اختیار میں داخل قرار نہ دیں گے۔ (فصول عمادیہ) "اصل" نامی کتاب کے اندر یہ مسئلہ اسی طریقہ سے ذکر کیا گیا ہے بحوالہ حسن ابن زیاد رح۔ امام ابو حنیفہ رح سے اسکے برعکس منقول ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ مجھ کو شب بھر اختیار رہے گا تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اسے اسوقت سے سورج غروب ہونے تک اختیار حاصل ہوگا۔ اور سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی اختیار کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص تین روز کے لئے اختیار حاصل ہونے کی شرط کرے، اس کے بعد اس میں سے ایک روز یا دو روز کم کر دے تو ساقط کردہ کی مقدار کے ساقط و ختم ہونے کا حکم ہوگا۔ اور یہ ایسا ہوگا۔ جیسے اس نے محض ایک ہی روز کی شرط کی ہو۔ (سراج الوہاج) کوئی غلام تین روز کے اختیار کی شرط کے ساتھ فروخت کرے، اور یہ شرط کرے کہ اس مدت میں اسے غلام کو مزدوری پر رکھنے اور خدمت لینے کا اختیار ہوگا تو اسے جائز قرار دیں گے اور ایسا کر لینے کی بنا پر اسکے خیار کو باطل قرار نہ دیں گے۔ اگر انگور کے باغ کو تین روز کے اختیار کی شرط کے ساتھ فروخت کرے۔ اور یہ شرط کر لے کہ اس مدت میں اس کے پھل کھائے گا۔ تو اس عقدِ بیع کو جائز قرار نہ دیں گے۔ (فتاوی قاضی خان) اگر والد یا والد کا وصی اپنے لڑکے کے مال میں سے کوئی شے فروخت کرے جو ابھی حد بلوغ کو نہ پہونچا ہو اور اپنے لئے اختیار کی شرط کرے تو بیع کے درست، و جائز ہونے کا حکم ہوگا۔ لہذا اگر اختیار کی مدت کے اندر لڑکا حد بلوغ کو پہونچ گیا تو امام ابو یوسف رح کے قول کی رو سے بیع مکمل ہونے اور اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ اور امام محمد رح ظاہر روایت کی رو سے فرماتے ہیں کہ لڑکے کو اختیار حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ لہذا اگر وہ اختیار کی مدت کے اندر بیع کو جائز و درست قرار دے تو درست و جائز ہونے کا حکم ہوگا۔ اور رد کرنیکی صورت میں باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ (فتاوی صغری)

فصل دوم اختیار کا عمل اور اسکے حکم کا ذکر!

اگر فروخت کنندہ کیلئے اختیار کی شرط کی گئی ہو تو فروخت کردہ متفقہ طور پر اسکی ملکیت میں باقی رہے گی اور ثمن متفقہ طور پر سب کے نزدیک خریدار کی ملک نکل جانے کا حکم ہوگا، البتہ اس کی ملکیت سے نکل کر امام ابوحنیفہ رح کے قول کی رو سے فروخت کنندہ کی ملکیت میں داخل نہ ہوگا، امام ابویوسف رح وامام محمد رح کے قول کے مطابق داخل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط)

اگر فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کے لئے اختیار کی شرط کرے تو حکم عقد یعنی فروخت ہونے والی چیز اور قیمت میں فروخت کنندہ اور خریدار کی ملکیت ثابت نہ ہوگی (فتاوی قاضی خاں) اگر خریدار کے لئے اختیار کی شرط کی گئی ہو تو ثمن متفقہ طور پر اسکی ملکیت نہیں نکلے گا۔ اور فروخت کردہ شے اس صورت میں متفقہ طور پر فروخت کرنے والے کی ملک سے نکل جائے گی۔ مگر اس کی ملکیت سے نکلنے کے باوجود امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ خریدار کی ملک میں داخل نہ ہوگی۔ امام ابویوسف رح وامام محمد رح کے قول کی رو سے خریدار کی ملکیت میں داخل قرار دی جائے گی۔ (فتاوی صغریٰ)

یہ ذکر کردہ قاعدہ جسمیں امام ابوحنیفہ رح اور امام ابویوسف رح وامام محمد رح کا اختلاف رائے ہے اس سے چند مسائل نکلتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اسے تین روز تک اختیار ہے۔ تو امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک نکاح کے فاسد نہ ہونے اور امام ابویوسف رح وامام محمد رح کے نزدیک فاسد ہوجانے کا حکم ہوگا[1]۔ اگر اختیار کی مدت کے اندر بیع کو اختیار (منظور و قبول کرنے) سے قبل ہی اسکے ساتھ صحبت کرلے۔ اس صورت میں اگر عورت باکرہ[2] ہو تو تمام کے نزدیک اختیار کے ساقط (ختم) ہونیکا حکم ہوگا۔ اور ثیبہ (جس کا کنوار پن باقی نہ رہا ہو) ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہ رح اسکے اختیار کے باطل نہ ہونیکا حکم فرماتے ہیں۔ البتہ اسے رد کرنے اور لوٹانے کا حق (اختیار) حاصل رہے گا۔

امام ابویوسف رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ اس شخص کو فروخت ہونے والی شے (مبیع) کا قبول و منظور کرنے والا قرار دیں گے (سراج الوہاج)، امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ ثیبہ ہونے کی صورت میں اسوقت حق (اختیار) تمام نہ ہوگا۔ جبکہ صحبت کے باعث اسے کوئی نقصان نہ پہونچا ہو اور عیب نہ پیدا ہوا ہو اگر مشتری کی صحبت کے باعث کوئی (عیب) پیدا ہوجائے تو خواہ وہ ثیبہ ہی کیوں نہ ہو اسے لوٹانا جائز و درست نہ رہے گا (نہر الفائق) سب اس پر متفق ہیں کہ اگر وہ باندی اس کی بیوی نہ ہو اور وہ آدمی اس کے ساتھ ہمبستر ہو تو اسے بیع کا اختیار کرنے والا قرار دیں گے۔ چاہے عورت باکرہ ہو یا وہ عورت ثیبہ ہو (سراج الوہاج) چاہے اسکی ہمبستری سے کوئی نقصان پہونچے یا نہ پہونچے (نہایہ)

---

[1] کیونکہ ان کے نزدیک وہ شخص عورت کا مالک بن گیا لہذا فساد نکاح کا حکم ہوگا۔ [2] کنواری۔

ایک مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ باندی جو خریدی گئی ہو خیار کے عرصہ میں بحالتِ نکاح خریدار کے نطفہ سے بچّہ کو جنم دے[1] تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ باندی کو اسکی امّ ولد[2] قرار نہ دیں گے، امام ابو یوسف رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے اسکی امّ ولد قرار دیں گے۔ (ہدایہ)

امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اختیار کے عرصہ میں ام ولد نہ ہونے کی شکل یہ ہے کہ اس باندی پر فروخت کرنے والا قابض ہو۔ اگر خریدار کے قابض ہونے پر اختیار کی مدّت کے اندر بچّہ کو جنم دے تو خیار کے ساقط وکالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا اور خریدار کی ملکیت کے ثابت ہونے کا حکم کریں گے اور باندی کو متفقہ طور پر اسکی امّ ولد شمار کریں گے۔ کیونکہ بچّہ کی پیدائش کے باعث اس کے اندر نقصان آیا اور عیب پیدا ہوا۔ (کفایہ) اگر اختیار کی شرط کے ساتھ کوئی شخص ایسی باندی خریدے کہ جس کے خریدار کے نطفہ سے بچّہ پیدا ہو چکا ہو تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ محض خریداری کے باعث اسے امّ ولد قرار نہ دیں گے۔ اور اس کا اختیار اپنی حالت پر بدستور باقی رہے گا۔ لیکن اگر وہ قبول کرلے تو اسے اسکی ام ولد قرار دینے کا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسف رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ محض خریداری سے ہی اسے خریدار کی امّ ولد شمار کرنے کا حکم ہوگا۔ اور اس کے اختیار کو باطل وکالعدم قرار دیا جائے گا۔ اور اس کے اوپر قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی۔۔۔ (سراج الوہاج)

ایک مسئلہ یہ ہے کہ اگر جسے خریدا ہو وہ خریدار قریبی عزیز[3] ہے تو آزاد ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ امام ابو یوسف رح وامام محمد رح کے نزدیک آزاد ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی) ایک مسئلہ ان میں سے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھے کسی غلام پر ملکیت حاصل ہو۔ تو وہ حلقۂ غلامی سے آزاد ہے۔ اسکے بعد وہ ایک غلام اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے، امام ابو یوسف رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ آزاد ہونے کا کیا جائے گا۔ البتہ اگر کوئی شخص کہے کہ اگر میں نے کوئی غلام خریدا تو وہ حلقۂ غلامی سے آزاد ہے۔ اسکے بعد ایک غلام خیار کی شرط کے ساتھ خریدے تو متفقہ طور پر حلقۂ غلامی سے آزاد ہونے کا حکم ہوگا۔ ایک مسئلہ ان میں سے یہ ہے کہ اگر کسی باندی کو اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے اور اس کے اوپر قابض ہو جائے اور خیار کے عرصہ میں باندی کو ماہواری آئے، اسکے بعد خریدار بیع قبول ومنظور کرلے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اس ماہواری کو استبرا رحم[4] کیلئے کافی قرار نہ دیں گے۔

امام ابو یوسف رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے ہی کافی قرار دیں گے۔ (سراج الوہاج) اسی طرح کا اختلاف کا اختلافِ فقہاء اس شکل میں ہے۔ جبکہ کچھ ماہواری اختیار کی مدّت میں ہو (فتح القدیر) اگر خریدار بیع کو ختم کرکے فروخت کرنے والے کو باندی لوٹا دے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ فروخت کرنے والے پر استبرا رحم واجب نہ ہوگا۔ چاہے ختم کرنا اور لوٹانا قابض ہونے سے قبل ہو یا قابض ہونے کے بعد ہو۔ امام ابو یوسف رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ اگر فسخ کرنا اور لوٹانا قابض ہونے سے قبل ہو تو اس صورت میں استحساناً فروخت کرنے والے پر

---

[1] کوئی شخص کسی کی باندی کو نکاح میں لائے اور باندی کے حمل قرار پا جائے۔ اسکے بعد نکاح کرنے والا اس باندی کو تین دن کے خیار کی شرط پر خریدے اور اسی دوران باندی کے بچہ پیدا ہو جائے۔

[2] وہ باندی جس کے آقا کے نطفہ سے اولاد ہو[3] محرم یعنی مثلاً باپ، ماں، خالہ، پھوپھی وغیرہ۔ (بقیہ صفحہ ۲۲)

استبراء کا وجوب نہ ہوگا۔ اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ استبراء کا وجوب ہو اگر قابض ہونے کے بعد فسخ اور لوٹانا ہو۔ تو قیاس اور استحسان دونوں کی رو سے فروخت کرنے والے پر استبراء واجب و لازم ہوگا۔ (محیط) اس صورت میں اس بات پر فقہاء کا اجماع و اتفاق ہے کہ اگر باندی کی بیع قطعی ہوئی ہو اس کے بعد واپسی کے باعث ختم ہوئی ہو۔ اور بیع کا فسخ ہونا قابض ہونے سے قبل ہوا ہو تو اس صورت میں فروخت کرنے والے پر استبراء کا وجوب نہ ہوگا۔ اور قابض ہونے کے بعد ہوا ہو تو استبراء کے واجب ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہو۔ اسکے بعد وہ بیع ختم کردے تو استبراءِ رحم کا وجوب نہ ہوگا۔ اگر وہ اجازتِ بیع عطا کردے تو خریدار پر بیع کے درست و جائز ہونے اور قابض ہونے کے بعد ایک ماہواری کے ساتھ باندی کے استبراء کا وجوب ہوگا۔ (سراج الوہاج)

ان میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ جب خریدار فروخت ہونے والی شے کے اوپر قابض ہوجائے۔ اس کے بعد اسے فروخت کرنے والے کے پاس بطور امانت رکھ دے اور وہ فروخت شدہ شے فروخت کرنے والے کے پاس سے اختیار کی مدت میں یا مدتِ خیار کے بعد ضائع ہوجائے تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بیع کے فسخ و ختم ہوجانے کا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ بیع کے فسخ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار پر قیمت کی ادائیگی لازم و واجب ہوگی (مضمرات) اگر اختیار فروخت کرنے والے کیلئے ہو اور وہ فروخت کردہ شے خریدار کے حوالہ کردے۔ اسکے بعد خریدار اختیار کی مدت کے اندر اسے فروخت کرنے والے کے پاس بطور امانت رکھے پھر بیع کے نافذ ہونے سے قبل یا نافذ ہونے کے بعد فروخت کرنے والے کے پاس سے ضائع ہوجائے تو تمام ائمہ کے نزدیک بیع کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا (فتح القدیر)

بیع اگر قطعی ہو اور خریدار باجازت فروخت کنندہ یا اجازت کے بغیر فروخت کردہ شے پر قابض ہوجائے درآنحالیکہ ثمن کی ادائیگی نقد کردی گئی یا اس کی ادائیگی کی میعاد مقرر کردی گئی ہو اور خریدار کو فروخت کردہ شے میں خیارِ عیب یا خیارِ رویت حاصل، اسکے بعد خریدار اسے فروخت کرنے والے کے پاس امانتاً رکھ دے اور وہ فروخت کرنے والے کے پاس سے ضائع ہوجائے تو تمام ائمہ کے نزدیک خریدار کا مال ضائع ہوگا اور اسکے اوپر ثمن کی ادائیگی واجب و لازم ہوگی۔ (نہایہ) ان میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جسے اجازتِ تجارت دی گئی ہو سامان خریدنے اور اپنی ذات کیلئے اختیار کی شرط کرلے۔ اسکے بعد فروخت کرنے والا اسکو ثمن سے بری الذمہ قرار دے تو اسکے اختیار کے اپنی حالت پر باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ اگر مرضی ہو تو فروخت کردہ شے کو بلا معاوضہ قبول کرلے اور اگر مرضی ہو تو بیع کو فسخ و ختم کردے اور اس صورت میں مبیع فروخت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱ کا) سلہ مفتی بہ قول یہی ہے سے رحم کا نطفے سے پاک و صاف ہونا سلہ اور فوری طور پر ہمبستری کی درست ہوگی ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) سلہ یعنی وہ باندی کو ایک ماہواری آنے تک اسکے ساتھ ہمبستری سے احتراز کرے گا۔ سلہ خیارِ عیب، کسی عیب کے باعث لوٹانے کا حق، خیارِ رویت دیکھ کر عیب ظاہر ہونے پر لوٹانے کا اختیار۔

کرنے والے بغیر قیمت کے لوٹائی جائے گی۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کے نزدیک عقد بیع کے نافذ ہونے اور اختیار کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا (مضمرات)، اگر یہ بیع قطعی ہو اور فروخت کنندہ کے بری الذمہ کر دینے کے باعث وہ غلام جسے اجازتِ تجارت عطا کی گئی ہو ثمن کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو جائے۔ تو اس صورت میں سارے ائمہ کے نزدیک اسے سامان لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ نہ خیارِ عیب کی بنا پر لوٹانے کا حق ہوگا اور نہ خیارِ رویت کے باعث اگر خریدار اسے غلام کی جگہ آزاد فرض کرے اور مسئلہ کی باقی صورت مذکورہ بالا باقی رہے تو اس صورت میں سارے ائمہ کے نزدیک اسے خیارِ شرط کے باعث لوٹانے کا حق و اختیار ہوگا خواہ وہ ثمن سے بری الذمہ ہو یہ بات ظاہر اور واضح ہے۔ اسی طریقہ سے خیارِ رویت کے باعث بھی قابض ہونے سے قبل اور قابض ہونے کے بعد دونوں شکلوں میں لوٹانے کا حق و اختیار ہوگا۔ خواہ وہ ثمن سے بری الذمہ کیوں نہ ہو چکا ہو۔ اگر اس کے اندر کچھ عیب نظر آئے اور ثمن سے بری ہونے اور ادائیگی کے بعد لوٹانے کا قصد کرے۔ لہٰذا اگر قابض ہونے کے بعد ہو تو لوٹانے کا حق و اختیار نہ ہوگا۔ (نہایہ) ان مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک ذمی[2] دوسرے ذمی سے سور یا شراب خرید لے، اسکے بعد قابض ہونے سے قبل دونوں دائرۂ اسلام میں داخل ہو جائیں یا ایک داخل ہو تو چاہے یہ قطعی بیع ہو یا بیع میں دونوں یا ایک کیلئے شرطِ خیار کی ہو، ہر صورت بیع کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائیگا اور اگر قابض ہونے کے بعد دونوں دائرہ اسلام میں داخل ہوں یا ایک مسلمان ہو جائے تو بیع قطعی ہونے کی صورت میں باطل نہ ہونے اور بیع کے جواز کا حکم ہوگا۔

اگر بیع کے اندر فروخت کرنے والے کیلئے اختیار کی شرط کی ہو اسکے بعد فروخت کنندہ دائرہ اسلام میں داخل ہوا ہو تو بیع کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر خریدار نے اسلام قبول کیا ہو تو اس صورت میں بیع کے باطل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اور فروخت کرنے والے کا اختیار بدستور اپنی حالت پر برقرار رہے گا۔ لہٰذا اگر فروخت کنندہ بیع کو فسخ و ختم کرنا چاہے تو شراب اسی کو لوٹا دی جائے گی اور اگر اجازتِ بیع دینی چاہے تو حکماً شراب خریدار کی قرار دیجائے گی۔ اور مسلمان کے اندر شراب کا مالک ہونے کی اہلیت ہوتی ہے۔ اگر خریدار اختیار کی شرط کرے اسکے بعد وہ اسلام قبول کرے تو امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک بیع کے باطل ہونے اور امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کے نزدیک بیع کے مکمل ہونے اور باطل نہ ہونے کا حکم کیا جائیگا اگر فروخت کنندہ اسلام قبول کرے تو متفقہ طور پر بیع کے باطل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کا اختیار اپنی حالت پر بدستور باقی رہے گا۔ لہٰذا اگر خریدار بیع کو اختیار کرے تو شراب کا وہی مالک ہو جائے گا۔ اور فسخ کرنے کی صورت شراب کا مالک فروخت کرنے والا ہوگا۔ مسلمان باعتبار حکم شراب کا مالک ہونے کی اہلیت رکھتا ہے (نہایہ)

ان میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ کوئی حلال[3] شخص ایک ہرن اختیار کی شرط کے ساتھ خرید کر اسکے اوپر قابض ہو جائے پھر وہ اس حالت میں احرام باندھے کہ وہ ہرن اسکے ہاتھ میں موجود ہو تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ بیع کے ٹوٹ جانیکا

---

[1] ادا کر چکا ہو ۱۲ [2] دار الاسلام کا غیر مسلم باشندہ ۱۲ [3] وہ شخص جس نے حج و عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہو ۱۲

حکم ہوگا۔ اور ہرن فروخت کنندہ کو لوٹانے کا حکم کیا جائے گا۔ اور خریدنے والے پر یہ واجب نہ ہوگا کہ وہ ہرن خریدے۔ اگر اختیار فروخت کرنے والے کیلئے ہو تو متفقہ طور پر بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم کیا جائے گا اگر اختیار خریدار کیلئے ہو۔ اور فروخت کنندہ احرام باندھ لے تو اس صورت میں خریدار کو اسکے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا (فتح القدیر) ان مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان سے اختیار کی شرط کے ساتھ شیرۂ انگور خریدے، پھر اس اختیار کی مدت کے اندر وہ شیرہ شراب بن جائے تو امام ابوحنیفہ رح بیع کے فاسد ہونے کا حکم فرماتے ہیں۔

امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ بیع کے مکمل ہونیکا حکم کیا جائے گا (نہایۃ) ان میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ اگر خریدار کیلئے اختیار ہو۔ اور وہ بیع کو فسخ و ختم کردے۔ تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اضافہ (اگر ہوگیا ہو) فروخت کنندہ کو لوٹایا جائے گا۔ اور امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ خریدار کا ہوگا۔ (فتح القدیر)

کوئی شخص ایک باندی کے بدلہ ایک غلام اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ غلام فروخت کرنے والے کو تین روز تک اختیار رہے گا۔ اس کے بعد فروخت کرنے والا تین روز کے اندر غلام کو حلقۂ غلامی سے آزاد کردے تو سارے ائمہ کے قول کی رو سے اس کے آزاد ہوجانے کا حکم ہوگا۔ اور بیع کو باطل و کالعدم قرار دیں گے اگر وہ باندی حلقۂ غلامی سے آزاد کردے تو درست قرار دیں گے۔ اور اس آزاد کرنے کا مطلب اپنے اختیار کو ساقط و کالعدم کرنا ہوگا اور بیع کے مکمل ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ اگر وہ ایک ہی کلام کے اندر دونوں کو حلقۂ غلامی سے آزاد کردے تو دونوں کے حلقۂ غلامی سے آزاد ہوجانیکا حکم ہوگا۔ اور اس پر باندی کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اور خریدار کے غلام اور باندی کے آزاد کرنے کو دونوں کو کیا جائے یا ایک کو درست قرار نہ دیں گے۔ اسی طرح کے مسئلہ کے اندر اگر خریدار کیلئے اختیار فرض کرلیا جائے تو سارے احکام اس کے برعکس قرار دئے جائیں گے۔

اگر وہ باندی غلام فروخت کرنے والے کی لڑکی ہو اور اختیار غلام فروخت کرنے والے کو حاصل ہو تو امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ باندی کے آزاد نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر وہ باندی اسکی بیوی ہو تو نکاح کے فاسد نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ البتہ اگر فروخت کرنے والا اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کردے تو اسکے آزاد کرنے کو نافذ قرار دیں گے۔ اور اس کے آزاد ہوجانیکا حکم ہوگا۔ اور اس کا اختیار آزاد کرنے کے باعث ساقط و ختم ہوجانے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) ہو

کوئی شخص ایک غلام کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ خریدنے والے کو تین روز تک اختیار ہوگا تو تاوقتیکہ تین دن نہ بیت جائیں فروخت کرنے والے کو قیمت طلب کرنے کا حق و اختیار حاصل نہ ہوگا (تاتارخانیہ، منقول عن الحاوی) بشر رح کا بیان ہے میں نے امام ابو یوسف رح کو یہ فرماتے سنا کہ اگر کوئی آدمی ایک غلام کو اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے تو میں فروخت کرنے والے کو مجبور نہ کروں گا کہ وہ غلام خریدار کے حوالہ کرے اور نہ خریدار کو اس بات پر مجبور کروں گا کہ وہ قیمت فروخت کرنے والے کے حوالہ کرے۔ اگر خریدار قیمت کی

ادائیگی کردے تو فروخت کرنے والے پر غلام خریدار کو حوالہ کرنے کیلئے مجبور کریں گا۔ اگر فروخت کنندہ غلام خریدار کے حوالہ کردے تو خریدار کو یہ حکم کریں گا کہ وہ فروخت کرنے والے کو قیمت ادا کردے البتہ خریدار کو اس کا اختیار[۱] باقی رہے گا۔ اگر اختیار فروخت کرنے والے کیلئے ہو۔ اور خریدار ثمن کی ادائیگی کرکے غلام کے اوپر قابض ہونے کا قصد کرے اور فروخت کرنے والا منع کرے تو فروخت کنندہ کو یہ اختیار حاصل ہوگا البتہ فروخت کرنے والے کو اس پر مجبور کریں گے کہ وہ ثمن لوٹا دے۔ ہمارے اصحاب (احناف) فرماتے ہیں کہ خیار شرط کے باعث صفقہ کو مکمل قرار نہ دیں گے۔ لہذا اگر فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہو یا خریدار کو حاصل ہو اور فروخت کی گئی شے ایک ہو یا چند اشیاء ہوں تو یہ درست نہیں کہ بعض کی بیع تو قبول کرے اور بعض کی بیع قبول نہ منظور نہ کرے۔ چاہے مبیع کے اوپر قابض ہو یا نہ ہو، وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں صفقہ مکمل ہونے سے قبل صفقہ متفرق ہوجاتا ہے۔ اور یہ درست نہیں۔ البتہ صفقہ مکمل ہونے کے بعد حکم اس کے برعکس ہوگا۔ اس لئے کہ اس صورت میں صفقہ کا متفرق ہونا درست ہوگا (محیط)

اگر اختیار فروخت کرنے والے کے لئے ہو اور مبیع کے اوپر قبضہ ہوگیا ہو۔ اس کے بعد مبیع کا بعض حصہ ضائع ہوجائے یا کوئی شخص اسے ضائع کردے تو امام ابوحنیفہ رح و امام ابویوسف رح کے قول کی رو سے فروخت کرنے والے کو حق ہوگا کہ باقی میں بھی اجازت بیع عطا کردے۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ جبیع ایسی شے ہے کہ جس کے اجزاء میں باہم فرق ہے۔ لہذا اگر اس کے بعض اجزاء ضائع ہوگئے تو بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا۔ اور فروخت کنندہ کو باقی کے اندر اجازت عطاء کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ اگر تول کر یا ناپ کر بیچا جانے والی اشیاء ہوں یا گنتی کی اشیاء ہوں کہ جن کے اندر فرق نہ آتا ہو۔ اس کے بعد بعض ضائع ہوجائیں تو فروخت کرنے والے کو یہ حق حاصل ہوگا کہ باقی کے اندر بیع کو واجب و لازم کردے کوئی تلف کرنے والا خرید کردہ شے کو خریدار کے قبضہ میں ضائع کردے تو امام ابوحنیفہ رح کے قول اور امام ابویوسف رح کے پہلے قول کے مطابق فروخت کرنے والے کو بیع کے لازم و واجب کرنے کا حق ہوگا۔

امام ابویوسف رح کے دوسرے قول کی رو سے یہ حق نہیں کہ خریدار کی مرضی کے بغیر لازم و واجب کردے اگر دو غلاموں میں سے ایک غلام فروخت کنندہ کے قبضہ کی حالت میں ضائع ہوجائے تو خریدنے والے کی رضامندی کے بغیر فروخت کرنے والے باقی ماندہ غلام خریدار کے ذمہ ڈالنے کا حق و اختیار نہ ہوگا

(حاوی)

[۱] یعنی معین مدت کے اندر لوٹانے کا حق ۱۲

فصل سوم

بیع کے نفاذ و عدمِ نفاذ کی وجوہ اور فسخ و عدمِ فسخ کی وجوہ کا بیان

بیع دونوں کیلئے اختیار کی شرط لگائی ہو جاتی ہے وہ فروخت کنندہ ہو یا خریدار یا کوئی اجنبی شخص تو فقہاء اس پر متفق ہیں کہ اسے اختیار کی مدت کے اندر یہ حق حاصل ہے کہ خواہ اجازتِ بیع عطا کرے اور خواہ فسخ و ختم کر دے۔ لہٰذا اگر دوسرے کی نہ جاننے اور ناواقفیت کی حالت میں وہ اجازتِ بیع دے تو درست و جائز قرار دیں گے۔ (فتح القدیر) اختیار کی شرط اگر فروخت کرنے والے کیلئے ہو تو جوازِ بیع اور نفاذِ بیع کی تین شکلیں ہیں ایک تو یہ کہ اختیار کی مدت کے اندر وہ بذریعہ کلام اجازتِ بیع دے (سراج الوہاج)

مثلاً اس طریقہ سے کہے کہ میں نے اجازتِ بیع دی یا میں بیع سے رضامند ہوا یا میں نے اپنے اختیار کو ساقط کر دیا (فتح القدیر) اگر وہ کہے کہ میں نے اسے لینے کی آرزو کی یا اسے محبوب رکھا یا مجھ کو پسند آیا یا مطابق ہوا تو اس طرح کہنے سے اسکے اختیار کے ساقط و ختم نہ ہونے بلکہ باقی رہنے کا حکم ہوگا (بحر الرائق)

دوسری شکل یہ ہے کہ اختیار کی مدت کے اندر فروخت کرنے والا موت کی آغوش میں سو جائے تو اس کے مرنے کے باعث اختیار کے باطل ہونے اور بیع کے نفاذ کا حکم ہوگا۔ (شرح طحاوی) تیسری شکل یہ ہے کہ اختیار کی مدت بیت جائے اور جسکو اختیار حاصل ہے اس کی جانب سے نہ اجازت پائی گئی ہو اور نہ بیع کا فسخ و ختم ہونا تو اس صورت میں بیع کے نافذ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (سراج الوہاج)

اسی طریقہ سے بیع کا جواز و نفاذ اس صورت میں ہوتا ہے جبکہ اس کے اوپر بیہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی ہو یا پاگل ہو گیا ہو اور اس حالت میں تینوں دن بیت گئے ہوں۔ اگر اسکو اختیار کی مدت کے اندر افاقہ ہو گیا ہو تو امام احمد طواویسی سے نقل کیا گیا ہے کہ اسکے صاحبِ اختیار باقی رہنے کا حکم ہوگا۔

شمس الائمہ حلوائیؒ بیان کرتے ہیں کہ اسکے اپنے اختیار پر باقی رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "کتاب الاذون" کے اندر صراحت و وضاحت کے ساتھ یہ حکم ذکر کیا گیا ہے۔ اسی قول کو درست و صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (ذخیرہ) تحقیقی بات یہ ہے کہ پاگل پن اور بے ہوشی کے باعث اختیار ساقط و ختم نہیں ہوتا۔ بیع یا فسخ کے بغیر مدت گذر جانے کے باعث اختیار ساقط و ختم ہو جاتا ہے (بحر الرائق)

اسی طریقہ سے اگر مدتِ اختیار بیت جائے اور وہ نیند کی آغوش میں رہے تب بھی اختیار کے ساقط ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی) اگر نشہ شراب سے بے ہوشی طاری ہو جائے تو درست قول کے مطابق اسکے اختیار

کے باطل ہونے کا حکم نہیں کریں گے (جواہر اخلاطی) امام احمد طواویسی سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر بھنگ کے نشہ کی بنا پر بے ہوشی طاری ہو جائے تو اس کے اختیار کو باطل قرار دیں گے۔ حتیٰ کہ اگر اختیار کی مدت کے اندر اس کا نشہ ختم ہو جائے تو بوجہ اختیار کے اسکو تصرف کرنا جائز نہ ہوگا۔ درست قول کے مطابق اسکے اختیار کو باطل و کالعدم قرار نہ دیں گے (محیط)

اگر اسلام سے پھر جائے اور پھر اختیار کی مدت کے اندر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے تو متفقہ طور پر اپنے اختیار پر باقی رہے گا۔ اور اگر اس مدت کے اندر موت کی آغوش میں سو گیا یا بوجہ ارتداد قتل کر دیا گیا تو متفقہ طور پر سب کے نزدیک اس کے اختیار کو باطل قرار دیں گے۔ اور اگر ارتداد کے بعد اختیار کی بنا پر وہ کوئی تصرف کرے تو امام ابو حنیفہ رح اسکے تصرف کے موقوف رہنے کا حکم فرماتے ہیں[1]

امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اس کا تصرف نافذ ہونے کا حکم کیا جائے گا (ذخیرہ)۔ بیع کے فسخ و ختم ہونے کی دو شکلیں ہیں بالقول یا بالفعل۔ بالقول فسخ و ختم کرنے کی شکل یہ ہے کہ اس طرح کہے کہ میں نے ختم کیا۔ پھر اس کے بعد دیکھیں گے کہ اگر خریدار اس سے واقف ہو تو فسخ کو درست قرار دیں گے۔ اور خریدار کے رضامند ہونے اور قاضی کے حکم کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ اور خریدار خبردار نہ ہو تو اس صورت میں فسخ کو درست قرار نہ دیں گے امام ابو حنیفہ رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ موقوف رہنے کا حکم ہوگا۔ اس کے اندر امام ابو یوسف رح کی رائے مختلف ہے (محیط) امام ابو یوسف رح کا اختلاف رائے محض بالقول فسخ و ختم کرنے کی شکل میں ہے۔ اور بالفعل فسخ کرنے کی شکل میں متفقہ طور پر سب کے نزدیک حکماً بیع کے فسخ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ چاہے خریدار حاضر ہو یا غیر حاضر۔ حاضر ہونے کا مطلب اس کی واقفیت ہے اور غائب ہونے کا مطلب ناواقفیت ہے۔ لہٰذا اگر خریدار کے غائب ہونے کی صورت میں بیع کو فسخ و ختم کر دیا، اس کے بعد اسے اختیار کی مدت کے اندر اطلاع ہوئی تو فسخ کے مکمل ہونے کا حکم ہوگا۔ کیونکہ خریدار واقف ہو گیا۔ اور اگر مدت اختیار کے گذر جانے کے بعد اطلاع ہو تو بیع کے مکمل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ کیونکہ فسخ کا علم مدتِ اختیار گذرنے کے بعد ہوا۔ اسی طریقے سے اگر فروخت کنندہ بیع کے فسخ ہونے کے بعد خریدار کے واقف ہونے سے قبل پھر اجازت بیع دیدے تو درست ہوگا۔ اور اس کے فسخ کرنے کو باطل و کالعدم قرار دیں گے۔ (بحر الرائق)

بالفعل فسخ کرنے کی شکل یہ ہے کہ فروخت کرنے والا اختیار کی مدت کے اندر مبیع کے اوپر بحیثیت مالک تصرف کرے۔ جیسے حلقہ غلامی سے آزاد یا مدبر[2] یا مکاتب بنا دے یا کسی اور شخص کے ہاتھ اسے بیچ دے۔ اسی طریقے سے اگر ہبہ کر کے حوالہ کر دے تو بیع کے فسخ و ختم ہو جانے کا حکم ہوگا۔ اگر رہن کر کے حوالہ کرے تو بیع کے فسخ و ختم ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (محیط) اگر اجرت کے اوپر دے تو بعض جگہ ذکر کیا گیا ہے کہ اگرچہ اسے اجرت پر لینے والے کے حوالہ نہ کیا ہو مگر اسے بھی بیع کا فسخ کرنا قرار دیں گے۔ بیشتر فقہاء یہی کہتے ہیں (ذخیرہ)

[1] یعنی وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگا یا موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ ۱۲

[2] مدبر وہ غلام جسے آقا یہ کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد حلقہ غلامی سے آزاد ہے ۱۲

اگر اختیار کی مدت کے اندر فروخت کردہ شے خریدار کے حوالہ کردے تو امام ابوبکر محمد بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اختیار سے کام لیتے ہوئے حوالہ کی ہو تو اس کے اختیار کو باطل شمار نہیں کریں گے۔ اور خریدار کی ملکیت ثابت نہ ہوگی۔ اور اگر مالک بنادینے کے لحاظ سے حوالہ کی ہو تو اس کے اختیار کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائیگا۔ (فصول عمادیہ) خلاصہ یہ ہے کہ اگر فروخت کرنے والا کوئی اس طرح کا کام کرے کہ اگر وہ کام ثمن کے اندر کرتا تو اجازتِ بیع حاصل ہوجاتی۔ اس صورت میں مبیع کے اندر اس طرح کا کام کرنے سے دلالۃً بیع کے فسخ و ختم ہونیکا حکم کیا جائے گا (بدائع)

کوئی شخص کوئی غلام ثمن کے بدلہ جو خریدار نے اپنے ذمہ رکھا ہو اس شرط کے ساتھ بیچے کہ فروخت کنندہ کو تین روز تک اختیار حاصل ہوگا۔ اس کے بعد اختیار کی مدت کے اندر فروخت کرنے والا خریدار کو قیمت ہبہ کردے یا اسے قیمت سے بری الذمہ قرار دے یا اس قیمت کے بدلہ خریدار سے کوئی شے خریدلے تو اس کے خریدنے ہبہ کرنے اور بری الذمہ کرنے سب کو درست و صحیح قرار دیں گے اور اس کے اختیار کو باطل قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ کیونکہ جو قیمت ذمہ میں رکھی جائے وہ بمنزلہ سامان کے ہوتی ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اسی طریقہ سے اگر فروخت کرنے والا خریدار سے اس قیمت کے بدلہ جو اس کے ذمہ ہو کسی چیز کا معاملہ کرے تب بھی اختیار کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا۔ (بدائع) اگر خریدار کے علاوہ کوئی اور شخص کسی چیز کو اس قیمت کے بدلہ خریدے تو فروخت کرنے والے کا اختیار باطل ہونے اور خریداری کے صحیح نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اگر قیمت قرض ہو پھر خریدار اسکی ادائیگی کردے اور فروخت کرنے والا اس پر قابض ہوکر کچھ تصرف کرلے تو اسکے اختیار کے باطل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر فروخت کردہ شے خریدار کے حوالہ کردے تب بھی اختیار کو باطل و کالعدم قرار نہ دیں گے۔ اگر اختیار خریدار کے لئے ہو اور فروخت کنندہ اسے ثمن سے بری الذمہ قرار دے تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کو بری الذمہ قرار نہ دینے کا حکم کیا جائے گا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اختیار کی مدت گذرجانے یا اختیار کی مدت میں اختیار ساقط و ختم کرنے کے باعث دونوں میں بیع مکمل ہوجائے تو فروخت کرنے والے کے بری کرنے کو نافذ قرار دیں گے (فتاویٰ قاضی خاں)

ایسے مسائل کے اندر خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اگر قیمت ایسی شے قرار دیجائے جو متعین کرنے سے متعین ہوجاتی ہو تو جسوقت فروخت کرنے والا قیمت پر قابض ہوکر بطور ہبہ یا بطور بیع تصرف کرے گا۔ تو اس کے اس فعل کو بیع کا مکمل کرنا قرار دیں گے۔ اور اگر ثمن اس طرح کی شے ہو جو متعین کرنے سے متعین نہ ہوتی ہو مثلاً دراہم وغیرہ تو اس کے اندر اگر قابض ہونے کے بعد خریدار یا کسی اور شخص کے ساتھ ملکر تصرف کرے تو وہ بیع کو مکمل کرنیوالا شمار نہ کریں گے۔ اگر قابض ہونے سے قبل خریدار کے ساتھ ملکر کوئی تصرف کرے مثلاً ثمن کے بدلہ خریدار سے کسی کپڑے کو خریدے یا جیسے قیمت ہزار دراہم ہو اور وہ اس کے بدلہ بیع صرف کے طور پر سو دیناروں میں خریدے تو وہ اس فعل کی بنا پر بیع کو مکمل کرنے والا قرار دیا جائے گا۔ (محیط) اگر دو غلام اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ اسے دونوں کے اندر اختیار[1] ہے۔ اور خریدار دونوں کے اوپر قابض ہوجائے۔ پھر دونوں غلاموں میں سے

[1] یعنی خواہ کوئی سا جسے مرضی لیلے ۱۲

ایک موت کی آغوش میں سو جائے یا کوئی شخص اسکا حقدار نکل آئے تو اس صورت میں باقی ماندہ غلام کی بیع کو درست و جائز قرار نہ دیں گے۔ خواہ فروخت کنندہ اور خریدار اجازتِ بیع اور (صحتِ بیع) پر رضامند ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ اس لئے کہ جو بیع اختیار کی شرط کے ساتھ ہو وہ بحق ملکیت منعقد و نافذ نہیں ہوتی پس جب دونوں غلاموں میں سے ایک موت کی آغوش میں سو گیا تو باقی ماندہ غلام کی اجازتِ بیع گویا نئے سرے سے ایک حصّہ کے ساتھ عقدِ بیع کرنا ہوا اور اسطرح عقدِ بیع درست و جائز نہیں ہوتا۔ اگر فروخت کرنے والا دونوں غلاموں کی حیات میں کہے کہ میں اس مخصوص (و نامزد) [ع] غلام کی بیع کو توڑ دیا تو اس کے طریقہ سے بیع کے توڑنے کو باطل قرار دینے اور اس کا دونوں کے اوپر اختیار باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر ایک غلام کو اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ اسے تین روز تک اختیار حاصل ہوگا اس کے بعد کہے کہ میں نے اس کے آدھے میں بیع فسخ کر دی تو اسے بھی باطل و کالعدم قرار دیں گے۔ (ع، غلام کی بیع توڑتا ہوں یا کہے کہ میں نے ان غلاموں میں سے ایک)

کوئی شخص گدری (آدھی کچی آدھی پکی) کھجوریں یا انڈے تین روز کی اختیار کی شرط کے ساتھ فروخت کرے اس کے بعد اختیار کی مدت کے اندر گدری و کچی کھجوریں پک جائیں یا انڈوں میں سے بچے نکل آئیں تو اس صورت میں بیع کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا۔ اس مسئلہ کے اندر اگر خریدار کا اختیار فرض کر لیا جائے تو اس کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم کیا جائیگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اسی طریقے سے اگر دونوں میں سے کسی شخص کا اختیار نہ ہو تو بیع کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ اگر بیع قبول کرنا چاہے تو قبول و منظور کرے اور اگر مرضی ہو تو ترک کر دے (واقعات حسامیہ) کوئی شخص کسی زمین کو تین روز کی اختیار کی شرط پر بیچے اور فروخت کرنے والا قیمت پر اور خریدار زمین کے اوپر قابض ہو جائے، اسکے بعد فروخت کنندہ تین روز کے اندر بیع کو فسخ و ختم کر دے تو زمین خریدار کے اوپر بطور ضمانِ قیمت رہنے کا حکم ہوگا[1]۔ اور اسے حق ہوگا کہ اپنے اس پورے ثمن کو حاصل کرنے کی خاطر جو کہ اس نے فروخت کرنے والے کو دیا ہے، زمین کو روکے رکھے گا۔ لہٰذا اگر فروخت کنندہ اس کے بعد خریدار کو اس زمین میں سال بھر تک کھیتی کرنے کی اجازت عطا کر دے۔ اور خریدار اس کے اندر زراعت کرے تو اس صورت میں یہ زمین خریدار کے پاس بطور امانت[2] رہے گی۔ اور فروخت کرنے والے کو ثمن کی ادائیگی سے قبل حق ہوگا کہ جب مرضی ہو خریدنے والے سے نکال لے اور خریدنے والے کو اپنا ثمن پورا کرنے کی خاطر جو کہ اس کا فروخت کرنے والے کے ذمہ ہے اسے زمین کے روکنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر خریدار زمین کے اندر کھیتی کرے تو خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اسطرح کی زمین کی جو اجرت ہوتی ہو اس کے اعتبار سے (ادا کر کے) اپنے پاس ہی رکھے اور تاوقتیکہ کھیتی نہ کٹ جائے۔ فروخت کرنے والے کو اس زمین پر قابض ہونے سے روک دے۔ اگر خریدار کھیتی کے بعد فروخت کرنے والے کو زمین پر قابض

---

[1] یعنی اس کے تلف ہونے پر قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی ۱۲ [2] یعنی تلف ہونے پر ضمان لازم نہ ہوگا ۱۲

ہونے سے روک دے۔ اگر خریدار کھیتی کے بعد فروخت کرنے والے کو زمین پر قابض ہونے سے روکنے کا قصد کرے حتیٰ کہ اپنے ثمن کو اس سے لوٹا لے تو خریدار کو یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر خریدار کھیتی کی تیاری تک اس طرح کی زمین کی جو اجرت ہوتی ہو اس کے عطا کرنے سے انکار کرے اور اسے بھی برا سمجھے کہ کھیتی کے پودے اکھاڑے جائیں اور مالکِ زمین سے کھیتی کا ضمان لینے کا قصد کرے تو اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ زمین کا مالک اسے کھیتی کی تیاری تک کھیتی کی اجازت عطا کر دے۔ البتہ اگر مالکِ زمین کھیتی تیار ہونے کے بعد اسکے کاٹے جانے تک اپنی زمین چھوڑے رہنے دے اور اسکی کوئی اجرت نہ لے تو اس کے اوپر ضمان واجب نہ ہوگا (محیط)

کوئی شخص ایک غلام اختیار کی شرط کے ساتھ فروخت کرے اس کے بعد فروخت کرنے والا غلام سے کہے کہ تو حلقۂ غلامی سے آزاد ہے اگر مکان میں داخل ہو یا یہ کہے کہ اگر تو مکان میں داخل ہو بس تو حلقۂ غلامی سے آزاد ہے تو اس کہنے کو بیع کا توڑ دینا قرار نہ دیں گے۔ اسی طریقے سے اگر غلام سے کہے کہ تو یا یہ دوسرا غلام نعمتِ آزادی سے ہمکنار ہے تو اسے بھی بیع کا توڑ دینا قرار نہ دیں گے، اس مسئلہ کو منتقیٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے اور اس آخری صورت کے بارے میں بحوالۂ بشر اور ہشام رح امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ اگر اختیار کی مدت (بیع ٹوٹنے سے قبل گذر گئی ہو تو بیع کے واجب ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اس دوسرے غلام کے حلقۂ غلامی سے آزاد ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (ذخیرہ)

اگر چکی کی بیع کے اندر اختیار کی شرط کرے، پھر فروخت کرنے والا اس سے پیسنے کا کام لے تو بیع کے فسخ وختم ہو کا حکم ہوگا۔ اگر خریدنے والا اپنے اختیار کی مدت کے اندر چکی سے اس لئے پیسے تاکہ یہ پتہ چل جائے کہ چکی سے کس قدر پیسنا ممکن ہے تو اس صورت میں اسکے اختیار کے ساقط ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر یہ معلوم کرنے کی مقدار سے زیادہ پیسے گا۔ تو اس کے اختیار کے باطل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ فقیہ ابو جعفر رح فرماتے ہیں کہ اگر ایک شب و روز زیادہ پیسے گا۔ تو اسکو معلوم کرنے کی مقدار سے زیادہ پیسنا قرار دیں گے اور ایک شب و روز سے کم پیسے گا تو اسے کمی ہی میں شمار کریں گے۔ اور اسکی وجہ سے اختیار باطل وکالعدم نہ ہوگا۔ (مختار الفتاویٰ)

اگر خرید کردہ شے قابض ہونے سے قبل فوت ہو جائے تو بیع کے باطل ہونیکا حکم ہوگا۔ چاہے اختیار صرف فروخت کرنے والے کو حاصل ہو یا محض خریدار کو یا فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہو۔ اور اگر مبیع قابض ہونے کے بعد تلف ہو۔ لہذا اگر فروخت کنندہ کو اختیار حاصل ہو تو بیع کے باطل ہونے کا حکم ہوگا، کیونکہ مبیع کی کیفیت ایسی ہو گئی کہ اسکے اوپر از سرِ نو عقدِ بیع کی گنجائش نہیں رہی پس اجازتِ عقد عطا کرنے کی بھی گنجائش نہیں ہوگی۔ لہذا بیع کے یقیناً فسخ وختم ہونیکا حکم ہوگا۔ پھر اگر وہ چیز مثلی نہ ہو تو خریدار کے اوپر لازم ہوگا کہ وہ قیمت ادا کرے اور مثلی ہو تو اسکے مانند شے کے واجب ہونیکا حکم ہوگا۔ اگر اس مسئلہ کے اندر اختیار خریدار کو حاصل ہو تو بیع کے باطل وکالعدم ہونیکا حکم نہ ہوگا۔ مگر اختیار کے باطل ہونے اور بیع کے لازم ہونے نیز خریدار کے اوپر ثمن کے وجوب کا حکم ہوگا۔ (بدائع)

منتقیٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص دوسرے کے ہاتھ ایک باندی بیچے اس شرط کے ساتھ کہ اسکو اختیار حاصل ہوگا۔ اور پھر وہ باندی خریدار کے حوالہ کر دے۔ اسکے بعد اختیار کی مدت کے اندر خریدنے والا

اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کردے یا کسی شخص کے ساتھ اس کا عقد نکاح کردے، اس کے بعد فروخت کرنے والا اجازتِ بیع عطا کردے تو خریدنے والے کو اسے حلقۂ غلامی سے آزاد کرنا درست وجائز نہ ہوگا۔ اور اس کے نکاح کردینے کو بھی جائز قرار نہ دیں گے۔ اسواسطے کہ جب فروخت کرنے والا اجازتِ بیع عطا کردے تو اس نے باندی کی شرمگاہ خریدار کے لئے حلال کردی[1]۔ لہٰذا دوسرے شخص سے اسکے نکاح کے ٹوٹ جانیکا حکم کیا جائے گا۔

اگر یہ شکل ہو کہ وہ باندی کنواری ہو اور اسکا خاوند اس کے ساتھ ہمبستری کرے پھر فروخت کرنے والا باندی کی بیع کو فسخ کردے۔ اور اس باندی کے ساتھ ہمبستری کے باعث سو دراہم کا نقصان واقع ہوجائے اور اس صحبت کا مہر (یا تاوان) سو دراہم ہوں تو فروخت کرنے والے کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو اسکے خاوند کو پکڑلے۔ اور اس سے کل مہر وصول کرلے اور خاوند اس ادا کردہ رقم کو کسی سے وصول نہ کرسکے گا۔ اور اگر مرضی ہو تو خریدار کو پکڑ کر اس سے ہمبستری کا نقصان یعنی سو دراہم وصول کرلے اور پھر خریدار بطور ضمان ادا کردہ سو دراہم اس باندی کے خاوند صحبت کرنے والے سے وصول کرے گا۔ اور اگر یہ صورت پیش آئے کہ فروخت کرنے والا باندی خریدار کے حوالہ نہ کرے اور باندی پر فروخت کرنے والا قابض ہو اور اسی حالت میں خریدار باندی کا عقدِ نکاح کسی کے ہمراہ کردے اور اس باندی کا خاوند اس کے ساتھ صحبت کرے پھر فروخت کرنے والا اجازتِ بیع عطا کردے اور باندی کیونکہ ثیبہ ہو اس لئے صحبت کی وجہ سے کوئی نقصان نہ آئے تو نکاح کو قائم قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر خریدار اس کے نکاح کو فسخ وختم کردے تو نکاح کے فسخ وختم ہونیکا حکم ہوگا۔ اور فسخ نہیں کرے گا۔ تو فسخ وختم نہ ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ کیونکہ فروخت کرنے والے کے اجازتِ بیع عطا کرنے پر بھی باندی کی شرمگاہ خریدار کے لئے حلال قرار نہیں دی گئی۔ اور اگر خریدار اس کا نکاح فسخ وختم کردے تو اس صحبت کرنے والے پر مہر مثل کا وجوب ہوگا۔ اور صحبت کرنے کے باعث جو فروخت کرنے والے کے قبضہ میں رہتے ہوئے اس کے ساتھ ہوئی۔ خریدار کو اس کی وجہ سے باندی کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اس اعتبار سے کہ صحبت کی بنا پر اس میں کوئی نقصان واقع نہیں ہوا۔ اگر صحبت بطور زنا ہو تو اسے عیب شمار کریں گے۔ اور اسکی وجہ سے اسے لوٹانا درست ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص ایک مکان اس شرط کے ساتھ بیچے کہ اسکو تین روز تک اختیار حاصل ہوگا۔ اس کے بعد خریدار چند معین دراہم یا کوئی معین سامان عطا کرکے پر فروخت کرنے والے سے اس شرط کے ساتھ صلح کرے کہ اپنا اختیار ختم کرکے بیع مکمل کردے گا۔ تو اس صلح کو درست وجائز قرار دیں گے۔ اور اس اضافہ کو ثمن میں اضافہ شمار کریں گے۔ اگر اختیار خریدار کیلئے ہو اور فروخت کرنے والا اختیار ختم کرنے پر اس طریقے سے صلح کرے کہ میں ثمن کے اندر اتنی کمی کردوں گا۔ یا کہے کہ اس سامان کا مخصوص مبیع کے اندر اضافہ کردوں گا۔ تو اس بیع کو بھی درست وجائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

---

[1] یعنی اس سے فائدہ اٹھانا اور ہمبستر ہونا جائز کردیا

کوئی شخص ایک غلام ہزار دراہم کے بدلہ اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ فروخت کنندہ کو تین روز تک اختیار حاصل ہوگا، اس کے بعد خریدار سو دراہم کے بدلہ سو دینار عطا کردے پھر فروخت کرنے والا بیع فسخ وختم کردے تو اس صورت میں بیع صرف کے بھی باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ اور فروخت کرنے والے پر اسکے دیناروں کی واپسی لازم ہوگی۔ (محیط)

ہشام رح کا بیان ہے میں نے امام محمد رح سے پوچھا کہ کوئی شخص ایک گھر دن کے اختیار کی شرط کے ساتھ بیچے اور خریدار اپنے مکان میں تین دن گزر جانے اور بیع کے واجب ہونے کے خیال سے چھپا رہے تو اس صورت میں کیا منادی و پکارنے والے کو بھیجیں گے۔ امام صاحب رح فرماتے ہیں کہ اس صورت میں اسکی جانب منادی روانہ کروں گا لہذا اگر اس کے بعد وہ ظاہر ہوجائے تو فبہا ورنہ اس کے اختیار کو باطل وکالعدم کرنے کا حکم کروں گا۔ البتہ اگر تین روز کے اندر آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں اس کے بعد میں نے کہا اگر خصم (بائع) تین روز نہ آئے اور تیرے روز ایسے وقت حاضر ہو کہ منادی بھیجنا ممکن نہ رہے اور وہ تمہارے سے اختیار باطل کرنے کی درخواست کرے تو امام صاحب رح نے جواباً فرمایا کہ میں یہ نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا کہ اگر خصم بائع کہے کہ میں منادی کرچکا اور اسے حاضر کیا اس کے بعد وہ مجھ سے روپوش ہوگیا تو تم میرے اس کے اوپر شہادت دلواؤ[1] تو امام صاحب رح فرماتے ہیں کہ میں اس صورت میں یہ کہوں گا۔ لوگو! اس بات کے گواہ رہنا کہ یہ آدمی ذکر کرتا ہے کہ میرے ساتھ جس کا نزاع ہے میں نے اس کے لئے تین روز تک منادی کرائی، میرا ہر روز کا معمول یہ تھا کہ اس کے پاس منادی کیا کرتا۔ اور اسے پکارا کرتا مگر وہ مجھ روپوس ہوجاتا۔ اگر بات واقعی اس کے کہنے کے مطابق ہے تو میں اختیار کو باطل کرتا ہوں۔ اسکے بعد اگر خریدار حاضر ہوکر اس کا انکار کرے تو میں اس صورت میں دعوی کرنے والے سے اختیار اور منادی کرے کے اوپر شاہد پیش کرنے کیلئے کہوں گا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص ایک شئے تین روز کی اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے اور پھر وہ تین روز کے اندر اندر فروخت کنندہ کے دروازہ فروخت کردہ شے (مبیع) لوٹانے کیلئے جائے۔ پس فروخت کرنے والا اس سے روپوش ہوجائے اور خریدار قاضی سے فروخت کرے کہ وہ بائع کی جانب سے (خصم) پیش کرے، اسکو بیع لوٹا دی جائے، تو فقہاء کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں۔

بعض قاضی کے خصم قائم کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ خریدار کی رعایت کرتے ہوئے محمد ابن سلمہ رح فرماتے ہیں کہ قاضی خریدار کی درخواست کو قابل قبول قرار نہ دے گا، اس لئے کہ خریدار کی پیز خریدے اور بائع کے روپوش ہونے کے اندیشہ کے باوجود جب کوئی ضامن فروخت کرنے والے سے نہیں لیا۔ تو اس نے اپنی سہولت اور ملنے والی رعایت سے خود ہاتھ اٹھالیا۔ لہذا اس کی رعایت نہ کرنے کا حکم ہوگا۔ لہذا اگر قاضی کوئی خصم قرار نہ دے اور خریدار قاضی سے منادی کی درخواست کرے تو امام محمد رح سے اس بارے میں دو روایتیں منقول ہیں۔ ایک روایت کی رو سے قاضی اسکی درخواست کو قابل قبول قرار

[1] یعنی چند آدمیوں کو اس پر گواہ بنا دو کہ اس نے دعوی کئے گئے شخص کو ڈھونڈا اور منادی بھی کرادی۔

دے کر فروخت کرنے والے کے دروازوں پر کسی منادی کو روانہ کرے کہ وہاں پہنچ کر پکارے کہ قاضی کا یہ کہنا ہے کہ تیرا فلاں خصم (نزاع کرنے والا) تیری بیع تجھے لوٹانا چاہتا ہے لہٰذا اگر تو حاضر ہو جائے تو فبہا ورنہ میں بیع کے توڑنے کا حکم کر دوں گا۔ لہٰذا قاضی پکارنے والے کی پکار سے اور نداء کے بغیر بیع فسخ و ختم نہ کریگا اور دوسری روایت کی رو سے قاضی منادی (مقرر کرنے) کی درخواست کو بھی قابل قبول قرار نہ دے گا لہٰذا امام محمدؒ سے دریافت کیا گیا کہ خریدار کو کیا کرنا ہوگا؟ تو امام محمدؒ نے فرمایا کہ خریدار کو یہ کرنا چاہئے کہ اگر اسے فروخت کرنے والے کے روپوش ہونے کا اندیشہ ہو تو فروخت کرنے والے سے اپنی مضبوطی و تحفظ کی خاطر (بطور ضمان) کوئی ثقہ وکیل بنالے تاکہ اگر فروخت کرنے والا روپوش ہو جائے تو وہ وکیل کو لوٹا دے (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر کوئی جلد خراب ہونے والی شے فروخت کرے اس شرط کے ساتھ کہ تین روز تک اختیار حاصل رہے گا تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ خریدار پر کسی طرح کا جبر نہ کریں اور استحساناً خریدار سے کہیں گے کہ یا تو بیع کو فسخ کر دے یا قبول کرلے اور تیرے اوپر کسی ثمن کا وجوب نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ تو اجازتِ بیع عطا نہ کر دے یا مبیع تیرے پاس بگڑ نہ جائے اور خراب نہ ہو جائے۔ یہ اسوجہ سے تاکہ دونوں کا نقصان ختم اور ضرر سے دونوں محفوظ رہیں (فتح القدیر)

اگر اس طرح کی شے جو جلد خراب ہو جاتی ہو بیع قطعی کے ساتھ بیچے اور خریدار ثمن کی ادائگی اور قابض ہونے سے قبل روپوش ہو جائے تو فروخت کرنے والے کو دوسرے کے ہاتھ بیچ دینے کا اختیار ہوگا اور دوسرے خریدار کے لئے اس کا خرید لینا درست و حلال ہوگا چاہے وہ اسکے پہلے بیچے جانے سے واقف ہی کیوں نہ ہو (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر فروخت کنندہ یا خریدار دونوں میں سے کسی کو اختیار حاصل ہو اور وہ یہ شرط لگائے کہ میں اگر آج اس طرح نہ کروں تو اس صورت میں میرا اختیار باطل و کالعدم ہے تو اس کے اختیار کے باطل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اگر اسطرح کی شرط خیارِ عیب کے اندر لگائے تب بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔

اگر اس طرح کہے کہ میں اپنے اختیار کو آنے والے کل میں باطل و کالعدم کرتا ہوں یا کہے میں اپنے اختیار کو باطل کرتا ہوں کل کا دن آنے پر تو منتقیٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اسکے اختیار کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ یہ قول سابق قول کے مانند نہ ہوگا۔ کیونکہ لازمی طور پر یہ وقت آئے گا بخلاف پہلی شکل کے (کہ اسکا اس کی حیات میں آنا ضروری نہیں۔) (ظہیریہ)

کوئی شخص ایک غلام ایک باندی کے بدلہ اس شرط کے ساتھ بیچے کہ فروخت کنندہ کو باندی کے بارے میں اختیار حاصل ہوگا تو غلام کے بازار میں لانے یا ہبہ کرنے کو اجازتِ بیع قرار دیں گے۔ اور باندی کو بیع کے لئے پیش کرنا زیادہ صحیح و درست قول کے مطابق بیع کا فسخ و ختم کرنا ہوگا۔ (بحر الرائق) کوئی شخص ایک باندی اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے پھر اس کے علاوہ کوئی اور باندی فروخت کرنے والے کو لوٹا کر کہے کہ یہ باندی وہی ہے جو میں تجھ سے خرید چکا ہوں تو خریدار کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور فروخت کرنے والے کے لئے اسے اپنی ملکیت میں لے کر اس سے صحبت کرنا جائز و درست ہوگا۔ (واقعات حسامیہ، بحوالہ لشرح)

امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھ شیرۂ انگور اس شرط کیساتھ بیچے کہ فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہے اور خریدار اس کے اوپر قابض ہو جائے اور وہ خریدار کے پاس

پہونچے تو اس وقت تک شراب بن جائے تو بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم کیا جائے گا۔ اس مسئلہ کو منتقی کے اندر ذکر کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ خریدار پر شیرۂ انگور کا فروخت کرنے والے کے لئے ضمان لازم آئے گا امام محمد رح سے اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔ حاکم ابو الفضل رح فرماتے ہیں دوسری جگہ پر لکھا ہے کہ فروخت کرنے والے کو اپنے اختیار پر باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ اگر وہ تین دن بیت جانے تک خاموشی اختیار کرے تو خریدنے والے پر فروخت شدہ شے (مبیع) کا وجوب ہوگا۔

پھر بحوالۂ بشر رح امام ابو یوسف رح سے نقل کردہ قول کے مطابق بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم کیا جائیگا فرماتے ہیں کہ اگر یہ دونوں آپس میں نہ جھگڑیں حتیٰ کہ وہ شراب سرکہ بن جائے۔ پھر فروخت کرنے والا اپنے اختیار کی رو سے بیع کو واجب کرنا ہی اختیار کرلے تو فروخت کرنے والے کو یہ حق حاصل ہوگا۔ مشہور روایت کی رو سے خریدار کا رضامند ہونا قابل اعتبار نہ ہوگا (ذخیرہ)

منتقی کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی غلام اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ خریدار کو اختیار حاصل ہوگا۔ اس کے بعد اس غلام کو اجازتِ تجارت عطا کرے تو اس فعل کو بیع کے فسخ و ختم کرنے میں شمار نہ کریں گے لیکن اس شکل میں بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا۔ اگر غلام کچھ مقروض ہوجائے اور مقروض ہونے کے بعد اگر بیع مکمل کرنی چاہے تو جائز و درست قرار نہ دیں گے۔ (محیط سرخسی)

کوئی شخص اپنے غلام کو تین روز کی اختیار کی شرط کے ساتھ بیچ کر خریدار کے حوالہ کردے پھر اسے خریدار کے پاس سے غصب کرلے اور چھین لے تو اس کام کو بیع کے فسخ و ختم کرنے اور اختیار کے باطل و کالعدم کرنے میں شمار نہیں کریں گے۔ (فصول عمادیہ) فصل ۳۵۔

کوئی غلام اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہوگا اور خریدار اس کے اوپر قابض ہوجائے اور غلام خریدار کے پاس رہتے ہوئے کسی کو موت کے گھاٹ اتار دے اور پھر غلام بھی موت کی آغوش میں سو جائے اور خریدار اس کی قیمت فروخت کنندہ کے حوالہ کردے تو مقتول کے ورثاء فروخت کرنے والے سے قیمت وصول کریں گے۔ اور فروخت کرنے والے کو خریدار سے اس کے مانند وصول کرنے کا حق ہوگا۔ یہ شکل غصب کے مانند ہوگی

کوئی شخص ایک غلام اختیار کی شرط کے ساتھ فروخت کرے اور غلام اس کے اوپر قابض ہو۔ اس کے بعد تین روز کے اندر کہے کہ میں نے بیع کو فسخ و ختم کردیا اس کے بعد کہے کہ میں نے بیع مکمل کردی اور خریدار کہے کہ میں نے منظور و قبول کیا تو اس بیع کو استحساناً درست و جائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اگر ایسی شکل میں فروخت کرنے والا مبیع کے اندر کوئی نقصان پیدا کردے اور خریدار کہے کہ میں اسی طریقہ سے لے لوں گا تو اسے یہ اختیار حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اگر فروخت کرنے والا اسے حوالہ کردے تو درست ہوگا۔ (محیط)

اگر فروخت کردہ شے کو کوئی اجنبی و غیر شخص تلف کردے درآنحالیکہ فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہو تو اس صورت میں بیع کے فسخ نہ ہونے اور فروخت کنندہ کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ چاہے فروخت کردہ شے پر خریدار قابض ہو یا فروخت کنندہ قابض ہو۔ لہٰذا اگر فروخت کرنے والا چاہے

تو بیع کو فسخ و ختم کر دے اور تلف کرنے والے کو پکڑ کر اس سے ضمان وصول کرے۔ اسی طریقہ سے اگر مبیع کو خریدار تلف کر دے تو فروخت کرنے والے کو یہ حق حاصل ہے کہ بیع کو فسخ و ختم کر دے اور خریدار سے ضمان وصول کرے۔ اور اگر مرضی ہو تو اجازتِ بیع دے کر قیمت وصول کرے۔ اگر مبیع کے اندر فروخت کرنے والے کے پاس رہتے ہوئے کوئی عیب آجائے تو اگر آسمانی مصیبت و آفت کے باعث یہ عیب پیدا ہوا ہو یا خود مبیع (غلام یا باندی) کے فعل کی بنا پر ہو تو بیع کے باطل و کالعدم نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اور فروخت کرنے والے کو اختیار باقی رہنے کا حکم کیا جائے گا۔

اگر مرضی ہو تو بیع کو ختم و فسخ کر دے اور اگر مرضی ہو تو اجازت حاصل کرے۔ لہٰذا اگر وہ اجازتِ بیع عطا کر دے تو خریدار کو حق ہے کہ مبیع کو پوری قیمت میں لینا چاہے تو لے ورنہ چھوڑ دے۔ کیونکہ فروخت کردہ شے کے اندر قابض ہونے سے قبل تغیر پیدا ہو گیا۔ اگر اس شکل میں فروخت کرنے والے کے فعل کے باعث عیب پیدا ہوا تو بیع کو باطل قرار دیں گے۔ اور کسی اجنبی و غیر شخص کی بنا پر عیب دار ہو تو بیع کے باطل نہ ہونے اور فروخت کرنے والے کا اختیار بدستور باقی رہنے کا حکم کیا جائے گا۔

اگر مرضی ہو تو بیع ختم کر کے عیب دار بنانے والے کو پکڑ کر جرمانہ وصول کرے اور اگر مرضی ہو تو اجازتِ بیع عطا کر کے خریدار سے قیمت حاصل کرے اور خریدنے والا عیب دار بنانے والے سے جرمانہ کی وصولیابی کرے۔ اسی طریقہ سے اگر خریدار کے فعل کی بنا پر عیب دار ہو تب بھی بیع کے باطل نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا اور فروخت کرنے والے کو اختیار باقی رہے گا۔ اگر مرضی ہو تو بیع فسخ کر کے خریدار سے قیمت وصول کرے اور اگر مرضی ہو تو اجازتِ بیع دے کر اس سے قیمت کی وصولیابی کرے۔ اسی طریقہ سے اگر مبیع خریدار کے قبضہ میں کسی اجنبی اور غیر یا خریدار کے فعل یا آسمانی مصیبت سے عیب پیدا ہو گیا تب بھی اپنے اختیار پر باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ اگر مرضی ہو تو اجازت بیع عطا کر دے اور مرضی نہ ہو تو بیع فسخ و ختم کر دے۔ لہٰذا اگر وہ اجازت عطا کر دے تو خریدار سے پوری قیمت کی وصولیابی کرے گا اور خریدنے والا اجنبی و غیر شخص سے جرمانہ وصول کرے گا۔ اگر عیب اس کے فعل کے باعث ہوا ہو اور فروخت کنندہ بیع فسخ و ختم کر دے تو عیب اگر خریدار کے فعل یا آسمانی مصیبت و آفت کی بنا پر ہوا ہو تو فروخت کرنے والا عیب دار فروخت کردہ شے (مبیع) اور جرمانہ کو خریدنے والے سے وصول کرے گا۔

اگر کسی اجنبی فعل کے باعث ہو تو فروخت کرنے والے کو یہ حق ہوگا کہ اگر مرضی ہو جرمانہ خریدار سے وصول کرے ورنہ اجنبی و غیر شخص سے وصول کرے۔ مگر خریدنے والا جس جرمانہ کی ادائیگی کرے گا وہ اجنبی و غیر شخص وصول کرے گا (بدائع) بحوالۂ ابو سلیمانؒ امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے امالی کے اندر کہ اگر مبیع (غلام یا باندی) فروخت کرنے والے کے قبضہ میں رہتے ہوئے کوئی جرم کرے اور اختیار فروخت کرنے والے کا ہو اس صورت میں اگر فروخت کنندہ بیع کو فسخ کر دے تو فروخت کرنے والا یا فدیہ مبیع عطا کرے گا یا مبیع حوالہ کرے گا۔ اگر وہ بیع کو باقی رکھے یا خاموشی اختیار کرے حتیٰ کہ مدت بیت جائے اور خریدار اسے قبول کرے اور اس کے عیب جرم پر رضامند ہو تو خریدنے والا جرم کی پاداش میں یا فدیہ عطا کرے گا یا مبیع عطا

کرے گا (محیط)، کوئی شخص اپنے لڑکے کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہوگا اس کے بعد خریدار موت کی آغوش میں سو جائے اور فروخت کرنے والا اجازتِ بیع عطا کر دے تو لڑکا حلقۂ غلامی سے آزاد ہو جائے گا۔ اور اسے اپنے والد کا وارث قرار نہ دیں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر ماذون[1] یا مکاتب کوئی شے بیچے اور اپنی ذات کی خاطر اختیار کی شرط کرے اور اختیار کی مدت کے اندر ماذون کی اجازت ختم کر دی گئی ہو یا مکاتب بدلِ (معاوضہ) کتابت (رقم) ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو بیع کے لازم و واجب ہونے کا حکم ہوگا۔ اور متفقہ طور پر سب کے نزدیک اختیار کے باطل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (ینابیع)، کوئی شخص ایک بکری تین روز کے اختیار کی شرط کے ساتھ بیچے اس کے بعد فروخت کرنے والا اختیار کی مدت کے اندر اس کا اُون کاٹ لے تو اسے بیع کا توڑنا اور فسخ کرنا قرار دیں گے۔ (فصول عمادیہ)

کوئی شخص اپنے لئے اختیار کی شرط کر کے ایک باندی بیچے اور باندی کے اسی کے پاس رہتے ہوئے اس کے ساتھ شبہ کی بنا پر صحبت کی جائے تو بیع ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص تین روز کی اختیار کی شرط کے اوپر ایک باندی بیچے۔ پھر وہ باندی فروخت کرنے والے یا خریدار کے پاس سے تھوڑا سا مال حاصل کرے یا وہ کسی بچہ کو جنم دے تو ماں اور بچہ (یعنی اضافہ شدہ چیز) کو اصل کے ساتھ ملا دینے کا حکم ہوگا۔ یعنی اگر مبیع مکمل ہو گئی ہو تو سب کا مالک خریدار ہوگا اور بیع فسخ و ختم ہونے کی صورت میں فروخت کرنے والا مالک ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) یہ بات واضح رہے کہ اگر اختیار خریدنے والے کا ہو تو اس بیع کا نفاذ اُن تینوں شکلوں کے ساتھ جو ذکر کی گئیں اور اُن تین صورتوں کے علاوہ ایک اور شکل کے ساتھ ہوتا ہے وہ صورت یہ ہے کہ خریدار مبیع کے اندر بحیثیت مالک تصرف کرے، اور ضابطہ اس بارے میں ہے کہ جو وہ فعل جسے خریدنے والے نے اپنے اختیار کی شرط کی رو سے مبیع کے اندر کیا ہو اگر وہ اس طرح کا ہو کہ خریدار کے لئے بطور امتحان اسکے کرنے کی ضرورت تھی اور کوئی صورت ایسی تھی کہ اس فعل کا کرنا اس طرح کی اشیاء میں جو اسکی ملکیت نہیں ہے حلال و جائز تھا اس صورت میں اسکے اس فعل کو ایک مرتبہ کرنا اس کے بیع کو اختیار کر لینے کی دلیل و علامت قرار نہ دیں گے اور اس کے اختیار کے باطل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔

اگر امتحان کے لئے اس فعل کی سرے سے ضرورت ہی نہ ہو یا ضرورت ہو لیکن دوسرے کی ملکیت میں وہ فعل کسی صورت سے جائز و درست نہ ہو تو اس طرح کے فعل کو بیع کے اختیار کر لینے کی دلیل قرار دیں گے۔ (ذخیرہ) کسی غلام کی خریداری کے اندر اگر اختیار خریدار کا ہو اور وہ اسے بیچ دے یا مکاتب یا مدبر بنا دے یا رہن رکھ دے یا حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے یا اسے ہبہ کرے چاہے حوالہ کیا ہو یا حوالہ نہ کیا ہو یا اُسے اجرت کے اوپر دیدے تو یہ ساری باتیں خریدنے والے کی جانب سے بیع کی اجازت قرار دینے کا حکم ہوگا، وجہ یہ ہے کہ اس طرح کے تصرفات خاص طور سے ملکیت کے اندر ہوا کرتے ہیں (نہایہ)، اگر غلام کے کچھ حصہ کو حلقۂ غلامی سے آزاد کر دیا ہو تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ (نہر الفائق)

[1] وہ غلام جسے آقا کی طرف اجازتِ تجارت حاصل ہو۔

صحبت کرنا بشہوت مباشرت[1] یا بشہوت بوسہ یا بشہوت اس کی شرمگاہ کی جانب دیکھنا سب کو خریدار کی جانب سے اجازت شمار کریں گے۔ مگر شہوت کے بغیر چھونے اور اس کی شرمگاہ کی جانب نہ دیکھنے کو اجازت شمار نہ کریں گے۔ (بدائع)

اگر باقی ماندہ اعضاء کی جانب بشہوت دیکھے تو اختیار کے ساقط ہونے کا حکم نہ ہوگا کیونکہ امتحان کے سلسلہ میں اور پرکھنے کے لئے اس کی حاجت ہوگی اس کے برعکس اگر وہ شہوت کے بغیر باقی اعضاء کو چھولے یا اس کی شرمگاہ کی جانب دیکھے یا بشہوت اس کے باقی اعضاء کی جانب دیکھے تو لازمی طور پر اس کے اختیار کو ساقط قرار دیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ اسے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے اور یہ ملکیت ثابت ہوئے بغیر حلال وجائز نہ ہوگا (محیط سرخسی)

قابلِ اعتبار تعریف شہوت کی یہ کی گئی ہے کہ اس کے عضو مخصوص میں انتشار ہو یا اس کے انتشار میں اضافہ ہوجائے۔ بعض کہتے ہیں کہ انتشار اس کے لئے شرط نہیں بلکہ قلبی خواہش (و رغبت) کافی ہے (سراج الوہاج)

کوئی شخص ایک باندی اس شرط کے ساتھ خریدے کہ خریدار کو تین روز تک اختیار حاصل ہوگا۔ اس کے بعد خریدار اس باندی کا بوسہ لے یا اس کی شرمگاہ کی جانب دیکھے یا اسے چھوئے۔ اسکے بعد لوٹانے کا قصد کرتے ہوئے کہے کہ یہ کام بشہوت نہیں ہوا تھا تو بحلف اس کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیا جائے گا۔

اسی طریقہ سے امام محمد رح سے منتقی کے اندر منقول ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ بالکل واضح اور ظاہر بات ہے کہ کوئی آدمی اپنی عورت کا بوسہ لے یا اس کی شرمگاہ کی جانب دیکھے یا اسے چھوئے اور پھر کہے کہ بشہوت نہیں تھا تو اسکے قول کو قابل اعتبار قرار دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس طرح اس صورت میں قابل اعتبار قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اگر مباشرت تو ہو مگر صحبت نہ ہوئی ہو اس کے بعد کہے کہ یہ مباشرت شہوت کے بغیر تھی تو اس کے قول کو معتبر شمار نہ کریں گے۔

صدر الشہید رح بوسہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ حرمت مصاہرت[2] کا فتویٰ دیں گے۔ جب تک کہ اس کا بغیر شہوت ہونا پایۂ ثبوت کو نہ پہونچ جائے۔ اور شرمگاہ دیکھنے اور چھونے کے متعلق فرماتے تھے کہ تاوقتیکہ اس کا بشہوت ہونا ظاہر و معلوم نہ ہو اس قسم کا فتویٰ نہیں دیں گے۔ لہٰذا صدر الشہید رح کے قول کی رو سے لازم ہے کہ اس مسئلہ کے اندر خریدار اگر اس باندی کا بوسہ لے اور پھر یہ کہے کہ بوسہ بشہوت نہ تھا تو اس کے قول کو قابلِ قبول قرار نہ دیں گے۔ اور اس کے اختیار کے ساقط ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

اگر خریدار اس کا بوسہ لے اور کہے کہ بغیر شہوت کے تھا۔ لہٰذا اگر منہ کا بوسہ لیا ہو تو اس کے قول کو قابلِ قبول قرار نہ دیں گے۔ اور منہ کے علاوہ بدن کے کسی اور حصہ کا لیا ہو تو اس کے قول کو قابل قبول قرار دینے اور اختیار کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ (سراج الوہاج)

صدر الشہید رح کتاب البیوع کے اندر لکھتے ہیں کہ اگر باندی خریدار کے عضو مخصوص کو دیکھے یا وہ خریدنے والے کا بوسہ لے یا اسے بشہوت چھوئے اور خریدار اس کے اس کام کو بشہوت کرنے کی تصدیق کرے۔ لہٰذا اگر خریدار نے ان کاموں کے کرنے کی اپنے اوپر قدرت دیدی تھی (اور روکا نہیں تھا)

---

[1] پہلو میں لیٹنا خواہ کپڑوں کے ساتھ ہو یا برہنہ ۱۲ [2] دامادی کی حرمت ۱۲

تو متفقہ طور پر سب کے نزدیک اسکے اختیار کے ساقط و کالعدم ہونے کا ہونیکا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ صغریٰ)

اگر خریدار نے قدرت نہیں دی تھی بلکہ وہ ناپسند کرتا تھا اور باندی نے از خود ایسا کر لیا تب بھی امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ یہی حکم برقرار رہے گا۔ امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ اس طرح کے واقعہ کو اجازتِ بیع قرار نہ دیں گے۔ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ باندی کی جانب سے خواہ کسی طریقے سے یہ فعل سرزد ہوا اجازتِ بیع نہیں ہوگا۔ اور اس بات کے اوپر سب کا اتفاق و اجماع ہے کہ اگر خریدار کے ساتھ باندی صحبت کر لے یعنی اپنی شرمگاہ میں اس کے مخصوص عضو (آلۂ تناسل) کو داخل کر لے درآنحالیکہ خریدار سو رہا ہو تو خریدار کے اختیار کے ساقط و ختم ہونے کا حکم ہوگا۔ (بدائع)

اگر خرید کردہ باندی کو اپنے بستر کے اوپر بلائے تو اس کے اختیار کے باطل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے اگر اس کا نکاح کردے مگر اس کا خاوند اس کے ساتھ ہمبستری کر لے تو اختیار کے باطل ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (سراجیہ) اگر اختیار خریدنے والے کا ہو اور سامان پر یہ قابض ہو اور اس کے اندر کوئی نہ دور ہونے والا عیب پیدا ہو گیا ہو تو اس صورت میں بیع کے واجب ہونے اور اختیار کے باطل ہونے کا حکم کیا جائے گا چاہے یہ عیب فروخت کرنے والے کی فعل کی بنا پر ہوا ہو یا اس کے فعل کی بنا پر نہ ہوا ہو۔

امام ابو حنیفہ رح و امام ابو یوسف رح یہی فرماتے ہیں (ظہیریہ) اگر عیب ایسا ہو جسکا دور ہونا ممکن ہو مثلاً بیمار تو خریدار کو بیع کے فسخ و ختم کرنے اور مکمل کرنے دونوں کا حق و اختیار باقی رہے گا۔ اور فسخ کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ اختیار کی مدت کے اندر عیب زائل و دور ہو گیا ہو۔ اگر دور نہ ہوا ہو بلکہ باقی رہ گیا ہو۔ اور مدتِ اختیار بیت جائے تو فسخ کا حق حاصل نہ ہوگا اور بیع کے لازم و واجب ہونے کا حکم کیا جائیگا (بدائع) اگر غلام مریض ہو اور اختیار خریدنے والے کا ہو اس کے بعد وہ فروخت کرنے والے سے ملکر کہے کہ میں نے بیع فسخ کر کے غلام تجھے لوٹا دیا اور فروخت کرنے والا قبول نہ کرے اور نہ غلام کے اوپر قابض ہو لہٰذا اگر مدت بیت جائے اور غلام کا مرض دور نہ ہو تو خریدار کو لینا واجب ہوگا۔

اور اگر مدتِ اختیار کے اندر تندرست ہو جائے اور خریدار نے ابھی لوٹایا نہیں تھا کہ مدت بیت گئی تو خریدار کو اس بات چیت کے باعث جو فروخت کرنے والے سے روکنے کے بارے میں کر چکا ہے لوٹانے کا حق و اختیار ہوگا۔ (فتح القدیر) اگر خریدار کے قبضہ کے دوران مدتِ اختیار کے اندر مبیع کے اندر کچھ اضافہ ہو جائے اور وہ اضافہ اصل چیز سے پیدا ہوا ہو۔ اور اسی شے سے ملحق ہو مثلاً بیماری سے تندرست ہو جانا۔ اور موٹا و فربہ ہو جانا۔ یا آنکھ میں جالا آگیا ہو وہ زائل و ختم ہو جائے۔ تو اس طرح کے اضافہ کے باعث نہ مبیع لوٹائی جا سکتی ہے اور نہ بیع فسخ ہو سکتی ہے۔

امام ابو حنیفہ رح و امام محمد رح یہی فرماتے ہیں (سراج الوہاج) اگر ایسا اضافہ ہے جو کہ اصل سے ملحق ہو لیکن وہ اضافہ اس سے پیدا نہ ہوا ہو۔ مثلاً کپڑے کا رنگین ہو جانا۔ (یعنی پہلے سفید ہو پھر رنگ دیا جائے) اور زمین میں درخت لگا دینا یا عمارت بنا دینا تو اس طرح کا اضافہ متفقہ طور پر لوٹانے کے سلسلہ میں مانع ہوگا۔ اسی طریقے سے اگر اضافہ اصل شے سے ہوا ہو۔ لیکن اس سے الگ ہو مثلاً، دودھ، بچہ اور اون یا شبہ کے باعث

ہمبستری کر لینے کا تاوان اور مہر تو ان کو واپس کرنے کے سلسلہ میں مانع قرار دیں گے (ینابیع) جو اضافہ اصل سے پیدا ہوا نہ ہو اور اس سے الگ ہو مثلاً کرایہ اور کسب (کمانا) وغیرہ تو متفقہ طور پر اسے رد کرنے اور لوٹانے میں رکاوٹ قرار نہ دیں گے (نہر الفائق) لہذا اگر خریدار بیع کو اختیار کرے تو متفقہ طور پر سب کے نزدیک اصل سمیت اس کی قرار دیں گے۔ اور اگر بیع کے فسخ (ختم کرنے) کو اختیار کرے تو امام ابو حنیفہ رح اضافہ اصل سمیت لوٹانے کا حکم فرماتے ہیں۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ محض اصل کو لوٹائے گا اور اضافہ خریدار کا ہوگا۔ (سراج الوہاج) اگر خرید کردہ شے چوپایہ ہو اور اختیار خریدنے والے کو حاصل ہو اور خریدار اس کے اوپر اس کی رفتار اور قوت دیکھنے کے لئے سواری کرے یا خرید کردہ شے کپڑا ہو اور اسے اس کی مقدار سے آگاہ ہونے کی خاطر زیب تن کرے۔ یا مبیع باندی ہو اور اسکی حالت معلوم کرنے کی غرض سے اس سے خدمت لے تو اس صورت میں خریدار کے اپنے اختیار پر باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ اور اگر رفتار اور قوت و طاقت معلوم کرنے کی غرض سے زیادہ سواری کرے تو اس زیادتی کے باعث اسے اس بیع پر رضامند ہونے والا قرار دیں گے۔ اور اس کے اختیار کے جاتے رہنے اور باقی نہ رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اگر اپنی ضرورت کی خاطر سوار ہوا ہو تو اسکو بھی رضامندی شمار کریں گے۔ (سراج الوہاج)

خدمت لینے پر بھی اختیار اس صورت میں باقی رہے گا کہ خدمت معمولی سی لی ہو اور اگر جانچنے اور امتحان کرنے سے زیادہ خدمت لے تو بیع کا اختیار کرنے والا قرار دیا جائے گا۔ (محیط) اگر مبیع کپڑا ہو اور اسے سردی کی اذیت دور کرنے کی خاطر لپیٹ لے تو اس کے اختیار کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (ظہیریہ) اگر جانور پر اس کے واسطے چارہ لانے یا پانی پلانے کی غرض سے سوار ہوا ہو یا اسے فروخت کرنے والے کو لوٹا دینے کی خاطر سوار ہوا تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اسے اجازتِ بیع میں شمار کیا جائے۔ مگر استحساناً اسے اجازت قرار نہ دینے اور اختیار کے باقی رہنے کا حکم کیا جائے گا (بدائع)

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اختیار محض اسی صورت میں باقی رہے گا۔ جبکہ چارہ لانا یا پانی پلانا یا لوٹانا اس پر سواری کئے بغیر ناممکن ہو اور اگر سوار ہوئے بغیر ممکن ہو تو اس صورت میں اختیار کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم ہوگا۔ اسی طریقہ سے چارہ لادنے کی خاطر سوار ہو جانا یعنی اگر چارہ ایک گٹھڑ میں ہو تو اس کا وزن ایک جانب ہوگا۔ لہذا دوسری جانب وزن کرنے اور وزن کی برابری کی خاطر سوار ہو جائے تو اختیار کے باطل نہ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اگر دونوں جانب دو گٹھڑ ہوں اور اس کے باوجود خود سوار ہو جائے تو اختیار کے باطل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ "سیر کبیر" کے اندر یہ مسئلہ لکھا ہوا ہے۔ (محیط سرخسی)

اگر باندی سے دو مرتبہ خدمت لے۔ لہذا اگر دوسری مرتبہ کی خدمت پہلی جیسی ہو تو اسے بیع کا اختیار کر لینا قرار دیں گے۔ اور دوسری مرتبہ کی خدمت دوسری نوع کی ہو تو اس صورت میں اسے اختیار کرنا قرار نہ دیں گے خدمت لینے کے اندر اگر زبردستی کرے اور جبراً خدمت لے تو خواہ پہلی ہی بار خدمت لی ہو اسے بیع کا اختیار کرنا قرار دیں گے "کتاب الاجارات" کے اندر امام محمد رح نے خدمت لینے کی یہ شکل ذکر کی ہے کہ (مثلاً) کہ وہ باندی کو اس سامان کے کوٹھے کے اوپر لیجانے یا کوٹھے پر سے نیچے آتارنے کا حکم کرے اور کہے کہ یہ کام میرے

سہانتے ہوشیاری سے انجام دے یا کہے کہ میرے پیر دبائے مگر شرط یہ ہے کہ یہ کہنا بشہوت نہ ہو یا یہ حکم کرے کہ وہ روٹی پکا دے یا کھانا پکائے مگر شرط یہ ہے کہ کام معمولی ہو اور اگر عادتاً جتنا کھانا پکایا جاتا ہے اور روٹی پکائی جاتی ہے اس سے زیادہ کا حکم کرے تو اسے رضامندی شمار کریں گے (محیط)

اگر گھوڑے کے اوپر اس لئے سوار ہوتا کہ اسکی رفتار کا علم ہو جائے، اس کے بعد اس کے اوپر دوبارہ سواری کرے۔ لہذا اگر دوسری مرتبہ سوار ہونا دوسری نوع کی چال معلوم کرنے کی غرض سے ہو جیسا کہ پہلی بار اسکی خوش رفتاری معلوم کرنے کی غرض سے سوار ہوا اس کے دوسری مرتبہ اس کی چوکڑی سے آگاہ ہونے کی خاطر سوار ہوا تو اس کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر کپڑا ہو اور اسے اس غرض سے پہنے کہ اس کی لمبائی چوڑائی کا علم ہو جائے تو اس صورت میں اختیار کے باقی نہ رہنے کا حکم ہو گا۔ (بدائع)

اگر زمین کھیتی سمیت خریدے اس کے بعد کھیتی کی آبیاری کرے یا اسے کاٹے یا اس میں سے کچھ چن لے یا اُسے فروخت کرنے کیلئے پیش کرے۔ تو اس کے اختیار کے باطل ہونے کا حکم ہو گا۔ اور اگر اندازہ کرنے کی غرض سے پیش کرے تو اس کے باطل نہ ہونے کا حکم ہو گا۔ (بحر الرائق)

اگر زمین میں کھجور کے درخت ہوں، اس کے بعد وہ انھیں قطع کر ڈالے یا ان میں پھل آنے کی خاطر قلم لگائے تو اس کے اختیار کو باطل و کالعدم قرار دیں گے۔ (محیط سرخسی) اگر زمین زراعت کرے یا زمین کو زراعت کی غرض سے تیار کر دے۔ اگر یہ فعل خریدار کی جانب سے ہو تو اسے بیع پر رضامند ہونا شمار کریں گے اور اگر فروخت کرنے والے کی جانب سے ہو تو اسے بیع کے ختم و فسخ کرنے میں شمار کریں گے۔

اگر عاریتاً لی ہوئی نہر کے ذریعہ کھیتی (اور زمین) کی آبیاری کرے جس طرح کہ وہ پہلے آبیاری کیا کرتا تھا تو اس کے اختیار کے باقی نہ رہنے کا حکم ہو گا۔ اسی طریقہ سے اگر عاریتاً دے یا اجرت کے اوپر دے تو اُس کے اختیار کے باقی نہ رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ چاہے اس سے عاریتاً لینے والے نے آبیاری کی ہو۔۔۔ (تاتارخانیہ منقول عن الفتاویٰ الغنابیہ) نہر کے صاف کرنے اور کنویں کے پاٹنے سے اس کے اختیار کے ساقط و ختم ہونے کا حکم ہو گا۔ اگر کنواں منہدم ہو جائے اور وہ از سرِ نو اسے بنا دے تو اس کا خیار جاتا رہے گا۔ اور دوبارہ اس کا اختیار واپس نہ ہو گا (ذخیرہ)

اگر خرید کردہ زمین کی نہر سے اپنے جانوروں کو پانی پلائے۔ یا خود پانی پیئے تو کیونکہ یہ جائز ہے اس لئے اس کے اختیار کو باطل قرار نہ دیں گے۔ اگر اس زمین کی نہر کے ذریعہ کسی اور زمین کو پانی دے تو یہ خریدار کی جانب سے رضامندی شمار ہو گی۔ اس کے برعکس اگر کوئی دوسرا شخص اس کی لاعلمی میں پانی دیدے تو اس کا اختیار باقی رہے گا۔ اگر خریدنے والے کی بکریاں گھاس چر جائیں تو اس کے اختیار کو باطل و کالعدم قرار دینے کا حکم ہو گا، اور گھاس دوسرے لوگوں کی بکریاں چر گئی ہوں۔ تو حکم اس کے برعکس ہو گا۔ (اور خریدار کا اختیار برقرار رہے گا۔ (محیط)

کوئی شخص نہر یا کنواں اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے اس کے بعد کنویں میں بکری گرے اور مر جائے یا کوئی ناپاکی یا کوئی اس قسم کی شے جس کی وجہ سے کنواں ناپاک ہو جاتا ہو اس کے اندر گر جائے تو تاوقتیکہ

اسکا سارا پانی نہ نکال دے لوٹانے کا حق و اختیار حاصل نہ ہوگا۔ اگر اختیار کی مدت کے اندر پورا پانی نکال ڈالے حتی کہ پانی پاک ہوجائے [1] تو اس شکل (کتاب) کے اندر امام محمد رح نے بیان نہیں کیا ہے۔ مشائخ (فقہاء) کی رائیں اس بارے میں مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک اسے لوٹانے کا حق ہے اس لئے کہ اختیار کی مدت کے اندر عیب اس طریقہ سے ختم ہوگیا کہ اس کا کوئی اثر ہی نہ رہا تو اس صورت میں خریدنے والے کو اختیار ہوگا۔ اس مسئلہ کو اس کے اوپر قیاس کیا گیا ہے کہ اگر اختیار کی مدت کے اندر غلام خریدار کے پاس رہتے ہوئے بخار میں مبتلا ہوجائے پھر اس اختیار کی مدت کے اندر زائل ہوجائے تو خریدار کو اختیار باقی رہے گا۔ فقیہ ابوجعفر رح اپنے استاد ابوبکر بلخی رح سے نقل کرتے ہیں کہ پورا پانی نکالنے کے بعد بھی اسے لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے اندر ایک قسم کا عیب پھر بھی رہ گیا۔ کیونکہ عرف کے اعتبار سے اگرچہ اسے پاک کہا جائے گا لیکن بعض علماء اسے پاک قرار نہیں دیتے (ذخیرہ)

اگر چوپایوں کو پلانے کی غرض سے یا وضو کرنے یا خود پینے کیلئے پانی اس خیال سے بھرے تاکہ پانی کی مقدار کا علم ہوجائے تو کیونکہ اسے معلوم کرنے کی ضرورت ہے اس لئے اس کے اختیار کے ساقط ہونے کا حکم نہ ہوگا اور اگر کھیتی کی آبیاری کی خاطر پانی نکالے تو اس کا مقصد پانی کی مقدار معلوم کرنا نہیں (اور یہ فعل ضرورت سے خارج ہے۔ اس لئے اس کے اختیار کے باطل ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (محیط)

اگر وہ چوپایہ کے کھر کاٹ دے یا اس کی کوئی رگ قطع کردے تو اس کے اختیار کے باطل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (فتح القدیر) اگر وہ اسکی گردن کی رگ میں نشتر لگائے یا وہ اس کی ٹھوڑی کے نیچے نشتر لگائے یا وہ بیکاروں کا نشتر [2] مارے تو اسے رضامندی شمار کریں گے (سراج الوہاج) امام ابویوسف رح سے منقول ہے کہ اگر وہ اس کے اوپر چارہ لادے تو اختیار باقی نہ رہے گا [5]۔ اور اگر اس چوپایہ کے علاوہ دوسرے بھی چوپائے ہوں اور وہ اس چوپایہ کے اوپر ان تمام چوپایوں کا چارہ لادے تو اسے رضامندی شمار کریں گے۔ (محیط)

کوئی شخص ایک بکری یا گائے اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اسے اختیار حاصل ہے، اس کے بعد اس کا دودھ دوہ لے تو اختیار کے باقی نہ رہنے کا حکم ہوگا۔ (فتاوٰی سراجیہ) اس قول کو راجح و پسندیدہ قرار دیا گیا ہے (جواہر اخلاطی) قدوری کے اندر لکھا ہے کہ اگر خریدار خود ہی مکان میں رہائش اختیار کرے یا کسی اور کو کرایہ کے اوپر یا کرایہ کے بغیر رہائش کیلئے دیدے یا اس گھر میں کچھ مرمت کرے یا اس کے اندر کوئی عمارت بنادے یا اس کے اوپر کہگل یلوچ لگائے یا اس کے کچھ حصہ کو گرادے تو ان سب امور کو بیع کی تکمیل کرنے کے زمرہ میں شمار کریں گے۔ (ظہیریہ)

اگر کوئی شخص اس میں کرایہ دار نہ ہو اور اسکی کوئی دیوار گر جائے تو اختیار کے باقی نہ رہنے کا حکم ہوگا (محیط سرخسی) کوئی ایسا گھر جس میں وہ خود قیام پذیر ہو اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے اور مسلسل اسی میں قیام کرے تو اختیار کے باطل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ (فتاوٰی قاضی خاں)

[1] فتوٰی یہی ہے کہ کنواں پاک ہوجائے گا ۱۲ [2] بیکار جانوروں کا معالج ۱۲

[5] نہ رہنے کا حکم ہوگا امام محمد رح سے منقول ہے کہ اگر وہ جانور کے اوپر اسی کے چارہ کو جو اسکے کھلانے کے کام میں آئے لادے تو اختیار باقی رہیگا۔

اگر اس مکان میں کوئی شخص کرایہ پر رہتا ہو اور فروخت کرنے والا اس کی رضامندی سے وہ مکان بیچ دے اور خریدار اپنے لیئے اختیار کی شرط کرے پھر خریدار کرایہ لینا ترک کر دے تو اسکو رضامندی میں شمار کرنیکا حکم ہوگا (حاوی)

کوئی شخص اختیار کی شرط کے ساتھ کوئی شے خریدے اور اسے اختیار کی شرط سے فروخت کر ڈالے تو بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اس کے اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (جواہر اخلاطی) کوئی شخص اختیار کی شرط کے ساتھ کتابیں خریدے اور ان کتابوں میں سے کسی دوسرے لیئے یا اپنے لیئے نقل کرے اگرچہ اوراق الٹ پلٹ کر دیے ہوں مگر اختیار کے باطل ہونیکا حکم نہ ہوگا۔

اگر کتابوں میں سے کچھ پڑھ لے تو اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم کیا جائیگا (بحر الرائق) فقہاء فرماتے ہیں اگر اس طرح کہیں کہ نقل لینے کی بناپر اختیار باقی نہیں رہتا۔ اور کتاب میں سے کچھ پڑھنے سے اختیار ساقط نہیں ہوتا تو اس کا بھی سبب (اور دلیل) ہے اور یہ صورت اختیار کرنی بھی درست ہے (فتاویٰ قاضی خان) اسی حکم کو اختیار کیا گیا ہے (جواہر اخلاطی) کوئی شخص اختیار کی شرط کے ساتھ خریدکردہ غلام کے پچھنے لگوائے یا اسے دوا پلائے یا اس کے سر کو منڈوا دے تو اسے رضامندی قرار دیں گے۔ (محیط)

امام محمد رح سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص غلام کو اپنے سر کے بال تراش لینے کا حکم دے تو اس حکم دینے کو رضامندی شمار کریں گے۔[۱] چونے کے لیپ کا بھی مذکورہ بالا حکم ہوگا۔ یعنی اختیار کے ساقط ہونیکا حکم ہوگا۔ لیکن اگر یہ لیپ بھی دوائی ہو تو اختیار ساقط ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ اسی طرح داڑھی اور سر کے دھونے کا حکم ہوگا۔ منتقیٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر غلام کا پچھنے لگوانا خریدار کے حکم کے باعث ہو تو اسے رضامندی قرار دیں گے۔ (ظہیریہ)

کوئی شخص غلام اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے اور اسے دیکھے کہ اجرت کے اوپر میں پچھنے لگانے کا کام کرتا ہے اور وہ دیکھ کر خاموشی اختیار کرے تو اسے رضامندی شمار کرنیکا حکم ہوگا۔ اور اگر وہ اجرت کے بغیر (مفت) پچھنے لگاتا ہو تو اسے رضامندی قرار نہ دیں گے۔ کیونکہ اس کا حکم استخدام[۲] کا سا ہوگا۔ اور اسکا حکم ظاہر و واضح ہے یعنی اگر وہ یہ کہے کہ میرے پچھنے لگا دے اور وہ تعمیل حکم کرتے ہوئے پچھنے لگا دے تو اسکو رضامندی شمار نہ کریں گے۔ (بحر الرائق) "اصل" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص باندی خریدے اور اسے یہ حکم دے کہ وہ اسکے لڑکے کو دودھ پلائے تو اسے رضامندی شمار نہ کرنیکا حکم کیا جائے گا۔ (فصول عمادیہ) کوئی شخص باندی اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے۔ اور خرید لینے کے بعد اسے کپڑے بدلنے تیل لگانے اور کنگھی کرنے کا حکم کرے تو اسکو رضامندی شمار نہ کرنیکا حکم کیا جائے گا۔ کوئی شے اختیار کی شرط کے ساتھ

[۱] کہ نقل لینے پر اختیار ساقط ہوگا اور نقل کی صورت میں نہ ہوگا۔ [۲] حال معلوم کرنے کی خاطر خدمت لینا ۱۲

خریدے اور اس پر قابض ہو جائے یا اس کے ثمن کی ادائیگی کردے تو اس فعل کی بنا پر اسکے اختیار کے باطل نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ (فصول عمادیہ) امام ابو یوسف رحؒ سے بحوالۂ ابن سماعہ رحؒ منقول ہے کہ کوئی شخص ایک غلام تین روز کے اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے اور اس کے اوپر قابض ہو جائے، اس کے بعد غلام کو کوئی شخص کچھ مال ہبہ کرے یا غلام خود کمائے اس کے بعد غلام خریدار کے آگاہ ہوتے ہوئے اسکی اجازت کے بغیر یا اس کے آگاہ نہ ہونے کی حالت میں وہ مال تلف کردے تو خریدار کے اختیار کے باطل نہ ہونیکا حکم ہوگا اگر خریدار کا لڑکا جو کسی اور شخص کا غلام ہو۔ اس غلام کو ہبہ کیا جائے اور غلام اس کے اوپر قابض ہو جائے تو خریدار کے لڑکے کے آزاد ہو جانے کا حکم ہوگا اور اس غلام کے بارے میں خریدار کے اختیار کے بھی باطل و کالعدم نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا۔

اگر غلام کو خریدار کی ام ولد بطور ہبہ ملجائے اور اس کے اوپر غلام قابض ہو جائے تو غلام کے حق میں خریدار کے اختیار کے باطل ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ امام رحؒ فرماتے ہیں کہ لڑکا ام والد کے مشابہ نہ ہوگا اس اعتبار سے کہ اختیار کے حکم کی رو سے ام ولد ہبہ کے بعد بھی اس کی ملکیت میں برقرار رہے گی اور لڑکا اسکی ملکیت میں برقرار نہ رہے گا۔ اگر خریدار غلام کو ہبہ کردہ شے ضائع کردے تو غلام کے حق میں اس کے اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ بحوالہ ابن سماعہ رحؒ امام محمد رحؒ سے یہ مسئلہ اسی طریقہ سے منقول ہے (ظہیریہ)

کوئی غلام تین روز کے اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے اور فروخت کرنے والا خریدار کے قابض ہونیکی حالت میں اس کے ہاتھ کو کاٹ ڈالے تو امام ابو حنیفہ رحؒ فرماتے ہیں کہ خریدار کے اختیار کے باطل ہونیکا حکم ہوگا۔

اور امام محمد رحؒ فرماتے ہیں کہ باطل نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ امام ابو یوسف رحؒ سے اس مسئلہ کے اندر دو روایات منقول ہیں۔ اور اگر فروخت کرنے والا خریدار کے حوالہ کرنے سے قبل اس کے ہاتھ کو قطع کردے تو اس صورت میں سب ائمہ فرماتے ہیں کہ خریدار کے اختیار کو باطل قرار نہ دیں گے۔ اگر خریدار کے قابض ہوتے ہوئے کوئی اجنبی شخص اس کے ہاتھ کو قطع کردے تو تمام ائمہ کے نزدیک اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ (فتاوی قاضی خاں)

کوئی گھر خریدار اپنے لئے اختیار کی شرط کے ساتھ خریدے پھر اس کی بغل میں اور اس سے ملا ہوا کوئی دوسرا مکان بک رہا ہو اس کو خریدار بحق شفعہ لیلے تو اس کے اختیار کے ساقط ہو جانے کا حکم ہوگا (محیط) اختیار کے ساقط ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ شفعہ کے طور پر کچھ لے بھی لیا گیا ہو۔ محض طلب کرنے کے باعث اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ چاہے طلب کے ساتھ ساتھ کچھ لے لیا ہو یا کچھ نہ لیا ہو (نہر الفائق) کوئی شخص اختیار کی شرط کے ساتھ کوئی شے خریدے اور اختیار کی مدت کے اندر اسے بیچنے والے کے پاس رہن (گروی) رکھ دے تو جائز و درست قرار دیں گے۔ (فصول عمادیہ)

کوئی شخص مرغی خریدے اور وہ مرغی اختیار کی مدت کے اندر انڈے دیدے تو اختیار کے ساقط ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ لیکن اگر انڈے گندے ہوں تو اختیار ساقط نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص جانور خریدے اور اس کے بچہ ہو جائے تو اختیار کے ساقط ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ البتہ اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو اسکا اختیار ساقط

نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ (بحر الرائق) "مبیع" کے اندر اس طرح لکھا ہے کہ اگر کوئی باندی خریدار کے قبضہ میں رہتے ہوئے کسی مردہ بچہ کو جنم دے پس اگر بچہ کی پیدائش سے باندی میں کوئی نقص واقع نہ ہوا ہو تو خریدار کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ (محیط) یہ بات واضح رہے کہ اگر فروخت کنندہ اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہو تو تا وقتیکہ دونوں اجازت عطا نہ کریں بیع مکمل ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ (مبسوط) منتقی کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص ایک غلام باندی کے بدلہ اس شرط کے ساتھ بیچے کہ ہر ایک کو اپنی بیچی گئی چیز کے اندر اختیار حاصل ہوگا۔ اور دونوں قابض ہو جائیں، اس کے غلام فروخت کرنے والا اجازت بیع عطا کر دے اور غلام خریدار کے پاس موت کی آغوش میں سو جائے تو اس صورت میں بیع کے مکمل ہونیکا حکم ہوگا۔

نیز منتقی کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص باندی کے بدلہ ایک غلام خریدے اور ان میں سے ہر ایک اپنے لئے اختیار کی شرط کرلے پھر دونوں بیک وقت سلطۂ غلامی سے آزاد کر دیں تو ہر ایک اس کا آزاد کرنا جس کے اوپر اسے ملکیت حاصل تھی، درست و جائز ہوگا۔ کوئی شخص کسی شخص کا ایک غلام پچاس ہزار درہم خریدے درانحالیکہ دونوں کو حق و اختیار حاصل ہو۔ اس کے بعد فروخت کرنے والا اجازت بیع عطا کر دے۔ درانحالیکہ خریدار اس سے آگاہ ہو۔ اور پھر خریدار کہے کہ میں نے بیع ختم و فسخ کر دی۔ درانحالیکہ فروخت کنندہ اسکے فسخ کرنے سے آگاہ ہو تو بیع کے فسخ و ختم ہو جانیکا حکم ہوگا۔ لہٰذا اگر غلام خریدار کے پاس لوٹانے سے قبل تین روز کے اندر یا تین روز کے بعد موت کی آغوش میں سو جائے تو فروخت کنندہ کیونکہ بیع مکمل کر چکا تھا[1] اس لئے خریدار پر قیمت کا وجوب ہوگا۔ اور اگر اس غلام کے اندر اس بات چیت سے قبل یا اس کے بعد کسی قسم کا عیب پیدا ہو گیا تھا تو اس کا بھی مذکورہ بالا حکم ہوگا۔ اور خریدنے والے کے اوپر قیمت کا وجوب ہوگا۔ اور اس عیب کے پیدا ہو جانے پر خریدنے والے کو لوٹانے کا اختیار ہوگا۔ اور اگر صورت واقعہ یہ ہو کہ موت کی آغوش میں سو جائے تو خریدنے والے کے اوپر قیمت کا وجوب ہوگا۔ اسی طریقہ سے اس گفتگو کے بعد اگر غلام کے اندر کوئی اس طرح کا عیب پیدا ہو جائے جسے نقص کہا جا سکتا ہو تو بیع کے فسخ ہونے اور مبیع کو لوٹانے کا حکم ہوگا۔ اور عیب کی بنا پر جو نقص پیدا ہو گیا ہو اس کا تاوان بھی ادا کرے گا۔ اگر صورت واقعہ یہ ہو کہ ابھی خریدار نے بیع فسخ نہیں کی تھی کہ غلام میں عیب پیدا ہو گیا پھر فروخت کنندہ نے اجازتِ بیع عطا کی تو خریدار کے لئے بیع لازم ہو جائے گی اور اس پر قیمت کی ادائیگی واجب ہوگی۔ (محیط) اگر اختیار فروخت کرنے والے یا خریدار میں سے کسی ایک کو حاصل ہو اور دونوں بیع فسخ کر دیں پھر فروخت کرنے والا قابض ہونے سے قبل مر جائے تو خریدار کے اوپر ثمن کا وجوب ہوگا۔ اگر اختیار فروخت کنندہ کو حاصل ہو تو اس صورت میں بھی) قیمت کا وجوب ہوگا (مبسوط)

دو آدمی کوئی شے اس شرط کے ساتھ خریدیں کہ دونوں کو اختیار ہوگا۔ اور ان دونوں میں سے ایک بیع کے اوپر دلالۃً یا صراحۃً بیع کے اوپر رضامند ہو جائے تو دوسرے کو اس کے رد کرنے کا حق نہ ہوگا۔ بلکہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اس کے اختیار کے باطل ہونیکا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسے اپنے حصہ کی بیع لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اسی قسم کا اختلاف رائے خیارِ رویت اور خیارِ عیب کے اندر ہے۔ بہر اتفاق کوئی آدمی دو اشخاص سے ایک غلام ایک ہی صفقہ[2] میں اس شرط کے ساتھ خریدے کہ دونوں فروخت کرنے والوں

[1] اوّل خریدار بیع فسخ وختم کردے اسکے بعد فروخت کرنیوالا اجازت بیع عطا کردے پھر غلام موت کی۔

... عطا اور قبضہ خریدار باقی رہ گیا تھا۔

[2] خرید وفروخت میں ہاتھ پر ہاتھ [illegible] دینا ایک ہاتھ لینا۔

کو اختیار حاصل ہوگا۔ اس کے بعد ایک بیع کے اوپر رضامند ہو جائے اور دوسرا رضامند نہیں ہوا تو امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ بیع دونوں کے لئے لازم اور منعقد ہو جائے گی (فتاویٰ قاضی خاں)

فصل چہارم

دونوں معاملۂ بیع کرنے والوں کے اختیار کی شرط کے اندر اختلاف کا بیان

اگر دونوں بیع کرنے والوں کے درمیان اختیار کی شرط کے اندر اختلاف واقع ہو تو اختیار کی نفی و انکار کرنے والے کے قول کو قابل قبول قرار دیں گے۔ اگر دونوں کے درمیان مدت اختیار کی مقدار کے اندر اختلاف واقع ہو تو ان میں سے اس شخص کے قول کو قابل اعتبار قرار دیں گے جو زیادہ کم وقت بتارہا ہو اور مدت گذرنے کے اندر اختلاف ہونے کی صورت میں مدت گذرنے کا انکار کرنے والا قابل اعتبار ہوگا۔ اور اس کے قول کو معتبر قرار دیں گے (مبسوط) اگر دونوں کا اختیار کی شرط کے اندر اختلاف واقع ہو اور دونوں اپنے اپنے گواہ پیش کر دیں تو اختیار کا دعویٰ کرنے والے کے گواہوں کی گواہی قابل قبول ہوگی (قنیہ)

اگر اختیار ایک کو حاصل ہو اور دونوں کا اجازت بیع یا فسخ کی مدت کے اندر اختلاف ہو جائے تو وہ جسکو اختیار حاصل تھا اسی کے قول کو قابل قبول قرار دیں گے چاہے وہ فسخ کا مدعی ہو یا اجازت بیع کا۔ اور اگر دوسرا شخص اپنے دعوے کے شاہد پیش کر دے تو اس صورت میں دوسرے کے گواہوں کی گواہی قابل قبول ہوگی۔ اگر مدت بیت گئی ہو اور اس کے بعد دونوں کے درمیان اختلاف واقع ہو تو اجازت بیع کا دعویٰ کرنے والے شخص کے قول کو قابل قبول قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور وہ شخص جو فسخ کا مدعی ہے۔ اس کے گواہوں کی گواہی قابل قبول ہوگی۔ البتہ اگر اختیار دونوں کا حاصل ہو اور مدت اختیار کے اندر دونوں بیع کے ٹوٹ جانے یا اجازت بیع میں اختلاف ہو تو فسخ کے مدعی کے قول کو قابل اعتبار قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر دوسرے پاس گواہ موجود ہوں اور مدت بیت جانے کے بعد ان دونوں میں اختلاف واقع ہو تو مدعی اجازت کا قول قابل تسلیم ہوگا اور بیع کے فسخ کا مدعی اگر گواہ پیش کر دے تو اس کے گواہ قابل قبول ہوں گے۔ (محیط سرخسی)

یہ ساری تفصیل اس شکل میں ہے کہ دونوں کے گواہوں کی گواہی کا تاریخ ذکر نہ کی گئی ہو اگر تاریخ کی قید کے ساتھ گواہی دی ہو تو فسخ اور اجازت بیع دونوں کے بارے میں اس کے گواہ قابل اعتبار ہوں گے جس کے شاہدوں کی تاریخ مقدم ہو (شرح طحاوی) امام محمدؒ جامع کبیر کے اندر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایک غلام کو کسی اور شخص کے ہاتھ ہزار دراہم میں اس شرط کے ساتھ بیچے کہ فروخت کرنے والے کو تین روز

تک اختیار حاصل رہے گا اور خریدار اس کے اوپر قابض ہو جائے اور مدتِ اختیار بیت جائے پھر دونوں میں سے کوئی ایک شخص کہے کہ غلام تین روز کے اندر[1] موت کی آغوش میں سو گیا تھا اور بیع ٹوٹ گئی تھی اور قیمت کا وجوب ہوا تھا۔ اور دوسرا شخص کہے کہ وہ بقیدِ حیات ہے مگر فرار ہو گیا۔ تو فرار کا دعویٰ کرنے والے کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ اگر دونوں اپنے اپنے گواہ پیش کریں تو فرار ہونے کے مدّعی کے ہی گواہ قابلِ اعتبار ہوں گے۔ (محیط)

اگر دونوں کا غلام کے موت کی آغوش میں سونے پر اتفاق ہو مگر ایک یہ کہتا ہو کہ وہ تین روز (مدتِ اختیار) کے اندر موت سے ہمکنار ہوا اور دوسرا کہتا ہو کہ وہ تین روز کے بعد موت کی آغوش میں سویا تو تین روز کے اندر مرنے کا دعویٰ کرنے والے کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ لیکن اگر دوسرا شخص گواہوں کو پیش کر دے تو ان کی گواہی قابلِ سماعت و قابلِ اعتبار ہوگی۔ اگر دونوں کا اس بات پر اتفاق ہو کہ غلام خریدار کے قبضہ میں ہوتے ہوئے تین روز کے بعد موت سے ہمکنار ہوا مگر فسخِ بیع اور اجازتِ بیع کے اندر دونوں کا اختلاف ہو اور ان میں سے ایک اس بات پر گواہ پیش کر دے کہ فروخت کرنے والے نے تین روز کے اندر بیع فسخ کر دی تھی۔ اور دوسرا گواہوں سے تین روز کے اندر اندر اجازتِ بیع دینا ثابت کرے تو فسخِ بیع کے مدّعی کے گواہ قابل ہوں گے۔

بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ حکم قیاساً ہے۔ اور استحساناً اجازتِ بیع کے مدّعی کے گواہ قابلِ اعتبار ہوں گے اگر دونوں کا تین روز کے اندر موت سے ہمکنار ہونے پر اتفاق ہو اور مسئلہ کی باقی صورت جوں کی توں رہے تو اجازتِ بیع کے مدّعی کے گواہ قابلِ اعتبار و قابلِ قبول شمار ہوں گے۔ اگر ایک اس بات کا دعی ہو کہ وہ غلام تین روز کے بعد موت کی آغوش میں سویا مگر فروخت کرنے والا تین روز کے اندر ہی اجازتِ بیع دے چکا تھا اور دوسرا اس کا مدعی ہو کہ وہ تین روز کے اندر ہی مر چکا تھا اور اس کے مرنے سے قبل فروخت کرنے والے نے بیع فسخ کر دی تھی تو فسخِ بیع کے مدعی کے قول کو معتبر قرار دیں گے۔ البتہ اگر دوسرا اپنے دعوے کے گواہ پیش کر دے تو ان کی گواہی قابلِ اعتبار ہوگی۔ اگر ایک اس کا مدّعی ہو کہ وہ غلام تین روز کے بعد موت سے ہمکنار ہوا تھا۔ اور تین روز کے اندر فروخت کنندہ نے بیع فسخ کر دی تھی۔ اور دوسرا یہ دعویٰ کرے کہ غلام تین روز کے اندر موت کی اغوش میں سو گیا تھا اور اس کے مرنے سے قبل فروخت کرنے والے نے اجازتِ بیع دیدی تھی تو فسخ کے مدّعی کا قول اور دوسرے شخص کے گواہ قابلِ قبول ہوں گے۔ اگر دونوں کو اختیار حاصل ہو اور دونوں کے درمیان اس نوع کا اختلاف واقع ہو تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا (محیط سرخسی)

امام محمد رح جامع کے اندر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلام اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فروخت کنندہ کو تین روز تک اختیار رہے گا۔ اور خریدار اس کے اوپر قابض ہو جائے دراں حالیکہ اسکی قیمت ہزار درہم ہو۔ اسکے بعد تین روز کے اندر اسکی قیمت ہزار دراہم سے دو ہزار تک پہونچ جائے۔ اس کے بعد تین روز گذر جائیں

[1] مدت اختیار میں مرگیا تھا۔ ۱۲

اور فروخت کرنے والا اس بات کے گواہ پیش کر دے کہ تین روز کے اندر جبکہ اسکی قیمت دو ہزار دراہم ہو چکی تھی خریدار نے اسے غلطی سے مار ڈالا اور خریدار انکار کرتے ہوئے اس کے گواہ پیش کرے کہ فروخت کنندہ نے تین روز گذر جانے کے بعد اسے غلطی سے موت کے گھاٹ اتارا ہے تو فروخت کنندہ کے گواہ قابل قبول ہونگے اگر یہ شکل ہو کہ وہ اس کے گواہ پیش کرے کہ غلام خریدار کے پاس رہتے ہوئے تین روز کے اندر موت کی آغوش میں سو گیا اور دوسرا اس کے گواہ پیش کرے کہ اسکا انتقال تین روز (مدّت خیار) گذر جانے کے بعد ہوا ہے تو اس صورت میں جو آدمی تین روز کے بعد اس کے مرنے کا مدعی ہو اسی کے شاہد قابل قبول قرار دیئے جائیں گے اگر ہم یہ حکم کریں کہ فروخت کنندہ کیلئے قتل کا ضمان واجب ولازم ہے تو فروخت کنندہ کو یہ حق ہوگا کہ خریدار کی مدد کرنے والی برادری سے ضمان وصول کرے۔ البتہ اگر فروخت کرنے والے کا ارادہ یہ ہو کہ غلام پر قابض ہونے کے دن اس کی جو قیمت ہو اسکا ضمان لیلے تو اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا۔

اسی طریقہ سے اگر فروخت کرنے والا اس بات کے گواہ پیش کرے کہ فلاں آدمی تین روز کے (مدّتِ خیار) اندر اس غلام کو غلطی سے موت کے گھاٹ اتار چکا ہے تو اس صورت میں بھی فروخت کنندہ کے گواہ قابل اعتبار اور قابل قبول شمار ہوں گے۔ اور فروخت کرنے والے کیلئے یہ فیصلہ ہوگا۔ اس کی جو قیمت مار جانے کے دن ہو وہ قاتل کی مددگار برادری (اور اس کے مددگاروں) سے وصول کرلے۔ اگر فروخت کرنے والا یہ چاہے کہ خریدار سے قیمت کا ضمان لیلے تو اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ اگر خریدار گواہ پیش کردے کہ خود فروخت کرنے والے نے اسے تین روز کے اندر موت کے گھاٹ اتارا ہے اور فروخت کرنے والا اس کے گواہ پیش کرے کہ خریدار نے اسے تین روز کے بعد مارا ہے تو فروخت کرنے والے کے گواہ قابل قبول اور معتبر شمار ہونگے اگر فروخت کرنے والا گواہوں سے یہ ثابت کرے کہ اس اجنبی آدمی نے تین روز کے بعد اسے مار ڈالا اور خریدار گواہوں کے ذریعہ یہ ثابت کرے کہ اسکو اس اجنبی آدمی یا کسی اور (معین) شخص نے اسے تین روز کے اندر موت سے ہمکنار کیا ہے تو فروخت کنندہ کے گواہوں کی گواہی قابل قبول معتبر ہوگی۔ اگر اس شکل میں خریدار یہ چاہتا ہو کہ خود بھی اس شخص کا قاتل ہونا ثابت کرے جس کے متعلق فروخت کرنے والا اس کے گواہ پیش کرچکا ہے کہ اس نے تین روز کے بعد غلام کو موت کے گھاٹ اتارا ہے اور اس سے اسکا قصد ضمان لینے کا ہو تو خریدار کو اس کا حق حاصل نہ ہوگا (محیط)

اگر دونوں کا اس پر اتفاق ہو کہ اس شخص نے اسے تین روز کے اندر اندر (یعنی مدّتِ اختیار میں) چھینا ہے اور فروخت کرنے والا تین روز کے اندر اندر موت کی آغوش میں سونیکا مدعی ہو اور خریدار تین روز کے بعد اس کے مرنیکا دعویدار ہو تو خریدنے والے کے گواہ قابل ہوں گے۔ اگر دونوں بائع ومشتری اسی بات کے اکٹھے مدعی ہوں تو فروخت کنندہ کے گواہ قابل قبول ہوں گے۔ اور خریدار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ غصب کرنے والے شخص سے قیمت کا ضمان لے لے (مبسوط سرخسی) اسی طریقہ سے اگر غصب کے اندر دو آدمی شریک ہوں تو خریدار کو یہ حق ہوگا کہ غصب ثابت کیے گئے شخص سے ضمان وصول کرلے۔ اگر موت کی آغوش میں سونے یا قتل کے اوپر اس صفت کے ساتھ جو ہم ذکر کرچکے ہیں گواہ موجود ہوں تو اس

صورت میں اس شخص کے قول کو قابل اعتبار قرار دیں گے جو اس کے تین روز کے اندر اندر موت کی آغوش میں سونے یا قتل کا مدعی ہو (محیط)

فصل پنجم

مبیع میں اختیار کی شرط اور عقد بیع کرنے والے کے علاوہ دوسرے کیلئے اختیار کی شرط کا بیان

کوئی شخص دو غلام یا دو جانور (چوپائے) یا دو...... کپڑے اس شرط کے ساتھ خریدے کہ خریدار کو دونوں میں سے ایک کے اندر تین روز تک اختیار رہے گا۔ یا اس شرط کے ساتھ خریدے ہوں کہ دونوں میں سے ایک کے اندر فروخت کرنے والے کو تین روز تک اختیار رہے گا۔ تو اس مسئلہ کے اندر چار شکلیں ہیں — ایک شکل یہ ہے کہ جس شے کے اندر اختیار حاصل ہوا سے متعین نہ کرے اور ثمن بھی ہر ایک کی الگ اور متعین طور پر بیان نہ کرے دوسری شکل یہ ہے کہ جس شے کے اندر اختیار حاصل ہوا سے متعین کر دے مگر ہر ایک کے ثمن کو بیان نہ کرے تیسری شکل یہ ہے کہ ثمن کے حصہ کو ذکر کرے مگر جس شے کے اندر اختیار حاصل ہو وہ نامزد و متعین نہ کی گئی ہو۔ ان تینوں مذکورہ شکلوں کے اندر بیع کے فاسد ہونے کا حکم ہوگا۔ چوتھی شکل یہ کہ جس کے اندر دونوں میں بیع درست و جائز ہو جائے۔ وہ یہ کہ جس شے کے اندر اختیار حاصل ہوا سے متعین و نامزد کر دے اور ثمن میں سے ہر ایک کے حصہ کو الگ ذکر کر دے لہٰذا اس شکل میں ایک کی بیع کو تو قطعی طور پر درست و جائز قرار دیں گے اور رہی دوسرے کی بیع اختیار کے ساتھ درست ہوگی

لہٰذا جس آدمی کیلئے اختیار حاصل ہو اگر اس نے اجازت عطا کر دی یا وہ موت کی آغوش میں سو گیا یا اختیار کی مدت بیع توڑے بغیر گذر گئی تو اس صورت میں دونوں کی بیع کے مکمل ہونے کا حکم ہوگا۔ اور خریدار کے اوپر واجب ہوگا کہ دونوں کا ثمن ادا کرے اور دوسرے آدمی کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ ایک کی یا دونوں کی بیع فسخ کر دے حتیٰ کہ خریدار ثمن کی ادائیگی کر دے (ینابیع) کوئی ناپ کر یا وزن کر کے دیجانے والی شے یا ایک غلام کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ خریدار کو اس کے نصف کے اندر اختیار ہوگا۔ تو خریداری کو درست قرار دیں گے چاہے ثمن کی تفصیل ذکر کی ہو یا نہ کی ہو اور اختیار چاہے فروخت کنندہ کو حاصل ہو یا خریدار کو اس سے حکم میں کوئی فرق نہ پڑے گا۔ لہٰذا اگر خریدار کو اختیار حاصل ہو تو اسے یہ حق ہے کہ جس نصف کے اندر اسے اختیار حاصل ہے اسے لوٹا دے خواہ اس کے اندر فروخت کرنے والے کے حق صفقہ کا متفرق ہونا

ك دو غلاموں یا دو کپڑوں وغیرہ میں۔ ۱۲

لازم آئے وجہ یہ ہے کہ اس نے اصل تفریق کے اوپر رضامندی کا اظہار کیا ہے (کافی)، کوئی شخص کسی سے دو غلام اس طرح خریدے کہ ہر غلام ہزار دراہم کا ہوگا اور فروخت کرنے والے کیلئے ایک معین غلام کے اندر اختیار کی شرط کرے یہاں تک کہ عقدِ بیع درست و جائز ہو جائے اس کے بعد خریدار کہے کہ میں اس غلام کے اوپر قابض ہوتا ہوں جسمیں اختیار نہیں اور اس کے ثمن کی ادائیگی کرتا ہوں تو اس صورت میں اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر فروخت کرنے والا یہ چاہے کہ خریدار پورے ثمن کی ادائیگی کردے اور خریدار انکار کرے تو اس کے اوپر اس کے لئے جبر نہ کریں گے اگر فروخت کرنے والے کا یہ قصد ہو کہ جس غلام کے بارے میں اسے اختیار و حق نہیں اسے خریدار کے حوالہ کرے اور خریدار سے اسکے ثمن کو وصول کرلے اور دوسرے غلام کے سلسلہ میں توقف کرے۔ اور خریدار کہے کہ نہ میں تجھے کچھ دوں گا۔ اور نہ کچھ لوں گا۔ تاوقتیکہ دوسرے غلام کی اجازتِ بیع عطا نہ کردے کہ میں دونوں غلام تجھ سے لیلوں یا بیع ختم کردے تا کہ میں وہ غلام جس کا معاملۂ بیع مکمل ہو چکا ہے۔ اسے حصۂ ثمن کے بدلہ تجھ سے لے لوں تو خریدار کو اسکا حق و اختیار حاصل ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

اگر فروخت کنندہ یہ چاہے کہ خریدار کے دونوں غلام حوالہ کرکے دونوں کا ثمن وصول کرلے تو خریدار اس کے بارے میں جبر نہ کریں گے۔ اگر خریدار یہ قصد کرے کہ فروخت کرنے والے کی رضامندی کے بغیر دونوں غلام لے لے اور دونوں کے ثمن کی ادائیگی کردے تو فروخت کنندہ کی رضا کے بغیر اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ اگر اس شکل میں اختیار خریدار کو حاصل ہو اور اس کا یہ ارادہ کہ جس غلام کا معاملۂ بیع مکمل ہو چکا ہو اسے لے کر اس کے ثمن کی ادائیگی کردے اور فروخت کرنے والا منکر ہو تو فروخت کرنے والے پر اس سلسلہ میں جبر نہ کریں گے اس طریقہ سے اگر فروخت کرنے والا یہ چاہتا ہو کہ وہ غلام جس کی بیع مکمل ہو چکی ہے اسے دیکر اس کے ثمن کو حاصل کرلوں اور خریدنے والا منکر ہو تو خریدار کو ہر طرح کا حق و اختیار حاصل ہوگا۔ اگر خریدار قصد کرے کہ میں دونوں غلام کو لے کر ان کی قیمت کی ادائیگی کردوں گا۔ اور فروخت کرنے والا اس سے منکر ہو تو فروخت کنندہ پر جبر نہ کرنے کا حکم ہوگا۔

اگر فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ میں تجھے دونوں غلام حوالہ کرکے دونوں غلاموں کے ثمن لے رہا ہوں اور تو اپنے اختیار کے اوپر برقرار رہے گا۔ تو اس صورت میں خریدار کے اوپر اسکے بارے میں جبر نہ کرنے کا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ)، کوئی شخص ایک غلام خریدے اور کسی دوسرے شخص کیلئے تین روز کے اندر اختیار کی شرط کرے اور خریدار اور دوسرے شخص میں سے جو آدمی اجازتِ بیع عطا کرے گا۔ بیع کے جائز و درست ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور جو آدمی بیع فسخ کرے گا بیع کے فسخ و ختم ہو جانے کا حکم کیا جائے گا۔ لہذا بیع اس طرح کی شرط کے ساتھ ہمارے ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہ رح امام ابو یوسف رح و امام محمد رح) کے نزدیک استحساناً درست ہونے کا حکم ہوگا۔ (جامع صغیر اگر دونوں میں سے ایک آدمی اجازت عطا کرے اور دوسرا شخص بیع کو فسخ و ختم کرے۔ لہذا اگر پہلے شخص کو معلوم ہو تو اسے مقدم رکھنے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

اگر دونوں شخصوں میں سے ایک شخص بیع فسخ کردے اور اجازتِ بیع عطا کرے یعنی ایک فسخ کرے اور دوسرا شخص ساتھ ساتھ اجازت دے تو بیع کے فسخ و ختم کرنے کو زیادہ بہتر قرار دیں گے۔ (حاوی) بیع تو یک

زیادہ صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (نہر الفائق)۔ کوئی شخص کسی کو حکم دے کہ تو میرے غلام کو میرے اختیار کی شرط کے ساتھ خرید لے، لہٰذا اختیار کے بغیر بیع قطعی کی شکل میں یا اپنے لئے اختیار کی شرط کے ساتھ بیچے تو اس صورت میں بیع کے موقوف رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ اگر وہ تعمیل حکم کر کے وہ شخص جس نے حکم دیا اس کے لئے اختیار کی شرط کرے تو حکم کرنے اور حکم دینے والے دونوں کیلئے اختیار کے ثابت ہونیکا حکم کیا جائے گا اور دونوں میں سے جو آدمی اجازتِ بیع عطا کرے یا بیع کو فسخ وختم کر دے تو درست قرار دینے کا حکم ہوگا۔ لیکن اگر وہ شخص جسے حکم کیا گیا ہے اجازتِ بیع عطا کرے تو اس کے اختیار کے باطل وکالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ اور حکم کرنے والے کا اختیار بدستور باقی رہے گا۔ حتیٰ کہ اس اختیار کا کوئی معین ومقرر وقت قرار نہ دیں گے۔ (بلکہ جس وقت چاہے اختیار کو استعمال کر سکے گا۔) اسی طریقہ سے اگر اسے مطلق بیع کے لئے حکم کرے یا وہ اپنی ذات کی خاطر اختیار کی شرط کا حکم کرے اسکے بعد وہ بیچ دے اور حکم دینے والے کیلئے یا کسی اجنبی وغیر شخص اختیار کی شرط کرے تو اختیار دونوں کیلئے ثابت ہونیکا حکم ہوگا۔ (اسواسطے کہ یہ بات پہلے پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ عقد بیع کرنے والا اگر دوسرے شخص کیلئے اختیار کی شرط کرے تو خود اس کے لئے بھی اختیار کے ثابت ہونیکا حکم ہوگا۔ (کافی)

کوئی شخص کسی کو حکم دے کہ میرے لئے فلاں مخصوص غلام یا کوئی سا غلام خرید لے اور اسے جنس اور ثمن سے واقف کر دے یہاں تک کہ وکالت درست ہو جائے اور اس سے یہ بھی کہے کہ تو اپنے لئے اختیار کی شرط کر لینا۔ لہٰذا وہ خرید لے اور اپنے لئے یہ وہ شخص جس نے حکم دیا تھا اس کے لئے یا کسی اجنبی وغیر شخص کے لئے اختیار کی شرط کرے تو حکم دینے والے کے اوپر بیع کا نفاذ ہوگا۔ اگر وہ حکم دے کہ میرے لئے اختیار کی شرط کر لینا مگر وہ اختیار کی شرط کے بغیر خرید لے یا اختیار کی شرط اپنے لئے کرے تو اس صورت میں بیع کا نفاذ حکم دینے والے پر نہ ہوگا۔ مگر وہ حکم کردہ شخص کے لئے لازم وواجب ہو جائے گی۔

اسی طریقہ سے اگر اسے یہ حکم دے کہ تم اپنے لئے اختیار کی شرط کر لینا اور وہ بوقت خریداری اپنے لئے اختیار کی شرط نہ کرے تو اس صورت میں بھی بیع کا نفاذ حکم دینے والے کے اوپر نہ ہوگا

....

.... اگر اسے یہ حکم دے کہ تم میرے لئے اختیار کی شرط کر لینا اور وہ بموافق حکم بوقت خرید اس کیلئے اختیار کی شرط کرے یہاں تک کہ بیع کا نفاذ حکم دینے والے کے اوپر ہو جائے اس کے بعد حکم کیا گیا شخص خود اجازتِ بیع عطا کر دے تو حکم کردہ شخص کا اختیار ختم ہونے اور حکم دینے والے شخص کا اختیار باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ اجازتِ بیع عطا کرے تو غلام کا وہی حقدار ہوگا۔ اور اگر بیع فسخ کرے تو غلام حکم کردہ شخص کیلئے ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر اسکے بعد غلام حکم کردہ شخص (وکیل) کے پاس موت کی آغوش میں سو جائے تو اس کا مال ضائع شدہ شمار ہوگا۔

اگر وکیل وحکم کردہ شخص اجازتِ بیع پہلے سے عطا نہ کرے حتیٰ کہ حکم کردہ شخص اسے کہے کہ مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں تو اس صورت میں غلام کو لوٹا دینے کا حق واختیار ہوگا۔ اور اس کے کہنے کے بعد

اگر غلام وکیل کے پاس موت کی آغوش میں سو گیا تو حکم دینے والے کے مال کو ضائع قرار دیں گے اور اس کے کہنے کے بعد کہ تو غلام کو لوٹا دے وکیل نے غلام کو لوٹایا نہیں بلکہ یہ کہا کہ میں اس عقدِ بیع کے اوپر رضامند ہوں، اس کے بعد غلام وکیل کے پاس موت کی آغوش میں سو گیا تو اس شکل میں حکم دینے والے کے مال کو ضائع شدہ قرار دیں گے۔ اور اگر حکم دینے والے کے لوٹانے کے بعد وکیل کسی شخص کو بیچ دے تو اس بیع کے حکم دینے والے کی اجازت کے اوپر موقوف رہنے کا حکم ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ بیع ثانی کی اجازت دیدے تو اول اور ثانی دونوں بیعوں کے نفاذ کا حکم ہوگا۔ اور وکیل ہٹانے والے کیلئے ملکیت کے ثابت ہوجانے کا حکم ہوگا اور دوسرے ثمن کے اندر اگر کچھ نفع ہو رہا ہو تو اس نفع کو اس کے لئے حلال قرار دیں گے۔ اور اگر وہ دوسری بیع کو فسخ وختم کردے تو وہی بیع ثانی سے پہلے کی کیفیت لوٹ آئے گی۔

اور اگر دوسری بیع کے نفاذ کے بعد بیع اول فسخ کی ہو تو اس صورت میں غلام حکم کردہ شخص کو ملیگا (اور اسی کے ذمہ پڑنے کا حکم ہوگا۔) البتہ جو بیع اس سے قبل ہو چکی ہو وہ اس کے اوپر نافذ وجاری نہیں ہوگی۔ لہٰذا اگر وکیل اس کے بعد نئے سرے سے بیع کرے تو نافذ ہوجانے کا حکم ہوگا۔ اور دوسرے ثمن کے اندر جو کچھ نفع ہوگا اسے بھی اس کے لئے حلال وجائز قرار دیں گے۔ (محیط) کوئی شخص دوسرے کیلئے کوئی شے اس کے حکم کی بنا پر خریدے اور جس نے حکم دیا وہ حکم کے مطابق اس کے لئے اختیار کی شرط کرے حتیٰ کہ بمطابق ضابطہ وقاعدہ حکم دینے والے اور وکیل دونوں کیلئے اختیار کے ثابت ہونے کا حکم ہوگا۔ اسکے بعد فروخت کرنے والے اور وکیل کے درمیان نزاع ہو، فروخت کرنے والا کہے کہ حکم دینے والا بیع کے اوپر رضامند ہو چکا تھا درانحالیکہ وہ اسوقت حاضر وموجود نہیں تھا۔ اور وکیل اس بات کے منکر ہو تو اس صورت میں حلف وقسم کے بغیر وکیل کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔

شمس الائمہ حلوانی رحؒ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کے اندر وکیل سے حلف لینے کے بارے میں دو قسم کی روایات ہیں۔ زیادہ درست وصحیح قول کے مطابق وکیل سے حلف لینے کا حکم کیا جائیگا (ذخیرہ) وکیل کا قول اس صورت میں معتبر ہوگا۔ کہ فروخت کنندہ نے اپنے دعوے کو گواہوں سے ثابت نہ کیا ہو اگر اس نے اس بات پر گواہ قائم کردیے کہ حکم دینے والے نے بیع پر رضامندی کا اظہار کیا تھا تو حکم دینے والا خواہ اس وقت وہ حاضر نہ ہو بیع اس کے لئے واجب ولازم ہوگی۔ اگر فروخت کرنے والا اس پر گواہ قائم نہ کر سکے مگر وکیل اس کے دعوے کی تصدیق کرے کہ حکم دینے والے نے اس پر رضامندی کا اظہار کردیا تھا، اس کے بعد حکم دینے والا اختیار کی مدت کے اندر حاضر ہو کر اپنی رضامندی کا انکار کرے (اور نارضامندی ظاہر کرے) اور کہے کہ میں فروخت کرنے والے کے سامنے بیع فسخ وختم کر چکا ہوں تو اس مسئلہ کا حکم اسطرح ذکر کیا گیا ہے کہ خرید کردہ شے وکیل کے ذمہ پڑنے کا حکم ہوگا۔ اور حکم دینے والے پر کسی چیز کا وجوب نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ حکم دینے والا اگر وکیل کو ثمن نہ دے تو وکیل اس سے وصول کرنیکا مستحق نہ ہوگا۔ خرید کردہ شے وکیل کے ذمہ اسوقت پڑیگی جبکہ حکم دینے والا یہ بات اختیار کی مدت کے اندر کہے اور اگر اختیار کی مدت گذر جانے کے بعد کہے تو اس صورت میں بیع اسی کے ذمہ پڑے گی (اور مبیع کا وہی ذمہ دار ہوگا) اسے اپنے قول کے اندر

سچا قرار نہ دیں گے کیونکہ اس نے اس طرح کی بات کہہ دی کہ جسے از سر نو نہیں کر سکتا (اور اسکا اعادہ نہیں ہو سکتا۔ (محیط) اگر والد یا وصی یا شریک یا وکیل یا مضارب[ل] کسی نابالغ کی جانب سے بیع کرے اور اپنے لئے یا خریدار کیلئے اختیار کی شرط کرے تو جائز و درست قرار دیں گے۔ اگر نابالغ اختیار کی مدت میں حد بلوغ کو پہونچ جائے تو اختیار کے باطل ہونے اور بیع کے مکمل ہونیکا حکم ہوگا۔ امام ابو یوسف رح یہی فرماتے ہیں (محیط سرخسی)

امام محمد رح فرماتے ہیں روایت کے ظاہر کے مطابق اختیار اسی (بالغ) لڑکے کو حاصل ہوجائیگا۔ لہذا اگر وہ اختیار کی مدت میں اجازت بیع عطا کردے تو بیع درست ہوجائے گی اور رد کردے تو بیع کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم کیا جائے گا (فتاویٰ صغریٰ)

اگر اختیار کی مدت گذر گئی تھی تو اس صورت میں بیع کے نافذ و جاری ہونیکا حکم کیا جائیگا (کافی) اگر مکاتب[ٹ] کوئی شے بیچ کر اپنے لئے اختیار کی شرط کرے، اس کے بعد وہ تین روز میں مال کتابت ادا نہ کرسکے تو اس صورت میں تمام (فقہاء ثلاثہ) کے نزدیک بیع کے مکمل ہوجانیکا حکم ہوگا۔ یہی حکم اس غلام کا ہوگا جسے اجازتِ تجارت دیدی جائے، اس کے بعد مالک تین روز کے اندر اندر اسے تجارت سے روک دے تو اختیار کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔ (محیط) اگر کسی نابالغ کیلئے والد یا وصی کوئی شے قرض کے بدلہ جو اپنے ذمہ لے چکا ہو خرید کرے اور اختیار کی شرط کرے، اس کے بعد نابالغ لڑکا حد بلوغ کو پہونچ جائے، اور والد یا وصی اجازتِ بیع عطا کردے تو بیع کو ان دونوں کے واسطے درست و جائز قرار دینے کا حکم ہوگا۔ اور لڑکے کو اختیار حاصل ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ اگر اجازت دینا چاہتا ہو تو اجازتِ بیع کردے ورنہ بیع فسخ و ختم کردے

لہذا اگر وہ اجازت عطا کرے تو اس کے حق میں بیع کے مکمل ہونیکا حکم ہوگا اور فسخ کرنے کی صورت میں اسکے حق کے ضائع ہوجانیکا حکم کیا جائیگا اور والد یا وصی کے بارے میں اجازت دینے کے باعث خریداری کے درست ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ اگر لڑکا کچھ اجازت عطا نہ کرے حتیٰ کہ وصی رضامند ہونے سے قبل یا رضامند ہونے کے بعد موت کی آغوش میں سوجائے تو اس یتیم کو اپنے اختیار کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ اگر بہ شکل ہو کہ وصی موت کی آغوش میں نہ سویا ہو بلکہ اختیار کے عرصہ میں یا اختیار کی مدت کے گذر جانے کے بعد غلام وصیت کرنے والے کے قبضہ کے زمانہ میں موت سے ہمکنار ہوجائے، یا وصی کے رضامند ہونے سے قبل یا بعد رضامند ہونے کے اختیار کی مدت میں یہ یتیم موت سے ہمکنار ہوجائے تو بیع خریدنے والے کے ذمہ پڑجانے اور لازم ہونیکا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ)

فصل ششم خیار تعیین کا ذکر

[ل] شرکت مضاربت کرنے والا۔ مضاربت، ایک کا مال اور ایک کی محنت۔

[ٹ] آقا غلام سے یہ کہہ دے کہ تو اتنے پیسے ادا کردے تو حلقۂ غلامی سے آزاد ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ خیارِ تعیین قیمت والی اشیاء میں ہوتا ہے مثلی میں نہیں ہوتا ہے اور استحساناً چار اشیاء سے کم کے اندر درست قرار دیا گیا ہے (نہر الفائق)، اور چار اشیاء کے اندر درست نہیں ہوتا (کافی) اس کی شکل یہ ہے کہ دو یا تین غلاموں میں سے ایک غلام یا دو تین کپڑوں کے اندر سے ایک کو اس شرط کے ساتھ بیچے کہ خریدنے والے ان میں سے کوئی سا ایک پسند و مرضی کے مطابق لیلے (بحر الرائق) جس طرح خیارِ تعیین خریدار کے لئے درست و جائز ہے اسی طرح بیچنے والے کیلئے بھی درست و جائز ہوگا (ظہیریہ) اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (بحر الرائق)

جب اس نوع کی بیع مکمل ہو جائے اور ان دونوں کے اوپر خریدار قابض ہو جائے تو دونوں میں سے ایک خریدنے والے کی ملکیت قرار دیکر ثمن کے بدلہ اس کے پاس بطور ضمانت رکھیں گے۔ اور دوسری کو فروخت کنندہ کی ملکیت قرار دیں گے۔ اور یہ بطور امانت خریدنے والے کے پاس رہے گی۔ (حاوی) بعض (فقہاء) فرماتے ہیں کہ خیار تعیین کے ساتھ عقد بیع کے اندر یہ شرط بھی لگانی چاہئے کہ اس کے اندر اختیار کی شرط بھی لگائی ہو۔ جامع صغیر کے اندر ذکر کیا گیا ہے اور شمس الائمہ حلوائی فرماتے ہیں کہ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔

بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ اسے شرط شمار نہیں کیا گیا۔ یہ جامع کبیر کے اندر ذکر کیا گیا ہے۔ فخر الاسلام رح فرماتے ہیں کہ درست قول یہی ہے (تبیین)، اگر دونوں اختیار کی شرط پر مع اختیار تعیین کے رضامند ہو گئے ہوں تو اختیارِ شرط کے حکم کے بھی ثابت ہونیکا حکم ہوگا۔ اور وہ حکم یہ ہے کہ دونوں میں ہر ایک کیلئے درست ہے کہ دونوں کپڑوں میں سے تین روز کے اندر لوٹا دے۔ خواہ یہ امر جس کپڑے کی بیع ہوئی ہو اس کی تعیین کے بعد کیوں نہ ہو، اور دونوں میں سے ایک کو لوٹانے کی شکل میں یہ رد کرنا خیار تعیین کی بناء پر ہوگا اور دوسرے کپڑے کی بیع کے اختیار کی شرط کے ساتھ ثابت رہنے کا حکم ہوگا۔

اگر کسی کی تعیین اور واپسی سے قبل تین روز گذر جائیں تو اختیار کی شرط کے ساتھ باطل و کالعدم ہونے اور ایک کی بیع کے قطعی ہو جانیکا حکم ہوگا۔ اور خریدار کے اوپر ایک کی تعیین واجب ہوگی۔ (فتح القدیر) اگر اختیار کی شرط بیان نہ کرے تو خیار تعیین کیلئے امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ تین روز کی مدت متعین کرنا لازم و واجب ہے۔ امام ابو حنیفہ رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ کوئی مقررہ مدت ہونی چاہئے (ہدایہ) اگر کوئی وقت مقرر کئے بغیر اختیار کو مطلق (بلا قید وقت) رہنے دے تو امام کرخی رح ایسی بیع کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جامع صغیر کے اندر اسی کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ "ماذون" کے اندر ہے کہ شمس الائمہ حلوائی، فخر الاسلام علی بزدوی، شمس الائمہ سرخسی کا اسی قول کی جانب میلان و رجحان ہے (محیط)، اگر خیارِ تعیین کے ساتھ اختیار کی شرط لگائے اور جسے اختیار ہو وہ موت کی آغوش میں سو جائے تو اختیار کی شرط کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ حتیٰ کہ وارث کو دونوں اشیاء کی واپسی کا حق حاصل نہ ہوگا اور

لہ وہ اشیاء جن کے تاوان کے اندر قیمت کا وجوب ہوتا ہے۔ ۱۲

وارث کے لئے خیار تعیین کے ثابت ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اس کے دونوں میں سے ایک کو اختیار کر لینے کی صورت میں دوسری شے کو امانت قرار دیں گے اگر اختیار خریدار کو حاصل ہو اور قابض ہونے سے قبل دونوں میں سے ایک ضائع ہو جائے تو ضائع ہو جانے والی شے امانت کیلئے اور باقی رہنے والی شے کے بیع کے لئے متعین ہونیکا حکم کیا جائے گا اور خریدنے والے کو باقی کے اندر لینے یا واپس کرنیکا حق حاصل ہوگا۔ اور اگر دونوں اشیاء ضائع ہو گئی ہوں تو اس صورت میں بیع کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا (محیط سرخسی) اور اگر دونوں اشیاء باقی رہ گئی ہوں کہ وہ دونوں میں سے جو شے لینا چاہے لیلے اور دونوں نہ لینا چاہے تو نہ لے اور دونوں کے ضائع ہو جانیکی صورت میں بیع کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم کیا جائیگا (شرح طحاوی)

اگر دو اشیاء میں سے ایک شے کے اوپر قابض ہو جائے اور پھر وہ ضائع ہو گئی ہوں تو ضائع ہونے والی شے کے بیع کے لئے متعین ہونیکا حکم ہوگا۔ اور باقی ماندہ شے کو امانت قرار دیں گے۔ اور اسے لوٹانا لازم ہوگا۔ اگر یکے بعد دیگرے دونوں ضائع ہو گئی ہوں تو پہلے ضائع ہونے والی شے اپنے ضائع ہونے سے قبل متعین ہونیکا حکم ہوگا۔ اور خریدار پر اس کے ثمن کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر دونوں بیک وقت ضائع ہو جائیں تو خریدار پر ہر ایک کی آدھی قیمت لازم ہوگی (محیط سرخسی)

اسی طریقہ سے اگر دونوں یکے بعد دیگرے ضائع ہو جائیں مگر یہ پتہ نہ چلے کہ پہلے کون سی شے ضائع ہوئی تھی۔ تب دونوں میں سے ہر ایک کے آدھے ثمن کا وجوب ہوگا۔ (نہایہ، محیط سرخسی)

اگر فروخت کرنے والا کہے کہ دونوں میں سے جو شے بیش قیمت تھی وہ ضائع ہو گئی اور خریدار کہے کہ بیش قیمت ضائع نہیں ہوئی بلکہ کم قیمت والی چیز ضائع ہوئی تو خریدار کے قول کو قابل اعتبار قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (محیط سرخسی) اگر دونوں اشخاص میں سے محض ایک گواہ پیش کرے تو اس کے گواہوں کو قابل اعتبار قرار دینے اور قسم کے ساقط و ختم ہو جانیکا حکم ہوگا۔

اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو فروخت کنندہ کے گواہ قابل قبول ہوں گے۔ اگر دونوں اشیاء میں سے ایک شے قابض ہونے سے قبل فروخت کنندہ کے پاس رہتے ہوئے عیب دار ہو جائے تو اس عیب دار شے کو بیع کیلئے متعین قرار نہ دیں گے۔ اور خریدار کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر مرضی ہو تو عیب دار شے کو اس شے کے پورے ثمن کے اندر لیلے اور اگر دوسری شے لینے کی مرضی ہو تو دوسری لے لے اور دونوں میں سے کسی کو بھی نہ لینا چاہے تو اس کا بھی اختیار ہوگا۔ اگر دونوں اشیاء میں عیب پیدا ہو جائے تب بھی یہی حکم برقرار رہے گا۔ (شرح طحاوی)

اگر خریدار دونوں کے اوپر قابض ہو جائے اور اس کے قابض ہونے کی حالت میں ایک شے کے اندر عیب پیدا ہو گیا تو اسکے بیع کے لئے متعین ہونے اور دوسری شے کے بطور امانت رہنے کا حکم ہوگا۔ اگر دونوں کے اندر عیب پیدا ہو جائے پس اگر ان کے اندر یکے بعد دیگرے عیب پیدا ہوا ہو تو پہلی شے خریدار کیلئے لازم و واجب ہو گی۔ اور دوسری شے فروخت کنندہ کو لوٹا دے گا اور جو

نقص وعیب پیدا ہو گیا اس کا ضمان لازم نہ آئے گا۔ (ینابیع) اگر فروخت کنندہ اور خریدار اس شے میں جس کے اندر پہلے عیب پیدا ہوا ہو نزاع کریں تو اس کی شکل وہی ہو گی جو اس سے قبل بیان ہو چکی ہے (بحرالرائق) اگر دونوں اشیاء میں بیک وقت عیب پیدا ہو تو دونوں میں سے کسی ایک کو بیع کے لیے خاص طور پر متعین نہیں کریں گے۔ اور اسے یہ حق ہو گا کہ دونوں میں سے ثمن کے عوض جسے چاہے لے لے لیکن اسے یہ حق نہ ہو گا کہ دونوں ہی کو لوٹا دے اور اختیار کی شرط کے باطل ہونے کا حکم ہو گا۔ اگر اس کے بعد دونوں اشیاء میں سے ایک کے عیب میں اضافہ ہو جائے یا ایک کے اندر اس ایک عیب کے علاوہ کوئی اور عیب بھی پیدا ہو جائے تو اسی شے کو بیع کیلئے متعین قرار دیں گے۔ (ینابیع)

اگر خریدنے والا دونوں میں سے ایک کے اندر بطور مالک تصرف کرے تو اس کے تصرف کو درست وجائز قرار دیں گے۔ اور اسے اسی کا اختیار کرنے والا شمار کریں گے۔ اس کے ثمن کا اس کے اوپر وجوب ہو گا۔ اور دوسری شے کے امانت کیلئے متعین ہو جانے کا حکم کیا جائے گا اگر فروخت کرنے والا دونوں میں سے کسی ایک کے اندر تصرف کرے تو اس کے تصرف کے موقوف رہنے کا حکم کیا جائیگا۔ اگر یہی شے بیع کیلئے متعین ومقرر ہو گئی ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو اس کے تصرف کے باطل وکالعدم ہونیکا حکم ہو گا۔ اور آخر کار اگر یہ امانت کیلئے متعین ومقرر ہو گئی ہو تو اسکے تصرف کے اس کے اندر نافذ وجاری ہونیکا حکم ہو گا۔ (شرح طحاوی)

اگر خریدار دونوں کے اندر تصرف کرے اور وہ دونوں اشیاء موجود وباقی ہوں تو خریدار کے اپنے اختیار کے باقی رہنے کا حکم ہو گا۔ لہٰذا ان میں سے جسے نہ اختیار کرنا چاہے اسکو لوٹا دے۔ البتہ اسے یہ حق نہ ہو گا کہ دونوں ہی کو لوٹا دے (محیط)

اگر خریدار دونوں کو بیچ دے اسکے بعد دونوں میں سے ایک کو اختیار حاصل ہو تو جسے اختیار کریگا اس کی بیع کے درست ہونیکا حکم ہو گا۔ اگر خریدار دو کپڑوں میں سے ایک کپڑے کو رنگ لے تو اسی کو بیع کے لئے متعین قرار دیں گے۔ اور وہ دوسرے کو لوٹا دے گا۔ اگر فروخت کرنے والا دونوں کو حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے تو اس کے لئے واپس ملے ہوئے غلام کو آزاد کر دینا درست ہو گا۔ اور اگر وہ اس غلام کو آزاد کر دے جسے خریدار اختیار کر چکا ہے تو درست نہ ہو گا۔ اگر دو باندیوں میں سے ہر ایک کو خریدار اپنے تصرف میں لاکر (صحبت کر کے) ام ولد[1] بنالے تو پہلی باندی کے بیع کیلئے متعین ہو جانے کا حکم ہو گا اور دوسری باندی کا تاوان فروخت کرنے والے کے حوالہ کرے گا۔ اور دوسری باندی کے بچے کے نسب کو خریدار کی ملکیت نہ ہونے کے باعث اس سے ثابت قرار نہ دیں گے اور خریدنے والے کو حکم کریں گے کہ وہ اس کی وضاحت کرے کہ اس نے دونوں میں سے کس کو اول ام ولد بنایا تھا۔ لہٰذا اگر خریدنے والا ذکر سے پہلے موت کی آغوش میں سو جائے تو خیار تعیین ورثاء کو حاصل ہو گا۔ اور اگر ورثاء کو یہ علم نہ ہو کہ ان میں سے پہلے کس کو ام ولد بنایا تھا۔ تو خریدار ہر ایک کے آدھے ثمن اور نصف تاوان فروخت

---

[1] وہ باندی جسکے آقا سے اولاد ہو۔

کرنے والے کیلئے ضامن قرار دیا جائے گا۔ اور دونوں باندیاں اپنی نصف قیمت فروخت کنندہ کو کما کر ادا کریں گی ....منقول ہے کہ دونوں باندیوں کے بچے بھی اپنی نصف قیمت فروخت کرنے والے کو ادا کرنے کی خاطر سعی کریں گے (ظہیریہ) اگر فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں باندیوں کے ساتھ ہمبستری کریں اور دونوں بچہ کو جنم دیں اور فروخت کنندہ اور خریدار دونوں بچوں کے مدّعی ہوں تو خریدار جس سے قبل ہمبستری کرنا ذکر کرے اس کے اندر اس کے قول کی تصدیق کریں گے۔ اور وہ فروخت کنندہ کو دوسری باندی کے تاوان کی ادائیگی کریگا اور دوسری باندی کے بچہ کو فروخت کرنے والے سے ثابت النسب قرار دیں گے اور فروخت کرنے والا اس باندی کا تاوان جو خریدار کی تھی خریدار کو عطا کرے گا۔ اگر فروخت کنندہ اور خریدار دونوں بیان (وضاحت) سے قبل موت کی آغوش میں سو جائیں اور خریدار کے ورثا دونوں باندیوں میں سے پہلی کا (ام ولد ہونیکا) پتہ نہ چلے تو دونوں اولاد کے نسب کسی سے (بائع اور مشتری سے) ثابت النسب نہ ہوگی۔ اور باندیوں کو اولاد سمیت آزاد قرار دینے کا حکم کیا جائے گا۔ اور خریدار دونوں میں سے ہر ایک کے آدھے ثمن اور نصف تاوان کو فروخت کرنے والے کو بطور ضمان ادا کرے گا۔ اور فروخت کنندہ ہر ایک کا تاوان خریدار کو ادا کرے اور دونوں کے درمیان آپسمیں مقاصہ (باہم لین دین اور برابری) ہوگا۔ اور ان تمام[1] کے آزاد کرنے کے اندر بائع اور خریدار دونوں شریک شمار ہوں گے۔ (بحر الرائق)

دو کپڑوں کی شکل میں اگر اختیار فروخت کرنے والے کو حاصل ہو اور مسئلہ کی باقی صورت جوں کی توں رہے جو اوپر ذکر کیگئی تو اسے یہ حق ہوگا کہ خریدار کے ذمہ جس کپڑے کو چاہے ڈال دے اور خریدار کو اس سے باز آنے اور بیع ترک کرنے کا حق نہ ہوگا۔ کیونکہ اسکی جانب سے بیع قطعی ہے، رہا فروخت کنندہ تو اسے بیع کے فسخ کرنیکا اختیار حاصل ہوگا کیونکہ اسے فروخت کردہ اشیاء میں سے کسی ایک کو عطا کرنیکا حق حاصل ہے۔ البتہ فروخت کرنے والے کو یہ حق نہیں کہ خریدار کے لئے دونوں اشیاء لازم و واجب کردے کیونکہ مبیع (فروخت شدہ) دونوں اشیاء میں سے محض ایک ہی ہے اگر قابض ہونے سے قبل یا قابض ہونے کے بعد دونوں اشیاء میں سے ایک شے ضائع ہو جائے تو وہ بطور امانت رکھی ہوئی شے ضائع شدہ شمار ہوگی اور باقی کے اندر فروخت کرنے والے کو حق ہے کہ اگر مرضی ہو تو اسکی بیع کو واجب و لازم قرار دے اور اگر چاہے تو فسخ و ختم کردے اور ضائع ہونے والی شے کا واجب کر دینا اس کے حق و اختیار میں نہ ہوگا۔ اگر قابض ہونے سے قبل دونوں چیزیں ضائع ہو جائیں تو دونوں کی بیع کے باطل و اگر قابض ہونے کے بعد دونوں چیزیں ضائع ہوئی ہوں لہٰذا اگر یہ چیزیں یکے بعد دیگرے ضائع ہوئی ہوں تو بعد میں ضائع ہونے والی شے کی قیمت کا ضمان خریدار پر واجب و لازم ہوگا۔ کیونکہ پہلی چیز امانت کے زمرہ میں ضائع ہوئی ہے اگر دونوں اشیاء بیک وقت ضائع ہوں تو خریدار پر دونوں میں سے ہر ایک کی نصف قیمت لازم و واجب ہوگی (شرح طحاوی)

[1] باندیاں اور ان کی اولاد ۱۲

اگر قابض ہونے سے قبل یا قابض ہونے کے بعد دونوں کے اندر یا ایک شے کے اندر عیب پیدا ہو جائے تو فروخت کنندہ کے اختیار کے بدستور اپنی حالت پر باقی رہنے کا حکم ہو گا۔ اگر یہ حق حاصل ہو کہ جسے چاہے خریدار کے ذمہ ڈال دے لہذا اگر وہ عیب دار شے خریدار کے حوالہ کردے تو خریدار کو انکار اور اسکے ترک کرنے کا حق نہ ہو گا۔ اسی طریقہ سے اگر قابض ہونے کے بعد عیب دار کردے تب بھی ترک کرنے کا حق نہ ہو گا اگر قابض ہونے سے قبل عیب دار شے دے تو خریدار کو اختیار ہو گا اگر مرضی ہو تو لیلے ورنہ نہ لے اور چھوڑ دے (ینابیع) اگر فروخت کنندہ عیب دار اسے دیدے اور وہ رضامند نہ ہو تو پھر اس کے بعد فروخت کرنے والے کو حق نہ ہو گا کہ بے عیب اس کے ذمہ لازم کردے (ظہیریہ)

اگر فروخت کرنے والے کی مرضی ہو تو بیع کو فسخ و ختم کر کے دونوں کو لوٹالے (شرح طحاوی) اس شکل میں اگر خریدار کے پاس رہتے ہوئے دونوں میں عیب پیدا ہو جائے تو اس صورت میں خریدنے والے پر ہر ایک کی نصف قیمت کا وجوب نہو گا (ینابیع) اگر خریدار دونوں یا ایک کے اندر تصرف کرے تو درست و جائز نہ ہو گا۔ اگر فروخت کنندہ ایک کے اندر تصرف کرے تو درست و جائز ہے۔ اور دوسرا بیع کے لئے خاص ہو گا۔ اور اسکو بذات خود دوسرے کی بیع کے لازم و واجب کرنے اور ختم کرنے کا حق حاصل ہو گا اگر فروخت کرنے والا دونوں کے اندر تصرف کرے تو اس کے تصرف کو دونوں کے اندر درست و جائز قرار دیں گے۔ مگر بیع کے فسخ و ختم ہونے کا حکم کیا جائے گا (شرح طحاوی)

یہ بات واضح رہے کہ جس شکل میں اختیار ساقط و ختم ہو جاتا ہے اسی بنیاد پر خیارِ تعیین کے بھی ساقط و ختم ہونے کا حکم ہو گا۔ (ظہیریہ) بحوالہ ابن سماعہ امام ابو یوسف رح سے نوادر کے اندر منقول ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے دو کپڑوں کو اس شرط کے ساتھ خریدے کہ اسے جو کپڑا مرغوب ہو گا وہ لیلے گا یعنی پسندیدگی کی شرط پر اس کپڑے کو دس دراہم اور دوسرے کپڑے کو بیس دراہم میں لے لے گا اور مرغوب ہونے پر دونوں ہی کو لیلے۔ اس کے بعد وہ ایک کپڑا رنگ لے اور اسی کو اختیار کرلے۔ اور دوسرے کو لوٹائے لہذا فروخت کرنے والا کہے کہ تو نے بیس دراہم کی قیمت والا کپڑا لیا۔ اور خریدار کہے کہ میں نے دس دراہم کی قیمت والا لیا ہے تو ثمن کے سلسلہ میں خریدار کے قول کو قابلِ قبول قرار دیں گے

اگر خریدار کپڑے کی قمیص قطع کر ڈالے اور اسکی سلائی نہ کرائے، پھر دونوں کے درمیان ثمن کے سلسلہ میں نزاع ہو تو فروخت کنندہ کو حق ہے کہ اگر مرضی ہو تو خریدار کے بتائے ہوئے ثمن کے مطابق لیلے اور اگر مرضی ہو تو قطع کردہ کپڑا لیلے اور اگر کپڑا قطع کرنے کے ساتھ ساتھ کسی اور چیز کا بھی اضافہ کرے مثلاً رنگ تو اس صورت میں فروخت کرنے والے کو کپڑا لینے کی کوئی صورت نہ رہے گی اور اسے خریدار نے جتنے ثمن کا اعتراف کیا ہو اسی قدر ملنے کا حکم ہو گا۔ (معلیٰ) نے امام ابو یوسف رح سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص کسی شخص سے دو کپڑے اس شرط کے ساتھ لے کہ ان میں سے اتنی مقدار متعین ثمن کے بدلہ لونگا اس کے بعد ان میں سے ایک تلف ہو جائے اور دوسرے کو خریدار قطع کرالے، اس کے بعد خریدار کہے کہ میں نے جسے قطع کرایا ہے وہی کپڑا اختیار و پسند کیا تھا، اس کے بعد میرے پاس بطور امانت رکھا ہوا دوسرا کپڑا

تلف ہو گیا اور فروخت کنندہ کہے کہ یہ بات نہیں بلکہ جو تلف ہوا تو نے اسی کو اختیار کیا تھا، اس کے بعد تو نے دوسرے کپڑے کو قطع کروایا۔ لہذا تیرے اوپر قطع کروائے ہوئے کپڑے کی قیمت واجب ہوگی۔ اور ضائع شدہ کے ثمن کا وجوب ہوگا

۔ تو خریدار پر قطع کرائے ہوئے کی نصف قیمت اور نصف ثمن اور ضائع شدہ کپڑے کے نصف ثمن کا ضمان لازم آئے گا۔ (محیط) یہ بات واضح رہے کہ خیار تعیین بیع کے اندر بھی درست و جائز ہے۔ محض اس قدر فرق ہوگا کہ بیع فاسد کے اندر جو بیع کے لیے متعین و مقرر ہو اسکی قیمت دے دینی چاہئے اور مسئلہ کی باقی شکل وہی رہے جو ہم جائز و صحیح بیع کے اندر ذکر چکے ہیں۔ لہذا اگر دو غلام بیع فاسد کے طریقے سے خریدے درانحالیکہ وہ دونوں بیک وقت موت کی آغوش میں سو گئے ہوں۔ تو خریدار پر ہر ایک کی نصف قیمت کا ضمان لازم آئے گا۔

اور اگر خریدار دونوں کو حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے تو ایک کے آزاد ہونیکا حکم کیا جائیگا اور اس کی تعیین (کہ دونوں میں سے کون آزاد ہو) خریدار کے اختیار میں ہوگی۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک شخص کو متعین و نامزد کر کے نعمت آزادی سے ہمکنار کر دے یا فروخت کر دے تو درست و جائز قرار دیں گے۔ اور اس کے اوپر اس کی قیمت کا وجوب ہوگا۔ اور مبہم و غیر متعین کو حلقۂ غلامی سے آزاد کرنا نہ فروخت کرنے والے کی جانب سے درست و جائز ہوگا اور نہ خریدار کی جانب سے۔ اگر فروخت کنندہ دونوں میں سے ایک غلام کو متعین و نامزد کر کے حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے۔ اس کے بعد اس متعین غلام کو خریدار آزادی عطا کرے یا وہ موت کی آغوش میں سو جائے تو فروخت کنندہ کے آزاد کرنے کو باطل و کالعدم قرار دیں گے۔ اور اگر وہی فروخت کرنے والے کو لوٹا دے۔ تو اس کے آزاد کرنے کو درست و صحیح قرار دیں گے۔

اگر فروخت کرنیوالا دونوں کو حلقۂ غلامی سے آزاد کر دے۔ درانحالیکہ دونوں غلام فروخت کنندہ کو لوٹائے گئے ہوں تو ایک کے آزاد ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اس کی تعیین فروخت کنندہ کے اختیار میں ہوگی۔ (ظہیریہ)

فصل سوم اختیار کی شرط کے ساتھ خریدی گئی شے کی تعیین کے اندر بوقت واپسی اختلاف کا ذکر اور اسکے متعلقات کا بیان

کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کسی شے کو تین روز کے اختیار کی شرط کے ساتھ خرید کر قابض ہو جائے پھر اختیار کے باعث فروخت کرنے والے کو لوٹا دینے کی خاطر وہ چیز لائے۔ پس فروخت کرنیوالا کہے کہ یہ شے

وہ نہیں جسکو میں تجھے بیچ چکا تھا اور خریدار کہے کہ یہ وہی شے ہے تو اس صورت میں بحلف خریدار کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (ظہیریہ) اگر اس شکل میں مبیع کے اوپر قابض نہ ہوا ہو اور خریدار ایک متعین شے جو کہ فروخت کنندہ کے پاس ہو اسکی بیع کی اجازت عطا کرنیکا ارادہ کرے اور فروخت کنندہ کہے کہ میں نے یہ شے تیرے ہاتھ فروخت ہی نہیں کی اور خریدار اس کا مدعی ہو کہ تونے اس شے کو بیچا ہے تو امام محمدرحؒ نے اس شکل کا حکم کسی کتاب کے اندر بیان کیا اور فقہاء کہتے ہیں کہ اس شکل میں فروخت کنندہ کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دینا چاہیئے۔ یہ ذکر کردہ حکم اس شکل میں ہے کہ خریدار کا اختیار ہو۔ لیکن اگر خیار فروخت کنندہ کو حاصل ہو اور مبیع کے اوپر قبضہ ہوگیا ہو اور خریدنے والا اختیار کی مدت میں مبیع کو فروخت کنندہ کے پاس لوٹانے کی خاطر لائے۔ اور فروخت کرنے والا کہے کہ یہ وہ شے نہیں جو کہ میں تیرے ہاتھ بیچ چکا ہوں اور تو مجھ سے لیکر خود قابض ہوچکا ہے۔ اور خریدار کہے کہ وہی شے ہے جو کہ تو مجھے بیچ چکا اور مجھے قابض کرا چکا ہے تو بحلف خریدار کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ اگر خریدار فروخت کردہ شے (مبیع) کے اوپر قابض نہ ہوا ہو اور فروخت کرنے والا کسی معین مبیع کے اندر بیع کو لازم کردینے کا ارادہ کرے اور خریدار کہے کہ میں نے اسے نہیں خریدا تو بیان کیا گیا ہے کہ اس شکل میں بحلف خریدار کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے۔ (ذخیرہ)

امام محمدرحؒ فرماتے ہیں کوئی شخص کسی غلام کو تین روز کی اختیار کی شرط کے ساتھ بیچے اور خیار کی مدت میں وہ غلام کسی شخص کو غلطی سے موت کے گھاٹ اتار دے۔ پھر اس کا مالک واقف ہوکر آگاہ ہونے کے باوجود اجازتِ بیع عطا کردے تو اجازت کے باعث اسے فدیہ عطا کرنے والا اور اختیار کرنے والا قرار نہ دیں گے بشرطیکہ اجازت عطا کرنا درست و صحیح ہو۔ اور خریدار کو اختیار ہوگا کیونکہ غلام فروخت کنندہ کے ضمان کی حالت میں عیب دار ہوا ہے۔ لہٰذا اگر خریدار اس کے لینے کو اختیار کرے تو اس کو یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ خواہ یہ غلام دے یا فدیہ غلام دیدے اگر خریدار بیع فسخ وختم کرنے کو اختیار کرے تو اس صورت میں فروخت کرنے والے کو بھی یہ اختیار ہوگا کہ خواہ غلام عطا کردے یا فدیہ دیدے۔ یہ حکم اس شکل میں ہے کہ یہ غلطی غلام سے فروخت کرنے والے کے قبضہ کی حالت میں واقع ہوئی ہو اور اگر خریدار کے قابض ہونے ہونیکی حالت میں واقع ہوا ور مسئلہ کی باقی صورت جوں کی توں رہے تو فروخت کنندہ کو اس کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ لہٰذا اگر وہ اجازت عطا کرے تو بیع درست و جائز شمار ہوگی۔ اور بوقتِ عقد خریدار کی ملکیت کے ثابت ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ اس کے بعد خریدار کو فدیہ عطا کرنے یا غلام دینے کا حق حاصل ہوگا۔

اور اگر اختیار خریدار کو حاصل ہو اور فروخت کرنے والے کے قبضہ میں رہتے ہوئے غلام سے یہ غلطی سرزد ہوئی ہو تو اس صورت میں خریدار کو خیارِ عیب حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ اور خیارِ شرط بھی برقرار رہیگا لہٰذا اگر خریدار لینے کو اختیار کرے تو اسے اختیار ہوگا کہ خواہ فدیہ دے یا غلام عطا کرے اور اگر وہ بیع فسخ وختم کردے تو اس شکل میں فروخت کنندہ کو غلام عطا کرنے یا فدیہ دینے کا اختیار ہوگا۔ اگر خریدار کے قبضہ میں رہتے ہوئے اختیار کی مدت میں اسکا فدیہ عطا کردے تو خیارِ شرط کے باعث اس کو

لوٹانے کا حق ہوگا۔ کیونکہ پیدا شدہ عیب ختم ہوگیا۔ اگر وہ فدیہ نہ دے بلکہ غلام عطا کرنا اختیار کرے تو خیارِ شرط کے ساقط و کالعدم ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ اور جس وقت اس نے غلطی سرزد ہونے کے عوض غلام عطا کیا اسی وقت سے خریدار کی ملکیت غلام کے اندر ثابت (فطے) ہوگئی لہذا اس کے اوپر ثمن کا وجوب ہوگا۔ کوئی شخص ایک مکان فروخت کرنے والے یا خریدار کے لئے اختیار کی شرط کرکے یا بیع قطعی کے ساتھ خریدے، اس کے بعد اس مکان میں کوئی شخص قتل کیا گیا پایا جائے تو امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ بہر صورت اس گھر پر اسوقت جو قابض ہو اسکی مددگار برادری (معاونین) پر دیت کا وجوب ہوگا۔

امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اگر بیع مکمل ہوگئی ہو تو خریدار کی مددگار برادری کے اوپر دیت کا وجوب ہوگا۔ اگر بیع کے اندر اختیار ہو تو فسخ یا اجازت کے باعث وہ مکان جس آدمی کا بھی ہوگا اسی کی مددگار برادری کے اوپر دیت کا بھی وجوب ہوگا۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح کے قول کی رو سے بیع اگر قطعی ہو اور مکان کے اوپر خریدار قابض ہو حتیٰ کہ دیت کا وجوب خریدار کی مددگار برادری کے اوپر ہوگیا ہو تو کتاب کے اندر اس مسئلہ کا حکم بیان نہیں کیا گیا کہ اس صورت میں خریدار کو خیارِ عیب[1] ملے گا یا نہیں، لازمی طور پر ہونا یہ چاہیئے کہ اسے خیارِ عیب نہ ملے کیونکہ مکان میں کسی شخص کا مقتول ملنا، مکان میں سرایت اور نفوذ کرنے والا عیب نہیں ہے۔ کیونکہ جرم قتل کے ضمان کے باعث اس مکان کے اوپر کسی نوع کا حق حاصل نہ ہوگا (محیط)

باب ہفتم
خیارِ رویت کا بیان
یہ تین فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی فصل: خیارِ رویت کے ثابت ہونے اور اسکے احکام کا ذکر

جو شے دیکھی نہ ہو بغیر دیکھے اسے خریدنا درست و جائز ہوگا۔ (حاوی) اس مسئلہ کی شکل یہ ہے کہ (مثلاً) ایک شخص دوسرے سے کہے کہ ایسے ایسے اوصاف والا کپڑا جو میرے دامن میں موجود ہے اسکو تیرے ہاتھ بیچتا ہوں یا کہے کہ وہ موتی جو میں اپنی مٹھی میں رکھتا ہوں اسے بیچ رہا ہوں چاہے وہ اس کے وصف کا ذکر کرے یا نہ کرے۔ اور جیسے یہ کہے کہ میں اس نقاب پوش باندی کو تیرے ہاتھ بیچ رہا ہوں۔

اگر اس طرح کہے کہ جو کچھ اپنے دامن یا مٹھی میں رکھتا ہوں وہ میں نے تیرے ہاتھ فروخت کردیا تو اس طرح کی بیع کو درست قرار دیا جائے گا یا نہیں "مبسوط" کے اندر اسے بیان نہیں کیا گیا۔ اکثر مشائخ (فقہاء) فرماتے ہیں

[1] خرید کردہ شے کو کسی عیب کے باعث مقررہ مدت مثلاً تین روز کے اندر لوٹا دینا۔ ۱۲

کہ جب بلا کسی قید کے بغیر دیکھی چیز کی خریداری درست ہے تو اس بیع کو بھی ہمارے نزدیک درست و جائز قرار دینے کا حکم ہوگا (محیط) جو شخص ایسی چیز خریدے جو اس نے بوقت خریداری دیکھی نہ ہو تو اسے دیکھنے کے وقت یہ حق حاصل ہے کہ چاہے اسے پوری قیمت میں لیلے اور چاہے لوٹا دے چاہے وہ چیز بیان کردہ وصف کے مطابق ہو یا اس کے برعکس ہو۔ (فتح القدیر)

بیع کے ساتھ ساتھ از خود خیار رؤیت[1] بھی حاصل ہو جائے گا اس کے لئے کسی شرط کی ضرورت و حاجت نہیں۔ (جوہرہ نیرہ) خیار رویت کی وجہ سے اس چیز اور اس کی قیمت پر ملکیت ثابت ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ البتہ بیع کا لزوم و وجوب میں خیار رویت مانع بن جاتا ہے (محیط سرخسی) دیکھنے سے قبل صراحۃً ساقط وختم کردینے کے باعث ساقط نہ ہوگا البتہ دیکھنے کے بعد اس طرح ساقط کردینے کے باعث اس کے ساقط اور اختیار کے سوخت ہو جانے کا حکم ہوگا۔ (بدائع)

اکثر فقہاء کے نزدیک خواہ چیز نہ بھی دیکھی ہو مگر اس حق سے دست بردار ہونے اور فسخ کرنیکا حق حاصل ہوگا۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ (فتاویٰ صغریٰ) اگر اجازتِ بیع دیکھنے سے قبل دی ہو تو درست قرار نہ دیں گے اور اسے خیارِ رویت بدستور حاصل رہے گا، لہٰذا اسے دیکھنے کے بعد اسے لینے اور لوٹا دینے دونوں قسم کا اختیار ہوگا (مضمرات) جس طریقہ سے خریدار کیلئے خیارِ رویت فروخت کردہ شے میں حاصل ہوتا ہے اسی طریقہ سے اگر ثمن عین (یعنی روپے) اشرفی وغیرہ کے علاوہ کوئی چیز ہو تو فروخت کرنے والے کیلئے بھی اختیار کے ثابت ہونے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

خیارِ رویت اس صورت میں ثابت ہوگا جبکہ فروخت ہونے والی شے ایسی ہو جو معین کرنے سے متعین ہو جاتی ہو اور اگر اس طرح کی ہو کہ متعین نہ ہو سکتی ہو تو اس کے اندر یہ اختیار ثابت نہ ہونے کا حکم ہوگا (بدائع)، ناپ اور تول کر دی جانے والی چیزیں عین ہونے کی صورت میں ان کا حکم بھی اعیان کا سا ہوگا۔ اسی طریقہ سے سونے اور چاندی کے پتر (ٹکڑے)، اور ظروف (برتن) کا حکم ہوگا۔

وہ چیزیں جن کا قرض کے طور پر مالک بنا ہو مثلاً بیع سلم میں مسلم فیہ (بیع کردہ شے) کی ملکیت تو اس کے اندر اس اختیار کے ثابت ہونیکا حکم نہ ہوگا۔ اسی طرح دراہم و دنانیر کے اندر بھی اختیار حاصل نہ ہوگا چاہے نقد ہوں یا قرض ہوں۔

ناپ تول کر دی جانے والی اشیاء کے متعین نہ ہونے کی شکل میں ان کا حکم دنانیر اور دراہم کا سا ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں) یہ اختیار ان تمام عقود و معاملاتِ بیع میں حاصل ہوگا جو لوٹا دینے پر فسخ و ختم ہو سکتے ہوں مثلاً اجارہ، یا مال کا دعویٰ کیا گیا ہو اور باہم صلح ہو گئی ہو یا تقسیم یا خرید وغیرہ کا معاملہ ہو (شرح طحاوی) ہر وہ عقد و معاملہ جو لوٹانے کے باعث فسخ و ختم نہ ہو سکتا ہو مثلاً خلع کا عوض یا قتل عمد پر صلح کا معاوضہ یا مہر وغیرہ کہ جن کے اندر واپس کردہ شے اپنے کسی بدل کے معاوضہ میں نہیں بلکہ اپنی ذات کے لحاظ سے ضمانت کے اندر رہتی ہے یہ اختیار و حق ثابت ہونے کا حکم نہ ہوگا (ذخیرہ)، استر دشتی نے "فوائد بعض الائمہ" میں بیان کیا ہے کہ میں نے ائمہ و فقہائے بخارا سے اس بارے میں فتویٰ لیا کہ بیع فاسد کے اندر خیارِ رویت اور خیار عیب کا

[1] چیز دیکھنے کے بعد واپسی کا اختیار ۱۲

تحقق وثبوت ہوتا ہے یا نہیں۔ تو ائمہ بخارا نے جواب دیا کہ دونوں کے ثابت و متحقق ہونیکا حکم کیا جائیگا (فصول عمادیہ) مشائخ (فقہاء) کی آراء باہم مختلف ہیں اس بارے میں کہ رویت کا اختیار بلا قید ہوگا یا خیارِ رویت کے اندر وقت کی تعیین ہوگی۔ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ دیکھ لینے کے بعد جتنے وقت کے اندر بیع (بآسانی) فسخ ہو سکتی ہو اسی وقت تک وقت کو معین قرار دیں گے۔ اگر دیکھنے کے بعد فسخ بیع کا وقت ملنے کے باوجود فسخ نہ کرے تو اس شکل میں خیار رویت کے ساقط ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ خواہ اس وقت تک اس سے صریح طور پر یا دلالۃً اجازت بیع ظاہر نہ ہوئی ہو اور اسکی اجازت کا پتہ نہ چلا ہو (بحر الرائق) راجح اور پسندیدہ قول کے مطابق اسکے کسی وقت کو مقرر قرار نہ دیں گے بلکہ تاوقتیکہ خیار رویت کو باطل و کالعدم کرنے والا کوئی امر ہی وقوع پذیر نہ ہو خیار رویت کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ (فتح القدیر) بحر الرائق میں ہے کہ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ جب تک کہ خریدار کی طرف سے خیارِ روایت ساقط و ختم نہ ہو فروخت کرنے والے کو یہ حق نہیں کہ خریدار سے ثمن کا مطالبہ کرے (فتح القدیر)

خیار رویت کے اندر میراث کا نفاذ نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر خریدار مبیع دیکھنے سے قبل موت کی آغوش میں سو جائے تو وہ مبیع مرنے والے خریدار کے ورثاء کو لوٹا دینے اور واپس کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (شرح طحاوی) اگر ایسی شے فروخت کرے جس کو اس نے دیکھا نہ ہو مثلاً کسی شے کا وارث ہو اور اسے نہ دیکھے حتیٰ کہ اسے بیچ دے تو امام ابو حنیفہ رح کے دوسرے قول کے مطابق بیع کے درست ہونے اور فروخت کرنے والے کو یہ اختیار حاصل نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا (ذخیرہ)

کوئی شخص اس شرط کے ساتھ کوئی چیز نقد معین اور قرض کے بدلہ فروخت کرے کہ میں اسکو نہیں دیکھوں گا پھر اس معین شے کو دیکھ کر واپس کرے تو اس صورت میں اس معین حصہ کو بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم کیا جائیگا البتہ قرض کے حصہ کے بقدر بیع نہ ٹوٹے گی کیونکہ اسے سرے سے قرض کے حصہ کے اندر خیارِ رویت حاصل ہی نہ تھا۔ (محیط سرخسی) کوئی شخص دیکھی ہوئی شے خریدے، اس صورت میں اگر اس شے کے اندر کوئی تغیر واقع ہوگیا ہو تو خیار حاصل ہونے اور تغیر نہ ہونے کی صورت میں خیار حاصل نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ البتہ اگر بوقت خریداری اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ میں اسے پہلے دیکھ چکا ہوں تو اسکے لئے خیار کے ثابت ہونیکا حکم ہوگا۔ (تبیین) اگر تغیر کے اندر خریدار اور فروخت کنندہ کا اختلاف ہوجائے اس طور پر کہ خریدار کہے کہ اس میں تغیر ہوگیا اور فروخت کرنے والا تغیر کا انکار کرے تو فروخت کرنے والے کے قول کو بحلف معتبر مانا جائے گا۔ اور خریدار کو اپنے دعوے پر گواہ پیش کرنے ہوں گے۔ فروخت کرنے والے کے قول کو اسی شکل میں قابلِ اعتبار قرار دیا جائے گا کہ اتنی قریبی مدت ہو کہ اتنی مدت میں اس شے میں تغیر ممکن نہ ہو اور اگر مدت دراز بیت گئی ہو مثلاً ایک باندی کو اس کی جوانی میں دیکھا ہو پھر اسے بیس برس گذر جانے کے بعد خریدے اور فروخت کرنے والا اس میں عدم تغیر کا مدعی ہو تو اس صورت میں خریدار کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیا جائے گا۔ (کافی) اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اگر اس طریقہ سے اختلاف ہو کہ فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ تو بوقت خرید اسے دیکھ چکا ہے اور خریدار کہے کہ میں نے اسکو نہیں

دیکھا تھا تو اس صورت میں بخلاف خریدار کے قول کو قابل اعتبار قرار دیا جائیگا (بدائع) اگر خرید کردہ شے محدود[1] ہو اور خریدار اس محدود کے اوپر قابض ہونے کا اقرار کرتے ہوئے کہے کہ میں نے اسکی ساری حدوں کو نہیں دیکھا تھا تو اس کے قول کو قابلِ قبول قرار نہ دیں گے۔ (محیط) احناف رح فرماتے ہیں کہ اگر فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو اور فروخت کرنے والا مدّعی ہو کہ یہ چیز تیرے ہاتھ فروخت کیجانے والی شے نہیں اور خریدار کہتا ہو کہ بعینہٖ یہ وہی ہے جو تو مجھے فروخت کرچکا ہے تو اس صورت میں خریدار کے قول کو قابل قبول قرار دیں گے۔ اسی طریقہ سے ہر ایسا مقام کہ جس کے اندر صرف خریدار کے کہدینے کے باعث عقدِ بیع ٹوٹ جاتا ہو خریدار کے قول کو قابلِ اعتبار قرار دیں گے اور جہاں پر محض خریدار کے کہنے سے فروخت کنندہ یا حاکم کی رضا کے بغیر عقد نہ ٹوٹتا ہو تو وہاں فروخت کنندہ کے قول کو معتبر قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (شرح قدوری للاقطع)

کوئی شخص ذبح شدہ بکری کی اوجھ اسکی کھال کھینچی جانے سے قبل خریدے تو اسے درست قرار دیں گے اس کے برعکس اگر خربوزے کے بیج اسے تراشنے سے قبل خریدے تو اسے درست قرار نہ دیں گے، خواہ فروخت کنندہ اس پر رضامند ہی کیوں نہ ہو۔[1] اوجھ کی خریداری کو کھال کھینچنے سے قبل جائز قرار دیا تو فروخت کنندہ پر لازم ہوگا کہ اس کی کھال نکالے اور خریدنے والے کیلئے خیار رویت حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

البتہ اگر بکری ذبح ہونے سے قبل کوئی شخص اسکی اوجھ خریدے تو اسے جائز قرار نہ دیں گے۔ (فتاویٰ صغریٰ) کوئی شخص ہروی[2] کپڑے کی گٹھڑی دیکھ کر اسے خریدنا قبول کرلے اس کے بعد گٹھڑی کا مالک اس میں سے نکال کر خریدنے والے کو بھی اس میں سے ایک کپڑا کاٹ لینے سے آگاہ کردے لیکن وہ کپڑا اسے نہ دکھائے حتیٰ کہ گٹھڑی میں جو کچھ موجود ہو وہ آدمی خریدلے تو اس صورت میں خریدار کو خیارِ رویت حاصل ہونیکا حکم ہوگا اسی طریقے سے اگر کوئی شخص دو کپڑے بیع کی خاطر پیش کرے، پھر ایک کپڑا رومال میں لپیٹ لے اور پھر خریدار کے پاس آئے اور خریدار کپڑا دیکھے بغیر اس سے خریدلے اور اس سے آگاہ نہ ہو کہ یہ اُن دونوں کپڑوں میں سے کونسا کپڑا ہے تو اس صورت میں اسے دیکھنے کے وقت اختیار کے حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ (حاوی)

اگر فروخت کنندہ دونوں کپڑے الگ الگ ایک رومال میں لپیٹ کے پھر خریدار کے پاس آئے اور کہے کہ یہ دونوں کپڑے بعینہٖ وہی ہیں جنہیں میں کل تجھے دے چکا ہوں۔ پس خریدار کہے کہ میں اس کپڑے اور دوسرے کپڑے کو دس دس دراہم میں خریدتا ہوں اور بوقت خریداری انھیں نہ دیکھے تو اس صورت میں اسکو خیارِ رویت حاصل نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ اور اگر دونوں کپڑوں کو مختلف قیمت میں خرید کر اس طریقہ سے کہے کہ میں یہ کپڑا بیس[20] دراہم اور یہ دوسرا کپڑا دس[10] دراہم میں خریدتا ہوں تو اسے خیارِ رویت حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ اگر خریدار کہے کہ میں ان کپڑوں میں سے ایک کپڑا بیس[20] دراہم میں خریدتا ہوں اور یہ پتہ نہ چلے کہ خریدا جانے والا کپڑا کونسا ہے تو اس بیع کو فاسد قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

---

[1] فرق دونوں میں کھلا ہوا ہے۔ کیونکہ خربوزہ محض بیج کی خاطر تراشا جائے گا۔ برخلاف بکری کی کھال کے کہ وہ اتاری ہی جائے گی، [2] ہرات کا تیار شدہ ۱۲

منتقیٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کے سامنے پرانے کپڑوں کی گٹھڑی پیش کیجائے اور وہ شخص ہر کپڑے کو دیکھ لے، اسکے بعد گٹھڑی کا مالک اس کے اندر سے ایک کپڑا نکال کر رومال میں پلیٹ لے اور اس کپڑے کو وہ آدمی جس کے سامنے گٹھڑی پیش کیجا چکی تھی خرید لے تو اس صورت میں اسے دیکھنے کے وقت خریدار کو اختیار حاصل ہونے کا حکم ہوگا خواہ گٹھڑی کا مالک یہی کہتا ہو کہ یہ کپڑا اسی پیش کردہ گٹھڑی میں کا ہے اور خواہ کپڑا ذکر اس طرح بھی کیوں نہ کرے کہ وہ اسے معین طریقہ سے شناخت کرلے۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص ایسی شے خریدے جسے وہ دیکھ چکا ہو مگر بوقت خریداری اسے نہ پہچان سکے مثلاً خریدار نے کسی کپڑے کو کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھا ہو، اس کے بعد وہی کپڑا والا اس کپڑے کو ایک رومال میں پلیٹ کر اس شخص کے ہاتھ بیچے اور وہ یہ نہ جان سکے کہ یہ کپڑا وہی دیکھا ہوا ہے مثلاً کسی شخص کے یہاں کوئی باندی دیکھی ہو اس کے بعد اسی شخص کے یہاں اسے بحالت نقاب دیکھ کر خریدے اور یہ نہ جان سکے کہ یہ باندی وہی دیکھی ہوئی باندی ہے تو اس صورت میں اسے دیکھنے کے وقت اختیار حاصل ہونیکا حکم کیا جائے گا[1] (محیط)

کوئی شخص ایک مشک کا پانی خریدے تو اسے دیکھنے کے وقت اختیار حاصل ہونیکا حکم ہوگا کیونکہ ایک پانی دوسرے سے عمدہ ہوتا ہے (اور خراب بھی) اسی طریقے سے اگر پانی خریدتے وقت دریائے دجلہ کا پانی ہونے کی شرط کی ہو۔ اور پھر وہ پانی دجلہ کا نہ نکلے تو اس صورت میں بھی خریدار کو اختیار حاصل ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ کیونکہ ایک جگہ دوسری جگہ سے بہتر ہوتی ہے[2] (محیط سرخسی)

خیار رویت کی بنا پر صفقہ مکمل نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص کسی سے ایک گٹھڑی زطی[3] کپڑے کی خریدے اور بغیر دیکھے ہوئے خرید کر اس پر قابض بھی ہو جائے اور پھر خرید کردہ کپڑوں میں سے کسی کپڑے میں عیب ظاہر ہو تو اسے خیارِ رویت کے باعث ان کپڑوں میں سے کسی کو لوٹانے کا حق و اختیار نہ ہوگا (ذخیرہ)

اگر خریدار خرید کردہ میں سے بعض کو بیع درست قرار دے اور اس پر رضامندی ظاہر کرے مثلاً دو کپڑوں یا دو غلام یا اور دو چیزیں خرید کر دیکھ لینے اور قابض ہونے کے بعد ایک کو ان میں سے پسند کرتے ہوئے کہے کہ میں اسے پسند کرتا ہوں تو مکمل بیع لازم و نافذ نہیں ہوگی۔ اور خیار بدستور باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص دو چیزیں خریدے اور انھیں دیکھنے کے بعد ایک کے اوپر قابض ہو جائے تو اسکو رضامندی میں شمار کرنے کا حکم کیا جائے گا۔ بحوالۂ ابن رستم امام ابوحنیفہ رح سے یہی منقول ہے۔ ایک چیز کے دیکھنے کو دونوں چیزوں کے دیکھ لینے کے مانند قرار نہ دیں گے۔ البتہ محض اسی شکل میں کہ دیکھی ہوئی شے پر قابض ہو کر اسے ضائع کردے تو اس صورت میں اس بیع کو لازم قرار دیں گے، امام ابویوسف رح کی رائے اس بارے میں مختلف ہے (ظہیریہ)

---

[1] یعنی خواہ رکھے یا واپس کردے ۱۲. [2] اور اس اعتبار سے پانی میں بھی فرق ہوتا ہے ۱۲

[3] عراق کے اطراف میں آباد ایک گروہ اس کپڑے کو انکی جانب منسوب کرکے زطی کہتے ہیں ۱۲

دو آدمی ایسی دو اشیاء خریدیں جنہیں دونوں نے ہی نہ دیکھا ہو اور پھر دونوں ان کے اوپر قابض ہو کر ان کو دیکھیں اس کے بعد ایک تو انہیں پسند کرے اور دوسرا لوٹانے کا قصد کرے تو تاوقتیکہ دونوں کی رائے لوٹا دینے پر متفق نہ ہو جائے محض ایک شخص کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں۔ اسی طریقہ سے اگر فروخت کنندہ دو اور خریدنے والا ایک ہو اور اختیار دونوں فروخت کرنے والوں کو حاصل ہو، اس کے بعد ان میں سے ایک فروخت کنندہ بیع فسخ کردے اور دوسرا اجازت عطا کردے، تو تاوقتیکہ دونوں کی رائے بیع کو جائز قرار دینے اور اجازت پر متفق نہ ہو بیع کے درست ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ دو آدمی ایک باندی خریدیں درآنحالیکہ ان دو میں سے ایک شخص اس باندی کو اس سے قبل دیکھ چکا ہو۔ اس کے بعد دونوں آدمی باندی پر قابض ہو جائیں پھر وہ شخص جس نے باندی نہیں دیکھی تھی اب دیکھے اور متفقہ طور پر دونوں کی رائے اسے لوٹا دینے کی ہو تو ان دونوں کو باندی لوٹا دینے کا حق ہوگا۔ اور اگر دیکھنے والے شخص نے دوسرے کے لوٹانے سے قبل یہ کہدیا ہو کہ میں اس کے اوپر رضامند ہوں۔ اور میں بیع کو نافذ کرتا ہوں تو نہ دیکھنے والے شخص کو مکمل بیع کے لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اور شریک کی رضامندی بمنزلہ اس کی رویت کے (بے سود) قرار دیجائے گی۔ (محیط)

اگر کوئی شخص دو کپڑوں میں سے محض ایک دیکھے اور دونوں کپڑے خریدلے۔ اس کے بعد دوسرا کپڑا دیکھے تو اس صورت میں اسے یہ حق حاصل ہوگا۔ کہ خواہ دونوں واپس کردے اور خواہ دونوں لے لے۔ (کافی)

کوئی شخص زملی کپڑوں کی اس قسم کی گٹھڑی خریدے جسے اس شخص نے دیکھا نہ ہو۔ اس کے بعد گٹھڑی کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا پہن لے تو ساری گٹھڑی کے کپڑوں میں اسکے اختیار کے باطل ہونیکا حکم ہوگا۔ (محیط سرخسی)

خیارِ رویت کے باعث قابض ہونے سے قبل لوٹانے کا اور قابض ہونے کے بعد فسخ بیع کا حق حاصل ہوتا ہے اس کے اندر نہ قضائے قاضی کی ضرورت ہے اور نہ فروخت کرنے والے کی رضامندی کی حاجت۔ محض اس قدر کہنے سے کہ میں نے لوٹا دیا بیع کے فسخ ہو جانیکا حکم کیا جائے گا۔ لیکن امام ابوحنیفہ رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ فروخت کنندہ کو آگاہ کئے بغیر لوٹانا درست نہ ہوگا۔ (بحرالرائق)

اگر قابض ہونے کے بعد اسے دیکھے تو تاوقتیکہ اس کی طرف سے اظہار رضا کو بتانے والی کوئی بات نہ پائی جائے یا وہ اجازت عطا کردے اسکا اختیار بدستور باقی رہے گا۔ (ظہیریہ) خیار رویت کے اندر خرید کردہ شے دیکھ لینے کے بعد خواہ فروخت کنندہ اس سے آگاہ ہو یا نہ ہو سب ائمہ کے نزدیک رضا کو درست قرار دیں گے۔ رضا کی دو شکلیں ہیں (۱) واضح طور سے اظہارِ رضا ہو مثلاً دیکھنے کے بعد کہے کہ میں نے اجازت بیع عطا کردی یا کہے کہ میں اس کے اوپر رضامند ہوں (۲) اس کی جانب سے رضامندی ظاہر کرنے والی کوئی بات پائی جائے مثلاً خریداری کے بعد اس چیز کو دیکھے اور پھر اس پر قابض ہو جائے (ذخیرہ)

خرید کردہ شے کے خریدار کے پاس عیب دار ہونے کے باعث یا تصرف کرنے کی وجہ سے خیارِ خرد کے بطل ہونے کا حکم ہوتا ہے اسی اِن دو چیزوں کے باعث خیارِ رویت کے جاتے رہنے کا حکم کیا جاتا ہے۔ پھر اگر اس نوعیت کا تصرف ہو کہ جسکی بنا پر کسی اور شخص کے حق کا وجوب ہوتا ہو مثلاً اپنے لئے اختیار کی شرط لگائے بغیر بیع کردی یا وہ رہن کردے یا اجرت پر دیدے تو دیکھ لینے کے بعد اور دیکھ لینے سے قبل دونوں صورتوں میں

خیارِ رویت کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (کافی) اگر خریدار مبیع پر قابض ہونے کے بعد مگر دیکھنے سے قبل اسے بیچ ڈالے اور پھر وہ اس کے پاس بحکم قاضی کسی عیب کی بنا پر یا اس طرح کے سبب کے باعث جسے بہر صورت فسخ بیع قرار دیا جاتا ہو لوٹ آئے۔ اور اجارہ و رہن (پر ہو اور وہ) ٹوٹ جائے تو درست قول کے مطابق خیار رویت کے نہ ٹوٹنے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر کوئی اس طرح کا تصرف کرے کہ جس سے کسی اور شخص کے حق کا تعلق نہ ہو مثلاً خرید کردہ شے اپنی ذات کے لئے اختیار کی شرط کرتے ہوئے بیچے یا ہبہ کرنے کے بعد موہوب لہ کے حوالہ نہ کرے یا اسے بیع کیلئے پیش کرے تو خیارِ رویت کے باطل و کالعدم نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ البتہ اگر مبیع کو دیکھ لینے کے بعد اس طرح کے تصرفات کرے تو اس کے اختیار کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔

امام ابو یوسف رح باطل نہ ہونے کا حکم فرماتے ہیں۔ (فتاویٰ قاضی خاں) امام ابو یوسف رح کے قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ (بدائع) کوئی شخص خرید کردہ غلام کو مکاتب[1] بنادے پھر وہ غلام بدل کتابت ادا نہ کر سکے اس کے بعد اسے خریدار دیکھے تو اسے خیارِ رویت کے باعث لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (حاوی)

اگر خرید کردہ شے کا کچھ حصہ خریدار کے پاس سے نکل جائے یا مبیع میں اس کے پاس رہتے ہوئے کوئی کمی واقع ہو جائے یا اس کے اندر کچھ اضافہ ہو گیا ہو خواہ یہ اضافہ مبیع کے ساتھ ملا ہوا ہو یا الگ ہو ہر صورت میں اسکے اختیار کے باطل و کالعدم ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ (سراج الوہاج)

اسی طریقہ سے اگر خرید کردہ شے باندی ہو اور خریدار اس کے ساتھ ہمبستری کرلے یا اسے شہوت کے ساتھ چھولے یا شہوت کے ساتھ اس کی شرمگاہ کی جانب دیکھے یا جسے خریدا گیا ہو وہ گھوڑا ہو۔ اور اپنی کسی ذاتی ضرورت کی خاطر اس گھوڑے پر سوار ہوا ہو یا اسی نوع کی کوئی اور بات ہو تو اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (بدائع)

اگر خریدار خرید کردہ شے دیکھنے سے قبل ہی کسی کو اسی کے لئے اختیار کی شرط لگا کر بیچ ڈالے تو یہ بیع کسی شرط کے بغیر کی گئی بیع کی طرح شمار ہوگی۔ اور اس کے اندر خیارِ رویت دیکھنے سے قبل ہی ساقط ہو جانیکا حکم ہوگا۔ (عینی شرح کنز) اسی طریقہ سے اگر اسے بیع فاسد کے طریقہ سے بیچ کر خریدار کے حوالہ کر دے تب بھی اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ (ظہیریہ) اسی طریقہ سے اگر اس نے مبیع دیکھنے سے قبل ہی ہبہ کر کے حوالہ کر دی تو اختیار کے ساقط و کالعدم ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی)

اسی طریقہ سے اگر اس کو دیکھنے کے ساتھ ہی قیمت کی ادائیگی کر دے تب بھی اختیار کے ختم ہو جانے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اگر خریدار کے پاس خرید کردہ شے میں سے کچھ حصہ اس مبیع کا ضائع ہو جائے تو اختیار کے باطل ہو جانیکا حکم ہوگا۔ (حاوی) اگر خریدار اس کے اندر اس طرح کا تصرف کرے کہ جس کی بنا پر اس کے اندر کوئی نقص پیدا ہو جائے درآنحالیکہ وہ اس سے آگاہ نہ ہو کہ یہ مبیع دی ہے تب بھی اس کے اختیار

[1] آقا غلام سے یہ کہدے کہ اگر تو اتنی رقم ادا کردے تو حلقۂ غلامی سے آزاد ہے۔

کے باطل وکالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ مثلاً ایک خرید کردہ بکری کا اون کاٹ لے اور اس سے آگاہ نہ ہو کہ خرید کردہ بکری یہی ہے یا اسی طرح کوئی کپڑا پہن لے اور پہننے کی وجہ سے کپڑے کے اندر کوئی نقص پیدا ہو جائے۔ دراں حالیکہ اس سے آگاہ نہ ہو کہ فروخت کرنے والے کا فروخت کردہ کپڑا یہی ہے۔ تو اس صورت میں بھی اس کے اختیار کے باطل وکالعدم ہونیکا حکم کیا جائے گا (سراج الوہاج)

کوئی شخص اس طرح کی باندی خریدے جسے دیکھا نہ ہو۔ پھر یہ باندی فروخت کرنے والا خریدار کے پاس امانتاً رکھ دے درانحالیکہ خریدار کو یہ معلوم نہیں تھا کہ خرید کردہ باندی یہی ہے، اس کے بعد وہ خریدار کے پاس موت کی آغوش میں سو گئی تو خریدار کو اس کے اوپر قابض قرار دیں گے اور اس کے اوپر ثمن کا وجوب ہوگا۔ کیونکہ باندی اس حالت میں موت کی آغوش سوئی کہ خریدار کے ضمان میں تھی۔ (محیط سرخسی)

اگر خریدار باندی پر قابض ہونے کے بعد اس باندی کو فروخت کنندہ کے پاس امانتاً رکھے اور ابھی خریدار بیع کے اوپر رضامند بھی نہ ہوا تھا کہ وہ باندی فروخت کرنے والے کے پاس مر گئی تو حقیقتاً یہ خریدار کا مال تلف ہوا۔ اور خریدار کے اوپر باندی کے ثمن کا وجوب ہوگا۔ (مبسوط)

کوئی شخص موزہ خریدے اور فروخت کنندہ خریدار کو وہ موزہ اس حالت میں پہنا دے کہ خریدار سویا ہوا ہو، پھر وہ جاگنے کے بعد اسے پہنے ہوئے چند قدم چلے اور چلنے کے باعث موزہ میں کوئی نقص آجائے تو خریدار کا خیار رویت باطل ہو جائے گا۔ اور نقص پیدا نہ ہونے کی صورت میں خیارِ رویت کے باطل نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ (محیط)

کوئی شخص اس طرح کا گھر خریدے جسے دیکھا نہ ہو، پھر اس کے برابر والا گھر بیچا جائے اور خریدار اسے بحق شفع لے لے تو روایت کے ظاہر کی رو سے اس کے خیارِ رویت کو باطل قرار دینے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اسی قول کو راجح وپسندیدہ قرار دیا گیا ہے (نہر الفائق) "کبریٰ" میں ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا موتی خریدے جو سیپ میں ہو تو امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ یہ بیع درست ہوگی اور موتی کے دیکھنے پر خریدار کیلئے خیارِ رویت حاصل ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ امام محمد رح کے نزدیک یہ بیع باطل ہوگی امام محمد رح ہی کے قول پر فتویٰ دیا گیا ہے۔ (مضمرات)

کوئی شخص کسی سے کہے کہ جو کچھ اس کوٹھری کے اندر موجود ہے یا جو کچھ اس تھیلے میں ہے۔ تیرے ہاتھ بیچتا ہوں۔ تو اسے درست وجائز قرار دیں گے۔ اور خریدار کو دیکھنے کے وقت اختیار ہوگا۔ کوئی شخص کہے کہ جو کچھ اس دیہات میں ہے یا جو کچھ اس گھر میں ہے میں تجھے بیچتا ہوں تو کیونکہ اس کے اندر (حقیقت شے سے) لاعلمی و جہالت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اسے جائز قرار نہ دیں گے۔ (محیط سرخسی)

کسی شخص کی مرغی موتی نگل لے پھر وہ اسے موتی سمیت بیچ دے تو بیع درست نہ ہوگی۔ خواہ خریدار نے نگلنے سے قبل موتی نہ دیکھا ہو۔ البتہ اگر وہ مرغی مر گئی اور پھر مالک نے وہ نگلا ہوا موتی بیچا تو اس کی بیع درست ہوگی۔ خواہ خریدار مرغی کے وہ موتی نگلنے سے قبل اس موتی کو نہ دیکھے۔ البتہ موتی میں خریدار کیلئے خیارِ رویت حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

کوئی شخص اسباب خریدے اور پھر اسے اٹھا کر کسی جگہ لیجائے تو اسے خیارِ رویت یا خیارِ عیب کی بنا پر لوٹانے کا حق حاصل ہو گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ اسباب اسی جگہ لے کر آئے جہاں پر عقد بیع ہوا ہو ورنہ لوٹانے کو درست قرار نہ دیں گے۔ (بحرالرائق) چاہے اسباب اٹھا کر لیجانے کے باعث اس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہو یا کمی واقع ہوئی ہو (قنیہ کے اندر یہ اضافہ ہے)

کوئی شخص کچھ دودھ اس شرط کے ساتھ خریدے کہ فروخت کنندہ خریدار کے گھر پر پہونچائے گا۔ لہٰذا اگر بیع بزبان فارسی ہوئی ہو تو اسے درست قرار دیں گے۔ لہٰذا اگر خریدار نے خرید کردہ دودھ دیکھا نہ ہو اور فروخت کنندہ کے خریدار کے گھر پہونچانے پر وہ دیکھے تو اس صورت میں فقیہ ابو اللیث رحمہ کے نزدیک خیارِ رویت کے باعث اسے لوٹا کا حق نہ ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ خریدار کے واپس کرنے پر وہ دودھ فروخت کرنے والے کو وہاں سے لانا پڑے گا۔ اور اس کا حکم ایسے عیب کا سا ہو گا کہ جو خریدار کے پاس رہتے ہوئے پیدا ہوا ہو (فتاویٰ قاضی خاں)

خیارِ رویت، خیارِ شرط، یا خیارِ عیب کی بنا پر مبیع کے لوٹانے میں جو خرچ ہو گا۔ اس کا ذمہ دار خریدار ہو گا۔ "جامع الفصولین" کے اندر لکھا ہے کہ اگر خریدار مکان میں کسی شخص کا قیام کرا دے تو اس کیوجہ سے اس کا خیارِ رویت ختم نہ ہو گا۔ البتہ اگر کرایہ پر رہائش کیلئے دیا ہو تو خیار کے باطل و کالعدم ہو جانیکا حکم ہو گا۔ (بحرالرائق) کوئی شخص زمین خرید کر اس کے اندر کاشتکار کو کھیتی کرنیکی اجازت عطا کر دے تو کیونکہ کاشتکار بحکم خریدار کاشت کر رہا ہے اس لئے اس کا فعل خریدار کا فعل شمار ہو گا۔ اور خریدار کا خیار باطل ہو جانیکا حکم کیا جائے گا۔ (عینی شرح کنز)

کوئی شخص کسی ایسی زمین کو خریدے کہ جس کا کوئی شخص کاشتکار ہو اور وہ کاشتکار خریدار کی رضا سے سابق طریقہ کے مطابق کھیتی کرے، اس کے بعد خریدار یہ زمین دیکھے تو اسے لوٹانیکا اختیار حاصل نہ ہو گا (کفایہ) اگر خرید کردہ زمین دیکھنے سے قبل کسی شخص کو عاریتاً کاشت کیلئے دیدے تو اس صورت میں کاشت سے قبل اختیار کے ساقط و ختم ہونے کا حکم نہ ہو گا۔ (فصول عمادیہ) "ولوالجیہ" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین اس طریقہ سے بیچنے کا قصد کرے کہ خریدار کے لئے خیارِ رویت حاصل نہ رہے تو حیلہ[1] اس سلسلہ میں یہ کرے کہ ایک کپڑے کے متعلق اعتراف ہو کہ یہ فلاں شخص کا ہے پھر یہ کپڑا زمین سمیت بیچ ڈالے، اس کے بعد وہ آدمی جس کے لئے کپڑے کی ملکیت کا اعتراف کیا ہو اس کپڑے کے اوپر اپنا حق ثابت کرنے کے بعد لے لے تو خریدار کے اختیار کے باطل ہونیکا حکم ہو گا۔ (نہر الفائق)

کوئی شخص کسی سے اس طرح کا مکان خریدے جسے دیکھا نہ ہو، پھر خریدنے کے بعد اسے دیکھے اور یہ نہ کہے کہ "پسند آمد یا نہ۔ (پسند خاطر ہے یا نہیں) پھر کچھ لوگوں سے کہے "گواہ باشید بر خریدنِ من ایں خانہ را" (میری

---

[1] کسی کو خواہ مخواہ حق سے محروم کرنا قباحت سے خالی نہیں۔ البتہ اگر اس حیلہ سے خریدار کی شرارت کا علاج پیشِ نظر ہو تو مضائقہ نہ ہو گا۔

اس مکان کی خریداری پر گواہ رہنا) اس کے بعد وہ خیارِ رویت کے باعث مکان لوٹا دینے کا ارادہ کرے تو اسے لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (ذخیرہ) کوئی شخص ایسا مکان خریدے جو دوسرے شہر کے اندر ہو اور فروخت کنندہ خریدار سے کہے کہ میں نے وہ مکان تیرے حوالہ کیا، پھر خریدار درحقیقت مکان پر قابض نہ ہونے اور نہ دیکھنے کے باعث ادائیگی قیمت سے انکار کرے تو اسے خیارِ رویت کی بنیاد پر لوٹا دینے کا حق حاصل ہوگا۔ اور خریدار کے مکان نہ لوٹانے کی صورت میں فروخت کنندہ کو حکم کریں گے کہ وہ اس شہر میں خریدار کے ہمراہ خود جائے یا ثمن پر قبضہ کرنے اور مکان اس کے حوالہ کرنے کی خاطر اپنے کسی وکیل کو اسکے ہمراہ بھیجے۔ (فتاویٰ قاضی خان)

کوئی شخص غلام خریدے در آنحالیکہ غلام نابینا ہو، پھر خریدار کہے کہ میرا ارادہ اسکو بطور کفارۂ قسم آزاد کرنے کا ہے۔ پس اگر یہ غلام اس سلسلہ میں کفایت کرے گا (اور کفارہ ادا ہو سکے گا) تو خرید لوں گا ورنہ بائع کو لوٹا دوں گا۔ تو خریدار کو لوٹا دینے کا حق حاصل ہوگا۔ بحوالہ بشر رح امام ابو یوسف رح سے منقول ہے کہ کوئی شخص دیکھے بغیر دو "کر" گندم خرید لے، اس کے بعد قابض ہونے سے قبل یا قابض ہونے کے بعد ان میں سے ایک کی بیع کا اقالہ کرے تو اسے باقی کے اندر خیارِ رویت حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ) "منتقیٰ" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص دیکھے بغیر کوئی شے خریدے، پھر فروخت کنندہ سے کہے کہ اسے بیچ دے تو اسی وقت اس شے کے بائع کی طرف لوٹ جانے کا حکم ہوگا۔ چاہے بائع اسے فروخت کر چکا ہو یا نہ کر چکا ہو۔ اور اگر وہ مذکورہ جملہ دیکھ لینے کے بعد کہے تو اس شکل کا حکم اس مسئلہ کے اندر ذکر نہیں کیا گیا۔ البتہ اس مسئلہ کے ذکر کے بعد بکری کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے اس طرح ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص کوئی بکری خریدے۔ اور اس کے اوپر قابض نہ ہو حتیٰ کہ فروخت کنندہ سے اسے بیچنے کیلئے کہے کہ اسے اپنے لئے بیچ دے تو ان دونوں لفظوں میں کوئی فرق نہیں۔

لہذا اگر اس نے بکری دیکھی نہ ہو تو یہ کہنے کے ساتھ ہی بیع کے ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا اور خیارِ رویت کے باعث بکری لوٹ جائے گی۔ اگر خریدار اسے دیکھ چکا تھا تو جس وقت تک بائع یہ نہ کہے کہ "مجھے یہ منظور و قبول ہے میں یہ بکری فروخت کر لوں گا" بیع کے ٹوٹنے کا حکم نہ ہوگا۔ (محیط) کوئی شخص ایک بکری دیکھے بغیر خرید لے اور فروخت کنندہ کو بکری کا دودھ دوہ کر صدقہ کر دینے یا زمین کے اوپر پھینک دینے کا حکم کرے اور فروخت کرنے والا اسکے کہنے کے مطابق عمل کرے تو خریدار کے دودھ پر قابض ہونے کے باعث بکری کے اندر اسکے اختیار کے باطل ہو جانے کا حکم ہوگا۔ (بحر الرائق منقول عن جامع الفصولین) کوئی شخص دو غلام خریدے اور کوئی شخص خریدار کے قابض ہونے سے قبل اسے خطا قتل کر دے اور خریدار مقتول کا نفقہ اور اس کی قیمت قتل کرنے والے سے وصول کرے تو دوسرے غلام کے اندر اسکے اختیار کے باطل ہونیکا حکم ہوگا (ظہیریہ)

"اصل" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر غلام کو خریدار کے پاس رہتے ہوئے ایسا زخم لگا یا گیا ہو کہ اس زخم کے بدلہ کچھ مال کا وجوب ہوتا ہو یا کسی خرید کردہ باندی کے ساتھ خریدار کے علاوہ کسی شخص نے شبہ کے

کے باعث ہمبستری کرلی۔ تو خریدار کو خیار رویت کی بنا پر لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔

اگر خریدنے والا خود باندی کے ساتھ صحبت کرلے یا کوئی اور شخص اس باندی سے زنا کرلے یا غلام کو خود خریدار ہی زخمی کر دے تو ان تینوں شکلوں میں اسے لوٹانے کا حق و اختیار حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اگر فروخت کرنے والا ہی لوٹا لینے پر رضامند ہو جائے تو لوٹا سکتا ہے۔ اگر یہ باندی کسی بچہ کو جنم دے پس اگر بچہ بقید حیات رہے تو بہر صورت خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اگر بچہ مرجائے اور بچہ کی پیدائش سے باندی میں کوئی ظاہری نقص پیدا ہو گیا ہو تو تاوقتیکہ فروخت کنندہ رضامند نہ ہو خریدنے والے کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ اور بچہ پیدا ہونے کے باعث کوئی نقص نہ پیدا ہوا ہو تب بھی کتاب المضاربت کی روایت کے مطابق مذکورہ عدم واپسی کا حکم برقرار رہے گا۔ (محیط)

اگر خرید کردہ شے بکری یا گھوڑی ہو اور اس کے بچہ پیدا ہو تو خریدار کو لوٹانے کا حق نہ رہے گا۔ اسی طریقہ سے خریدار یا کوئی دوسرا شخص اسکے بچہ کو قتل کر دے تب بھی مذکورہ بالا حکم برقرار رہے گا۔ لیکن اگر بچہ اپنی موت مرگیا ہو (کسی نے قتل نہ کیا ہو) تو خریدار کو خرید کردہ بکری یا گھوڑی لوٹا دینے کا حق و اختیار ہوگا۔ (حاوی) اگر خریدار کے پاس غلام ہونے کی حالت میں اسکا فروخت کرنے والا (بائع) اسے مجروح یا قتل کر دے تو "اصل" کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ خریدار کے ذمہ مبیع کے لازم و واجب ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور بائع کے اوپر غلام کو قتل کر دینے کے باعث قیمت غلام کا وجوب ہوگا اور مجروح کر دینے کی شکل میں زخم کا تاوان لازم ہوگا۔ (محیط)

عیسیٰ ابن آبان سے منقول ہے کہ اگر خریدار کا قابض ہونے سے قبل خریدکردہ باندی کا عقد نکاح کر دے اس کے بعد اسے اس کے خاوند کے اس کے ساتھ صحبت کرنے سے قبل دیکھے تو اس صورت میں خریدار کو لوٹانے کا حق حاصل رہے گا۔ اور نکاح کے باعث اس کے اندر جو عیب و نقص پیدا ہوا اسے دور کرنے کے لئے مہر کو کافی قرار دیں گے۔ خواہ جرمانہ نقص وعیب مہر کی مقدار سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ جرمانہ عیب کی مقدار میں جو کمی رہ گئی ہو اس کا تاوان ادا کرے۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (ظہیریہ) اگر غلام بخار میں مبتلا ہو جائے، اسکے بعد اس کا بخار دور ہو جائے تو اس صورت میں خریدار کو یہ حق ہے کہ غلام کو دیکھنے کے وقت لوٹا دے۔ اگر غلام بخار میں مبتلا ہو اور اسی دوران خریدار قاضی کے یہاں یہ مقدمہ پیش کرے اور فروخت کنندہ یہ غلام قبول کرنے پر آمادہ نہ ہو۔ تو اس صورت میں قاضی لوٹانے کے اختیار کو باطل قرار دے کر بیع کے نافذ و جائز ہونے کا حکم کرے گا۔ لہذا اگر قاضی کے غلام کے بارے میں اس حکم کے بعد غلام صحت یاب ہو جائے۔ تب بھی خریدار کو یہ حق نہ ہوگا کہ اُسے لوٹا دے۔

اگر غلام کے صحت یاب ہونے کی حالت میں خریدار فروخت کنندہ کی موجودگی میں اس کے لوٹانے پر گواہ قائم کرے، پھر فروخت کنندہ قابض ہونے سے قبل غلام بخار میں مبتلا ہو جائے۔ پھر غلام کا بخار دور ہو جائے تو غلام فروخت کنندہ کا ہی قرار دیا جائے گا (حاوی)

کوئی شخص دیکھا ہوا گندم کا ڈھیر اندازہ سے خریدے اور اس کے اوپر قابض نہ ہو حتیٰ کہ وہ ڈھیر گندم سوکھ جانے کی بناپر کم ہو جائے تو اسے خیارِ رویت حاصل نہ ہونے کا حکم ہوگا۔ (مختار الفتاویٰ)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ وہ شخص جسے خیار حاصل ہوا سے بیع کے فسخ کر دینے کا حق حاصل ہے۔ البتہ تین آدمی یعنی وصی، وکیل اور غلام ماذون (جسے آقا کی طرف سے اجازتِ تجارت ہو) کسی شے کو اس کی قیمت سے کم میں خرید لیں تو خیارِ عیب کے باعث فسخ بیع کا حق حاصل نہ ہوگا۔ البتہ خیارِ شرط یا خیارِ رویت کی بناپر بیع فسخ کرنے کا حق ہوگا۔ (بحر الرائق)

فصل دوم

ان اشیاء کا ذکر کہ بطلانِ خیار کیلئے جن کا تھوڑا دیکھنا کل کی طرح ہے

ضابطہ یہ ہے کہ اگر بغیر دیکھی ہوئی شے ایسی شے کے تابع ہو جو دیکھی ہوئی ہو تو بغیر دیکھی ہوئی شے میں بھی خریدار کو خیارِ رویت نہ رہے گا۔ اگر دیکھی ہوئی شے اصل ہو تو یہ بات دیکھی جائے گی کہ اگر دیکھی ہوئی چیز کی وجہ سے بغیر دیکھی ہوئی چیز کی حالت سے واقفیت نہیں ہوتی تب تو خیارِ رویت کے برقرار رہنے کا حکم ہوگا۔ اور واقفیت ہو جاتی ہو تو خیارِ رویت کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ (محیط سرخسی) کوئی شخص غلام یا باندی خرید کر اس کے چہرہ کو دیکھکر پسند کرلے تو پھر اسے خیارِ رویت نہ رہے گا۔ (محیط) اسی طریقہ سے اگر چہرہ کا بیشتر حصہ دیکھ لے تو اس کا حکم سارا چہرہ دیکھ لینے کا سا ہوگا۔

اور اگر غلام یا باندی اور تمام اعضاء چہرہ کے علاوہ دیکھ لئے تو خیارِ رویت باقی رہنے کا حکم ہوگا (سراج الوہاج) کوئی شخص گھوڑا یا گدھا یا خچر خریدے اور اس کے چہرہ کے اور کچھ نہ دیکھے تو امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ تا وقتیکہ خریدار اس کے اگلے پچھلے حصوں (یعنی تقریباً پورے جسم) کو نہ دیکھ لے خریدار کو خیارِ رویت حاصل رہے گا۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ (بدائع)

فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر چوپاؤں کی شناخت رکھنے والے یہ کہتے ہوں کہ چوپاؤں کے چاروں پیروں کو دیکھنے کی حاجت ہوا کرتی ہے تو ان کے دیکھنے کو بھی سقوطِ خیار کیلئے شرط قرار دیں گے۔ (شرح قدوری للاقطع) یہ کافی نہیں ہے کہ جانور کی دُم، پیشانی، سُم اور کھُر دیکھ لئے جائیں۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (فتاویٰ غیاثیہ) جو بکری اپنے پاس رکھنے کی خاطر خریدے ضروری ہے کہ اس کے سارے جسم اور تھنوں کو دیکھ لیا جائے (ظہیریہ) اگر گوشت کی خاطر بکری خریدے تو اس کے اندر ضروری ہے کہ ٹٹول کر اور ہاتھ لگا کر دیکھے حتیٰ کہ اگر ایسی بکری محض دور سے دیکھی تو خریدار کا خیارِ رویت باقی رہنے کا حکم کیا

جائے گا۔ (بدائع) اگر دودھ پینے والی اونٹنی یا گائے سارا بدن دیکھ کر اور تھن دیکھے بغیر خرید لے تو اس کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم کیا جائے گا۔ (سراج الوہاج) اگر کھانے کی اشیاء خریدے تو انھیں چکھ کر اور سونگھنے کی اشیاء کو سونگھ کر دیکھنا ضروری ہے۔ جہاد کے اندر بجائے جانے والے دف کی آواز سننی ضروری ہے (تبیین) کوئی شخص کھانے کی چیز خرید لے اور بوقتِ شب وہ چیز دیکھے بغیر چکھ لے تو اسکے اختیار کے ساقط و ختم ہونیکا حکم ہوگا۔ (قنیہ)

کوئی شخص ایسے مال میں سے جو نقل اور ادھر سے اُدھر اٹھا لیجانے کے قابل ہو حیوانات کے علاوہ خریدے لہٰذا اگر کسی مخصوص شے کی خریداری مثلاً آہنی خود کی خریداری مقصود ہو یا اور اس کے علاوہ کوئی چیز تو تاوقتیکہ اس شے کو دیکھ نہ لے اس کے اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی مخصوص چیز مقصود نہ ہو اور خرید کردہ کا کچھ حصّہ دیکھ کر اس پر رضامندی ظاہر کر دے تو خیارِ رویت کے باطل ہو جانے کا حکم ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ بغیر دیکھی ہوئی کی مقدار صفت کے اندر دیکھی ہوئی کے مساوی ہو۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اگر صفت کے اندر مساوات نہ ہو بلکہ کم اور گھٹی ہوئی پائے تو خیارِ رویت باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص ایسا کپڑا خریدے جسے محض اوپر سے لپٹے ہوئے ہونے کی حالت میں دیکھے۔ مگر اس کو کھول کر نہ دیکھے۔ اس صورت میں اگر کپڑا کارچوبی یا منقش نہ ہو۔ بلکہ سادہ ہو تو اس کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ اور اگر کپڑا منقش ہو تو تاوقتیکہ اسے کھول کر نہ دیکھ لے۔ اس کا اختیار برقرار رہے گا۔ اور اگر منقش نہ ہو بلکہ کارچوبی وغیرہ ہو اور وہ خریدار اس کا کام دیکھ چکا ہو تو اس کا خیارِ رویت ختم ہو جائے گا۔ البتہ اگر کارچوب نہ دیکھی ہو تو خیار باقی رہے گا۔ (بدائع)

بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ حکم ان کے عرف کے اعتبار سے ہے۔ ہم لوگوں کے عرف کے لحاظ سے تاوقتیکہ کپڑا اندر سے نہ دیکھ لے اسکے خیار کے ساقط ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ کیونکہ کپڑوں کے اندرونی اور خارجی حصّے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ امام زفر رح یہی فرماتے ہیں "مبسوط" کے اندر امام زفر رح کے قول کے مطابق حکم مذکور ہے۔ (فتح القدیر) بچھونوں و بستروں کے اندر تاوقتیکہ ان کے رُخ اور رنگ کے مقام کو نہ دیکھ لے اُس وقت تک محض ان کے ظاہر و اوپر کے حصّوں کو دیکھ لینے سے اختیار کے ساقط ہونے کا حکم نہ ہوگا۔ وہ کپڑا جس کے دو رُخ الگ الگ ہوں ان دونوں کا دیکھ لینا قابلِ اعتبار ہوگا۔ (ظہیریہ) فرش کے بارے میں فقہاء فرماتے ہیں کہ اسے تو سارا ہی دیکھنا چاہیئے (نہر الفائق)

اگر تکیہ کے اندر کوئی چیز بھری ہوئی ہو۔ اور اسے اوپر سے دیکھ لے۔ لہٰذا اگر وہ تکیہ اس قسم کی چیز سے بھرا ہوا ہو جس سے عام طور پر تکیے بھرے جاتے ہوں تو اس کے اختیار کے باطل و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا اور اگر وہ ایسی شے سے بھرا ہوا ہو جس سے عام طور پر تکیے نہ بھرے جاتے ہوں تو اس صورت میں خریدار کا خیارِ

لہ اور دونوں رُخ دیکھ لینے پر خیار ساقط ہوگا۔ لہ۔ مثلاً روئی۔

رویت باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ (بحرالرائق منقول عن معراج الدرایہ) کوئی شخص ایسا جبہ خریدے جس میں استر لگا ہوا ہو۔ اور خریدار محض اس کے استر کو دیکھ لے تو اس کا ابرا (بالائی حصہ) دیکھتے وقت خریدار کو خیارِ رویت حاصل ہوگا۔ چاہے وہ استر ہی مقصود کیوں نہ ہو۔ جیسے وہ پوستین کے اوپر ہو یا استر مقصود نہ ہو کیونکہ ابرا بہرصورت مقصود ہوا کرتا ہے۔ البتہ اگر واقعی ابرا حقیر و ناقابل التفات ہونے کی وجہ سے مقصود ہی نہ ہو۔ تو اس صورت میں حکم اسکے برعکس ہوگا۔ اور خریدار کو اس کے ابرے کے دیکھنے کے وقت خیارِ رویت حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اگر استر ہی مقصود ہو جیسے پوستین ہونے کی صورت میں تو پھر استر دیکھنے کے وقت اختیار حاصل ہوگا۔ (تاتارخانیہ منقول عن البرلطانیہ)

کوئی شخص کچھ مکعب خریدے درآنحالیکہ ان میں سے بعض کا رُخ بعض کی طرف کر دیا گیا ہو۔ اور خریدار نے انھیں پشت کی جانب سے دیکھا ہو تو خیارِ رویت کے باطل ہونیکا حکم نہ ہوگا۔ اور اگر انھیں ان کے رُخ کی جانب سے دیکھ لے۔ البتہ چمڑا نہ دیکھے تو اس صورت میں خیارِ رویت کے باطل ہونیکا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ صُغریٰ) بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ ہمارے دور میں موزوں کے چمڑوں میں فرق کر دیا گیا ہے۔ اور اُن کے مقصود ہونے کے باعث چمڑے کے دیکھنے کو بھی ضروری قرار دیں گے۔ (فتح القدیر)

سوناروں اور کان کی مٹی کے اندر جو کچھ نکلا کرتا ہے۔ خیارِ رویت کے باطل ہونے کیلئے اس کا دیکھ لینا قابل اعتبار ہوگا۔ کوئی شخص زین اس کے سامان سمیت خریدے۔ اور نمدہ دیکھے بغیر اس پر قابض ہو جائے اور قابض ہونے کے بعد نمدہ دیکھے تو اسے کل کو لوٹا دینے کا حق و اختیار ہوگا۔ اسی طریقے سے اگر کوئی شخص آلات سمیت چکّی خریدے اور چکّی کی جو چیز علیحدہ ہو اسے نہ دیکھے اور بعد میں اسے دیکھے تو اسے خیارِ رویت حاصل ہونے کا حکم ہوگا۔ (ظہیریہ)

کوئی شخص دو جوتے (یعنی جوڑا) یا دو کواڑ یا دو موزے خریدے اور جوڑے کے اندر سے محض ایک کو دیکھ لے تو دوسرا دیکھنے کے وقت اسے خیارِ رویت حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) فتاویٰ کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص نافۂ مشک خریدے اور نافہ میں سے مشک نکال لے تو اس صورت میں اسے یا خیارِ عیب یا خیارِ رویت کی بنا پر لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ نافہ سے مشک نکالنے کے باعث اس کے اندر عیب پیدا ہو گیا۔ البتہ اگر مشک میں نافہ سے نکالنے کی بنا پر کسی طرح کا عیب نہ پیدا ہو تو لوٹانے کا حق و اختیار حاصل رہے گا۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص شکر کی زنبیل دیکھے بغیر خرید لے اسکے بعد زنبیل میں سے شکر نکال کر چھان لے تو اسکے اختیار کے ساقط و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ (بحرالرائق) کوئی شخص ایک شیشہ کے اندر بھرا ہوا کچھ تیل خریدے اور تیل کو اپنی انگلی یا ہتھیلی پر نکال کر نہ دیکھے بلکہ محض شیشہ (بوتل) دیکھ لے تو امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اسکو تیل کا دیکھنا قرار نہ دیں گے۔ (خلاصہ) اگر خرید کردہ شے آئینہ میں یا شیشہ کے

پیچھے سے دیکھے یا وہ شخص کسی حوض کے کنارہ پر ہو اور وہاں اس چیز کو پانی میں دیکھے تو اسے دیکھنا قرار نہ دینے اور اس کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ (سراج الوہاج) کوئی شخص پانی میں ایسی مچھلی خریدے کہ جو شکار کے بغیر پکڑی جاسکتی ہو اور وہ اسے پانی میں دیکھ لے تو بعض فقہاء کے نزدیک اسکے اختیار کے ساقط ہونیکا حکم نہ ہوگا۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے (فتح القدیر) اگر خرید کردہ شے مہین پردہ کے پیچھے سے دیکھے تو (واقعی) دیکھنا شمار کریں گے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

منتقی کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص تاک کے محض ایک انگور کو دیکھے تو اس کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ تاوقتیکہ ہر نوع کے انگوروں میں سے تھوڑے تھوڑے نہ دیکھ لے۔ اور کھجور کے درختوں میں سے اگر محض بعض کو دیکھ کر رضامندی کا اظہار کر دے تو خیار رویت کے باطل ہونے کا حکم ہوگا۔

خرما (چھوارہ یا کھجور) کی انواع میں سے ایک نوع کے دیکھ لینے کا حکم سب کو دیکھ لینے کا قرار دیا گیا ہے کوئی شخص شیریں اور ترش انار ایک کو دیکھ کر خرید لے تو اس صورت میں دوسری قسم (شیریں یا ترش) کو دیکھنے کے وقت اسکو اختیار حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ "منتقی" کے اندر یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کھجور کے خوشے دیکھے اور بعض کو دیکھ کر رضامندی کا اظہار کر دے تو تاوقتیکہ سارے نہ دیکھ لے اور رضا ظاہر نہ کرے بیع کے لازم و واجب ہونیکا حکم نہ ہوگا۔ یہی حکم ان سب پھلوں کا ہوگا۔ جن کی جسامت وغیرہ ظاہر ہو اور ناپ تول یا شمار کے اندر آتے ہوں اگرچہ درخت پر لگے ہوئے ہی کیوں نہ ہوں۔ (ذخیرہ) اسی قول کو قابل ترجیح قرار دیا گیا ہے (مضمرات)

"بیع عقار" کی صورت میں عام روایات کے اندر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اگر دار کو باہر سے ہی دیکھ کر اس پر رضامندی کا اظہار کرے تو اس کے اختیار کے جاتے رہنے کا حکم ہوگا۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر دار کے اندر کوئی عمارت موجود ہو اسے یا جس کا ارادہ کیا گیا ہو اسکا دیکھ لینا ضروری ہوگا۔ اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے (فتاویٰ قاضی خاں) محیط کے اندر فرماتے ہیں کہ اگر دار (بڑے احاطہ) کے اندر دو گھر سردی کیلئے، دو گرمی کیلئے اور دو معتدل موسم کیلئے ہوں تو جسطرح دار کے صحن کو دیکھنا شرط قرار دیا گیا ہے ان تمام کا دیکھ لینا بھی شرط ہوگا۔

البتہ یہ ضروری نہیں کہ باورچی خانہ، بیت الخلاء، اور بالاخانہ کو بھی دیکھا جائے۔ البتہ ایسے شہر کے اندر بالاخانہ کو بھی شرط قرار دیں گے۔ جہاں یہ مقصود اور پیش نظر ہوتا ہو۔ مثلاً سمرقند میں۔ بالاخانہ مقصود ہوتا ہے۔ بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ ان سب کا دیکھنا بھی شرط ہے۔ اسی کو زیادہ ظاہر اور صحت کے زیادہ مشابہ قرار دیا گیا ہے اگر غلہ کیلئے کوئی متعین گھر ہو تو اس روایت کی رو سے یہ جواب دیں گے کہ گھر کی خارجی اور باہر والی دیوار کا دیکھ لینا یہ گھر کرایہ پر لینے کیلئے کافی ہے۔ (خلاصہ)

لہ اور خیار رویت ساقط ہو جائے گا۔ ۱۲

کوئی شخص انگور کی تاک خریدے۔ تو کتاب کے اندر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر درخت کی چوٹیوں کو باہر سے دیکھ لے۔ اور ہر درخت کی چوٹی کو دیکھ کر رضامندی ظاہر کرے تو خیارِ رویت کے باقی نہ رہنے کا حکم ہوگا (فتاوی قاضی خاں) بستان و باغ کے سلسلہ میں فقہاء کہتے ہیں کہ اسے اندر سے بھی دیکھ لینا چاہیئے اور باہر سے بھی (بحر الرائق)

اگر خرید کردہ چند اشیاء ہوں اور وہ بوقت خریداری بعض کو دیکھے اور بعض کو نہ دیکھے۔ لہذا اگر وہ اشیاء ناپ اور تول کر دیجانے والی چیزوں میں سے ہوں اور وہ ایک ہی برتن کے اندر ہوں تو اس صورت میں اسے اختیار حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اگر باقی ایسی نہ ہوں تو اس کے اختیار کے ثابت ہونیکا حکم کیا جائے گا مگر خیارِ عیب حاصل ہوگا۔ خیار رویت کے ثابت ہونیکا حکم نہ ہوگا۔ اگر تول کر یا ناپ کر دیجانے والی چیزیں دو برتنوں میں ہوں اور وہ تمام ایک ہی ہم جنس اور ہم صفت ہوں تو اس صورت میں مشائخ (فقہاء) کی رائیں مختلف ہیں عراق کے فقہاء فرماتے ہیں کہ اسے اختیار حاصل نہ ہوگا۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ اگر اشیاء دو جنس کی یا ایک ہی جنس کے اندر دو صفت کی ہوں۔ تو اسے اختیار حاصل ہونیکا حکم ہوگا۔ اور اس بارے میں کسی کا اختلافِ رائے نہیں ہے (بدائع)

اگر خرید کردہ۔ اشیاء ایسی گنتی کی ہوں کہ جن کے اندر باہم فرق ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص کسی تھیلے کے کپڑے خریدے یا ایسے خربوزے خریدے جو ٹوکرے میں ہوں تو اس صورت میں ضروری ہے کہ ہر ایک کو دیکھ لے اور اگر بعض کو دیکھے تو باقی کے اندر اسکو اختیار حاصل رہے گا البتہ اگر لوٹانے کا ارادہ کرے تو سب لوٹا دے (ذخیرہ)

اگر گنتی اور شمار کی جانے والی اشیاء باہم تقریباً برابر ہوں۔ مثلاً اخروٹ یا انڈے وغیرہ تو ان میں بعض کا دیکھ لینا کافی ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ باقی کو دیکھے ہوئے کے مساوی یا اس سے عمدہ پائے (محیط) البتہ اگر لوٹانیکا قصد کرے تو تمام کو لوٹائے گا۔ اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ (جواہر اخلاطی) لہذا اگر ان شکلوں کے اندر جو کہ ذکر کی گئیں خریدار اس کا مدعی ہو کہ میں نے بغیر دیکھی ہوئی اشیاء کو دیکھی ہوئی اشیاء کے مساوی نہیں پایا بلکہ ان کے مقابلہ میں ان میں کمی پائی۔ اور فروخت کنندہ کہے کہ بات یہ نہیں ہے بلکہ تو نے وہ باقی اشیاء بھی دیکھی اشیاء کے مطابق پائیں تو اس صورت میں بحلف فروخت کرنے والے کے قول کو معتبر قرار دیا جائے گا اور خریدار پر لازم ہوگا کہ اپنے دعوے کے گواہ پیش کرے۔ (ذخیرہ)

کوئی شخص ایسی چیز خریدے جو زمین کے اندر چھپی ہوئی ہو مثلاً گاجر، لہسن، اور پیاز تو اس صورت میں بعض کے دیکھنے کو کافی قرار نہ دیں گے۔ اور جب تک تمام کو دیکھ نہ لے اس کے اختیار کے باقی رہنے کا حکم ہوگا۔ امام ابوحنیفہ رح یہی فرماتے ہیں۔ امام ابو یوسف رح و امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اگر ان میں سے اتنی اکھاڑ لے کہ ان کے ذریعہ باقی کی حالت معلوم ہوسکتی ہو اور اس کے اوپر رضامندی کا اظہار کرے تو اس صورت میں اس کے اختیار کے ساقط و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا۔ (سراج الوہاج)

بیشتر فقہاء فرماتے ہیں کہ ظاہر روایت کے اندر یہ مسئلہ ذکر نہیں کیا گیا ہے، محض امام ابو یوسف رح کے "امالی" میں اس کا ذکر ملتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر زمین کے اندر چھپی ہوئی چیز اس نوع کی ہے کہ اکھاڑنے کے بعد ناپی یا تولی جاتی ہے مثلاً پیاز، گاجر، اور لہسن اور خریدار فروخت کنندہ کی اجازت سے اس کے اندر سے کچھ اکھاڑ لے یا فروخت کنندہ خود اکھاڑے لہذا اگر اکھاڑی ہوئی شے تولی جانے یا ناپی جانے کے لائق ہو اور خریدار اسے دیکھکر اس پر رضامندی کا اظہار کرے تو تمام کی بیع کے لازم ہو جانے کا حکم ہوگا۔ اور بعض کو دیکھ لینا سب کو دیکھ لینے کے مانند قرار دیا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ باقی بھی ایسی ہی ہوں۔ اور اگر اکھاڑی ہوئی شے اس قدر کم ہو کہ اس کا وزن نہ کیا جا سکتا ہو تو اختیار کے باطل نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ یہ ساری تفصیل اس شکل میں ہے کہ فروخت کنندہ خود اکھاڑے یا خریدار فروخت کرنے والے کی اجازت سے اکھاڑے۔ اگر خریدار فروخت کنندہ کی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ اکھاڑے۔ لہذا اگر اکھاڑی ہوئی شے اتنی ہو کہ اس کی کچھ قیمت ہو سکتی ہو تو اس صورت میں تمام کی بیع کے لازم و واجب ہونیکا حکم ہوگا۔ چاہے خریدار اس پر رضامند ہو یا نہ ہو (فتاویٰ قاضی خاں)

چاہے دوسری طرف زمین کے اندر وہ شے کم مقدار میں نکلے یا سرے سے کچھ نہ نکلے (محیط) اگر اکھاڑی جانے والی شے اس قدر کم مقدار میں ہو کہ اس کی کوئی قیمت مقرر نہ ہو سکتی ہو تو خریدار کے اختیار کے باطل نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ ان مسائل کے اندر امام ابو یوسف رح کے قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں) اگر یہ زمین کے اندر چھپی ہوئی چیزیں گن کر بیچی جاتی ہوں مثلاً مولی وغیرہ تو بعض کے دیکھ لینے کی بنا پر باقی کے اختیار کے ساقط و کالعدم نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خود اکھاڑے یا خریدار باجازتِ بائع اکھاڑے۔ اگر خریدار فروخت کنندہ کی اجازت کے بغیر اکھاڑے اور اسکی کچھ قیمت بھی ہو سکتی ہو تو اس کے اختیار کے ساقط و کالعدم ہونیکا حکم ہوگا (محیط)

اسی قول کو راجح و پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ (فتح القدیر) یہ ساری تفصیل جو ذکر کی گئی اس صورت میں ہے کہ جو شے زمین کے اندر چھپی ہوئی ہو یقینی طور پر اس کے زمین کے اندر ہونیکا علم ہو۔ اگر اگنے سے قبل یا اگنے کے بعد بیچے لیکن زمین میں اگنے یا نہ اگنے کا علم نہ ہو۔ تو بیع کے درست و جائز نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ اگر زمین کے اندر موجود شے مثلاً پیاز وغیرہ بیچ دے اور فروخت کنندہ کسی جگہ کچھ اکھاڑنے کے بعد کہے کہ میں اسے تیرے ہاتھ اس شرط کے ساتھ فروخت کرتا ہوں کہ ہر مقام پر اسی طریقہ سے کثرت کے ساتھ نکلیگی تو اس بیع کو درست قرار نہ دینے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص گاجریں بیچے اور فروخت کرنے والا کہے کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں نے انھیں اکھاڑ لیا اور تو رضامند نہ ہوا تو میرا نقصان ہو جائیگا اور خریدار کہے کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں نے انھیں اکھاڑا اور یہ اچھی نہ نکلیں تو میں اسے لوٹا نہ سکوں گا۔ تو اس صورت میں جو شخص

اس کے اکھاڑنے کے اندر تطوع سے کام لے تو اسے جائز قرار دیں گے۔ اور اگر دونوں آدمیوں میں سے کوئی اس کا ارادہ نہ کرے تو قاضی اُن کے عقدِ بیع کو فسخ دختم کرنے کا حکم کریگا (اقطع شرح قدوری)

کوئی شخص گاجر کی دو کیاریاں خرید کر ایک کیاری کی گاجریں اکھاڑے اور وہ اچھی نکلیں، پھر دوسری کیاری اکھاڑے اور اسکی گاجروں کو عیب دار پائے تو اس صورت میں اسکو ان دونوں میں سے کسی کو لوٹانے کا حق نہ ہوگا۔ کیونکہ اکھاڑنے کے باعث ان کے اندر عیب پیدا ہوگیا۔ البتہ نقصان دعیب کے بقدر خریدار فروخت کنندہ سے (قیمت) واپس لینے کا حقدار ہوگا۔

کوئی شخص ایسی گاجریں خریدے جو ایک تھیلے کے اندر بھری ہوئی ہوں۔ درآنحالیکہ تھیلے کے منہ کے اوپر بڑی بڑی گاجروں کو جما رکھا ہو اور اس کے نیچے چھوٹی چھوٹی گاجریں ہوں۔ لہذا اگر چھوٹی گاجروں سے کم میں فروخت ہوتی ہوں تو اسے عیب میں شمار کریں گے۔ اور خریدار کو فروخت کنندہ سے نقصان کے بقدر واپس لینے کا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) "نوادر" کے اندر ہشام رح فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رح سے پوچھا کہ کوئی شخص دس جریب زمین کی گاجروں کو خریدے اور زمین کے اوپر قابض ہوجائے۔ پھر اپنے غلام کو بھیج کر گاجریں اکھاڑنے کا حکم دے۔ لہذا غلام ساری گاجریں اکھاڑ لے اسکے بعد خریدار آئے تو کیا اس صورت میں اسے خیارِ رویت حاصل ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ تو امام محمد رح نے جواباً فرمایا کہ اسے خیارِ رویت ہوگا۔

میں نے عرض کیا کہ اکھاڑنے کے باعث اس کی تہائی قیمت کم ہوگئی تو امام محمد رح نے فرمایا کہ خواہ نقصان وکمی ہی کیوں نہ واقع ہو مگر خیار حاصل ہوگا۔ (محیط)

فصل سوم

نابینا، وکیل و قاصد کی خریداری کے احکام کا ذکر

اس بات پر امام ابو حنیفہ رح، و امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح تینوں متفق ہیں کہ نابینا کا کسی چیز کو خریدنا اور فروخت کرنا درست و جائز ہے۔ (فتح القدیر) اسکو اپنی خرید کردہ چیز کے اندر اختیار حاصل ہے۔ فروخت کردہ شے میں اختیار نہ ہوگا۔ (سراج الوہاج) چھوئی جانے والی اشیاء میں نابینا کے الٹ پلٹ کرنے اور اس کے چھونے کا حکم بینا اور آنکھوں والے کے دیکھنے کا سا ہوگا۔ اسی طرح چکھی جانے والی اور سونگھی جانے والی اشیاء میں اس کا چکھنا اور سونگھنا قابل اعتبار ہوگا۔ (ذخیرہ)

تمام روایات میں مشہور ترین روایت کی رو سے یہ شرط نہیں ہے کہ وصف ذکر کیا جائے۔ (محیط سرخسی)

اگر خریدی جانے والی چیز کپڑا ہو تو اس کے اندر ضروری ہے کہ چھونے کے ساتھ ساتھ اسکے صحیح طول وعرض اور اسکی عمدگی و بڑھیا پن کے درجہ کو بھی بیان کیا جائے[1]۔ گندم کے اندر چھونے کے ساتھ ساتھ صفت کا بیان واظہار بھی ضروری ہے۔ (جوہرہ نیرہ) کوئی شخص ایسے پھلوں کو خریدے جو درختوں کے اوپر لگے ہوئے ہوں تو مشہور ترین روایات کے مطابق ضروری ہے کہ ان کا وصف ذکر کر دیا جائے باقی اور کسی چیز کا ذکر ضروری نہیں (محیط سرخسی)، بیع عقار کے اندر نابینا کا اختیار اس وقت تک ساقط وختم نہ ہوگا جبتک کہ اسکے وصف کو بیان نہ کردے، درست مسلک اسی کو قرار دیا گیا ہے (شرح قدوری للاقطع)

وہ اشیاء جو چکھنے، سونگھنے یا چھونے کے ذریعہ ان شناخت نہیں ہوتی۔ ان کے اندر وصف کو بیان کرنا قابل اعتبار ہوگا۔ مثلاً غلام، چوپائے درخت وغیرہ (سراج الوہاج) اگر عقدِ بیع سے قبل واقع ہوچکی ہوں تو اب اسے اختیار حاصل نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ تمرتاشی) اگر نابینا کے سامنے وصف ذکر کیا جائے اور وہ بیع کے اوپر رضامند ہو جائے۔ اس کے بعد وہ نابینا ہو جائے۔ تو اب اس کو از سر نو خیار نہیں ملے گا (بدائع) کوئی بینا شخص کوئی شے خریدے اس کے بعد وہ چیز دیکھنے سے قبل اس کی آنکھیں جاتی رہیں اور وہ بینائی سے محروم ہو جائے تو اس کا حکم نابینا کے سامنے وصف بیان کرنے کی طرح ہوگا۔ (فتح القدیر) کسی نابینا خریدار کے سامنے ابھی مبیع کا وصف بیان نہ کیا گیا ہو اور اس سے قبل وہ کہہ دے کہ میں رضامند ہوگیا تو اسکے اختیار کے ساقط نہ ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

"جامع صغیر" میں بحوالہ امام محمد رح امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے۔ امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کھانے کو دیکھے بغیر خریدے اور اس کے اوپر قبضہ کرنے کی خاطر کوئی وکیل مقرر کرے اور وکیل کھانے کو دیکھ لینے کے بعد اس کے اوپر قابض ہو جائے تو اس صورت میں خریدار کو اس کے لوٹانے کا حق حاصل نہ ہوگا اور اگر اس کے اوپر قابض ہونیکی خاطر کسی قاصد کو بھیجے اور قاصد دیکھ لینے کے بعد اس کے اوپر قابض ہو تو خریدنے والے کو اس کے لوٹا دینے کا حق واختیار ہوگا۔

امام ابو یوسف رح وامام محمد رح فرماتے ہیں کہ حکم کے اعتبار سے وکیل اور قاصد دونوں یکساں ہیں اور خریدار کو لوٹانے اور لینے دو طرح کا حق حاصل ہے (ذخیرہ) اس مسئلہ کے اندر ضابطہ وقاعدہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک جس شخص کو قبضہ کی خاطر وکیل مقرر کرتے ہیں اسے خیارِ رویت کے باطل کرنیکا حق واختیار ہے۔ امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اسے یہ حق نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک بھی اس صورت میں اسے باطل کرنے کا حق واختیار ہے۔ جبکہ بوقت قبضہ اسے دیکھ بھی رہا ہو اور اگر اس حالت میں مبیع پر قابض ہو کہ وہ چھپی ہوئی ہو (مثلاً لپٹی ہوئی ہو) اور پھر دیکھ لینے کے بعد اسے باطل کرنے کا قصد کرے۔

[1] یعنی مثلاً اس میں کتنا ریشم اور کتنا سوت ملا ہوا ہے۔ ۱۲

تو اسے یہ حق و اختیار حاصل نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ (کافی) وکیل مقرر کرنے کی شکل یہ ہے کہ خریدار کسی اجنبی شخص سے کہے کہ خرید کردہ شے پر قابض ہونے کیلئے میرا وکیل بن جا یا اس طرح کہے کہ میں اس شے پر قبضہ کرنے کی خاطر تجھے وکیل مقرر کرتا ہوں۔ اور قاصد بھیجنے کی شکل یہ ہے کہ کسی غیر شخص سے اس طرح کہے کہ خرید کردہ شے پر قابض ہونے کی خاطر تو میری جانب سے قاصد بن جا یا میں اس پر قابض ہونیکا تجھے حکم دیتا ہوں یا اس پر قابض ہونیکی خاطر...... میں نے تجھے روانہ کیا یا کہے کہ تو فلاں آدمی سے یہ کہدے کہ وہ خرید کردہ شے تیرے حوالہ کر دے (بحرالرائق منقول عن الفوائد)

اس کے اوپر سب ائمہ متفق ہیں کہ خرید کی خاطر مقرر کردہ وکیل کے دیکھنے کا حکم مؤکل کے دیکھنے کا سا ہے (محیط) مؤکل کو یہ حق نہیں کہ اپنے آپ دیکھ کر دیکھنے کے وقت اس کو لوٹائے۔ (عینی شرح ہدایہ) اس کے اوپر بھی ائمہ کا اتفاق ہے کہ وہ آدمی جو خریداری کیلئے قاصد ہو اسے خیار کے باطل کرنے کا حق و اختیار نہیں ہوتا اور اسکے دیکھنے کا حکم قاصد بنانے والے کے دیکھنے کا سا نہ ہوگا۔ اگر بھیجنے والا خرید کردہ شے کو نہ دیکھے تو اس کے لئے خیارِ رویت کے ثابت ہونیکا حکم ہوگا۔ (بدائع)

کوئی شخص خریداری سے قبل وکیل یا قاصد بنائے۔ اور وکیل یا قاصد خرید کردہ شے کو دیکھ لے اس کے بعد مؤکل یا بھیجنے والا اسے خود خریدے تو اس کے لئے خیارِ رویت کے ثابت ہونیکا حکم ہوگا (محیط) اسی قول کے اوپر فتویٰ دیا گیا ہے (مضمرات) اگر خریداری کی خاطر مقرر کردہ وکیل کوئی ایسی شے خریدے جسے مؤکل دیکھ چکا ہو اور وکیل اس بات سے آگاہ نہ ہو تو اس شکل میں وکیل کیلئے خیار رویت کے ثابت ہونیکا حکم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

اس شکل میں وکیل کیلئے خیارِ رویت جب ثابت ہوگا جبکہ وہ آدمی کسی غیر معین شے کی خریداری کی خاطر وکیل مقرر کیا گیا ہو۔ اور اگر کسی معین شے کی خریداری کیلئے جسے خود مؤکل بھی دیکھ چکا ہو وکیل مقرر کیا جائے درآنحالیکہ وکیل نے وہ شے نہ دیکھی ہو تو وکیل کو اسکی خریداری کے اندر خیارِ رویت نہ ملنے کا حکم کیا جائے گا (فصول عمادیہ) یہ درست نہیں کہ خریدی جانے والی چیز دیکھنے کے قصد سے کسی کو وکیل مقرر کرے اور اس کے دیکھنے کا حکم مؤکل کے دیکھنے کا سا نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص ایسی چیز کو خریدے جو اس نے دیکھی نہ ہو اسکے بعد ایک آدمی کو اس کے دیکھنے کی خاطر وکیل مقرر کر کے کہے کہ اگر تو اسے پسند کرے تو لے لینا تو اس کو جائز قرار نہ دیں گے۔ (بحرالرائق منقول عن جامع الفصولین)

کوئی شخص کسی کو ایسی شے کے اندر جو کہ اس نے دیکھے بغیر خریدی ہو دیکھ کر غور کرنے کیلئے اس طور پر وکیل مقرر کرے کہ اگر رضامند ہو تو وہ بیع مکمل کر دے اور نارضامندی کی صورت میں بیع فسخ و ختم کر دے تو اس طریقہ سے وکیل مقرر کرنا درست ہوگا اور اسکے دیکھنے کو مؤکل کا دیکھنا شمار کریں گے۔ وجہ یہ ہے کہ مؤکل نے اس بیع کو وکیل کی رائے اور اسکے غور و فکر کرنے پر اور دیکھ لینے پر چھوڑ دیا ہے

تو اس وکالت کو درست قرار دیں گے۔ جس طرح کہ کوئی شخص خیار شرط کے ساتھ کوئی چیز خریدے اور پھر فسخ بیع یا تکمیل ونفاذ بیع کا کسی کو اختیار دیدے اسے درست قرار قرار دیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی صحیح ہوگا۔ (محیط سرخسی)

قرآنِ حکیم کے ایمان نواز روح پرور مبارک و مقدس معجزات

قرآنِ حکیم کے ہر حرف اور ہر لفظ میں برکت و رحمت ہے

قرآنِ حکیم کا ہر نقش اسمِ اعظم ہے

قرآنِ حکیم اللہ رب العزت کا کلام بلاغت نظام ہے، اشرف ملائکہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام اسے لانے والے ہیں اور خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ قرآنِ حکیم نازل کیا گیا ہے، پھر قرآنِ حکیم کی رحمتوں، برکتوں اور معجزات کا کیا کہنا، ہر حرف اور ہر لفظ رحمتوں اور برکتوں کا ایک سمندر ہے اور اس کے پڑھنے سننے اور اپنے پاس رکھنے سے خدائے رحیم و کریم کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ قرآنِ حکیم کا ہر لفظ اور ہر حرف اسمِ اعظم ہے، نقشِ اعظم ہے اور اس کی برکتوں اور رحمتوں کا یہ فیضان ہوتا ہے کہ مصیبتیں آسان ہوتی ہیں، پریشانیاں دور ہوتی ہیں اور آرزوئیں اور تمنائیں بفضلِ مستجاب اللہ پوری ہو جاتی ہیں۔

جب چاروں طرف سے پریشانیاں ہی پریشانیاں ہوں اور کوئی معاملہ کسی طرح بھی حل نہ ہوتا ہو اور اس کی طرف سے طبیعت میں ہر وقت رنج و غم، الجھن اور پریشانی رہتی ہو، کوئی رشتہ دار اور دوست مدد نہ کر سکتا ہو تو خدا کے فضل و کرم سے کلام مقدس کی مدد سے ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔ خداوند رب العزت رحیم و کریم کے کلام پاک میں بڑی برکت ہے۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ آپ کی ضرورت اور آرزو بھی "قرآنی نقش اعظم" سے پوری ہو جائے جو ایک خدا رسیدہ بزرگ کا عطیہ ہے۔ جب کوئی سنگدل حاکم، مرد، دوست، دشمن، خاوند، بیوی، افسر، ماتحت مرضی کے مطابق کام نہ کر رہے ہوں اور ہر وقت الجھنیں پیش آتی رہتی ہوں تو قرآنِ حکیم سے حل مشکلات اور آرزوؤں اور تمناؤں کی تکمیل میں مدد لیجئے۔ قرآنِ حکیم کے نقشِ اعظم کی برکتیں دیکھیے اور "قرآنی نقشِ اعظم" کی برکت سے اپنی ہر مشکل آسان کر لیجئے۔ ہر آرزو پوری کر لیجئے۔ "قرآنی نقشِ اعظم" کو اپنے پاس رکھ کر یا اپنے ہاتھ پر باندھ کر ہر کام میں کامیابی اور ہر میدان میں فتح یابی حاصل کر لیجئے۔ مقدمہ کے سلسلہ میں کچہری کے حاکم سے، مرد سے، عورت سے، محبوب سے، اجنبی سے، غرض جس سے بھی کوئی مشکل اٹکی ہوئی ہو، جس سے بھی کوئی آرزو پوری ہوتی ہو اس قرآنی نقشِ اعظم کی برکت سے وہ آپ کے لیے نرم دل اور مہربان ہو جائے گا اور آپ کی منشا کے مطابق آپ کا کام کرے گا، محبت میں دشمنی اور دشمنی میں محبت پیدا کرنا، چلتے آدمی کو اپنا ہم خیال اور ہمدرد بنا لینا، تجارت میں نفع، امتحان میں کامیابی، قرض کی ادائیگی، دفع بیماری آسیب و سحر، شادی بیاہ، دفع شر و فتنہ و فساد اور زیادتی رزق و مال، غرض جو بھی مشکل درپیش ہو، جو بھی ضرورت اور آرزو ہو "قرآنی نقشِ اعظم" کو اپنے پاس رکھیے، بازو پر باندھ لیجئے یا گلے میں ڈال لیجئے، آپ کی ہر ضرورت اور ہر آرزو اللہ پاک کے کلام پاک کی برکت سے پوری ہو جائے گی۔ "قرآنی نقشِ اعظم" کا ہدیہ محصول رجسٹری .... کے علاوہ صرف تین روپے پانچ آنے ہے۔ یہ ہدیہ کسی بڑی مالی منفعت کی خاطر نہیں ہے، پبلک مفاد پیشِ نظر ہے، اسی لیے صرف خرچ اشتہارات اور حق المحنت کے طور پر یہ ہدیہ رکھا گیا ہے تاکہ ہر ضرورتمند اور پریشان انسان اس نقش کو اپنے پاس رکھ کر قرآنِ حکیم کی برکتیں اور رحمتیں دیکھ سکے اور قرآنِ حکیم کے معجزات بابرکات کا اسے خود مشاہدہ اور تجربہ ہو جائے۔ جس شخص کے گلے میں یا بازو پر یہ "قرآنی نقشِ اعظم" ہوگا، وہ دنیوی آفات سے محفوظ رہے گا اور ہم چشموں میں سربلند و سرفراز ہو جائے گا۔ ہزاروں آدمیوں نے اس "قرآنی نقشِ اعظم" کو آزمایا ہے، آپ بھی یہ "قرآنی نقشِ اعظم" **صوفی میاں چشتی آستانۂ عالیہ، قرآن منزل، جامع شاہجہانی دہلی** کے پتہ سے منگا لیجئے۔ ہزاروں کی بگڑی اس نقش نے بنا دی ہے۔ آپ بھی اس پتہ سے "قرآنی نقشِ اعظم" منگا کر اپنے پاس رکھیے اور دیکھیے کہ اللہ رب العزت کے کلام پاک میں کتنی برکت و رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی برکت سے آپ ہر مشکل سے نجات پا لیں گے، ہر آرزو پوری ہو جائے گی، زندگی کے ہر لمحہ میں آپ شاد کام و شادمان رہیں گے، آپ کو ہر کام میں کامیابی اور ہر میدان میں فتح یابی ہوگی۔ کوئی کارروائی [illegible]